اخلاق اہل قرآن

www.KitaboSunnat.com

مترجم

حافظ فیض اللہ ناصر

ناشر

نامعلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

- عرضِ مترجم 9
- امام آجری رحمہ اللہ کے احوالِ حیات 12
- مقدمہ 14

تلاوتِ قرآن کا لطف لیجیے!

- کتاب اللہ کے موافق یا مخالف؟ 26
- قرآن کے تابع بنو؛ اسے تابع مت بناؤ 27
- اللہ کے ہاں اپنی حیثیت جاننا چاہتے ہو؟ 28
- کما حقہ' تلاوت کا مفہوم 29
- قرآن سے درسِ عبرت لیں! 29

حاملینِ قرآن کی فضیلت

- اللہ کے خاص لوگ کون ہیں؟ 30
- جنت کے بلند درجات کا حصول! 30
- سب سے بلند درجے پر فائز جنتی! 31
- قرآن کے خصائل وامتیازات 32
- حاملِ قرآن؛ علمِ نبوت کا محافظ 34
- قرآن کی تعلیم وتعلّم کی فضیلت 35

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

* مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونے کی فضیلت 37

اہلِ قرآن کے اوصاف

* قاریٔ قرآن کے والدین کی تاج پوشی 49
* قاریٔ قرآن اور عاملِ قرآن کو جنت کی بشارت 50
* قرآن روزِ قیامت آدمی کے پاس آئے گا! 50
* قرآن پڑھنے والے پر انعامات کی بارش! 51
* قرآن کی اپنے پڑھنے والے کے حق میں سفارش 53
* صرف رضائے الٰہی کے لیے قرآن پڑھو.................................. 54
* دنیوی اغراض کی خاطر قرآن پڑھنے والوں کا تذکرہ 54
* قربِ قیامت کس طرح کے قاری ہوں گے؟ 60
* ایسے قاری جہنم میں جائیں گے!!...................................... 64
* صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن پر عمل کا اہتمام 65
* آج کے قراء کی صورتِ حال... 67
* تلاوت کا مفہوم عمل بالقرآن ہی ہے 68
* حاملِ قرآن کا تعارف ان امور سے ہو!.................................. 68
* حاملِ قرآن کے چند امتیازی اوصاف 69
* قرآن کو بیچنے والا؛ گویا قرآن سے مذاق کرتا ہے 71
* اہلِ قرآن؛ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ 72
* تین قسم کے قاریٔ قرآن 72
* قرآن کو لوگوں سے مانگنے کا ذریعہ مت بناؤ!.............................. 73

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❋ حاملِ قرآن اپنی عظمت کو پہچانے! 74

قاریٔ قرآن کے لیے دورانِ تدریس ملحوظات

❋ اللہ تعالیٰ کی نبی ﷺ کو ہدایات 79
❋ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل 82
❋ ہر طالبعلم سے الگ سبق سنا جائے 84
❋ طالبعلم کے ساتھ نرمی کا رویہ اپنایا جائے 84
❋ معلم کو ان صفات سے آراستہ ہونا چاہیے 85
❋ طلبہ کو ذاتی خادم نہ بنا لیا جائے 86
❋ بلا معاوضہ علم سکھاؤ 88
❋ قرآن کو مال بڑھانے کا ذریعہ مت بناؤ 88
❋ جنت کی خوشبو سے بھی محروم عالم! 88
❋ روزِ قیامت عبرت ناک انجام 89
❋ مومن کو بس آخرت کی فکر ہوتی ہے 90
❋ تین قسم کے قرائے کرام 91
❋ صاحبِ علم میں بے حد تواضع ہونی چاہیے 92

قرآن کی تعلیم حاصل کرنے والے کے اوصاف

❋ اہلِ علم کی صحبت کے فوائد 95
❋ اُولوالامر سے مراد علماء وفقہاء ہیں 96
❋ مختلف قراءات میں تلاوت 96

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- سبق پڑھنے سے متعلق طالب علم کو نصیحت 98
- استاد کی ساری توجہ طالب علم پر مرکوز ہو.............................. 98
- سبق پڑھنے کے بعد طالب علم کو نصیحت.............................. 99

تلاوتِ قرآن کے آداب

- آدابِ تلاوت کا عمومی تذکرہ.............................. 100
- سجدۂ تلاوت کی وجہ سے شیطان کی آہ و بکاء.............................. 101
- مختلف حالتوں میں سجدہ کرنے کا طریقہ 102
- کامل توجہ،سوزِ دل اور حضورِ قلبی کا اہتمام.............................. 102
- تلاوتِ قرآن کے وقت مسواک کا اہتمام.............................. 103
- مصحف پر پڑھنا ہو تو وضو کا التزام 105
- وضو ٹوٹتے وقت تلاوت روک دیں 106
- جمائی آئے تو قراءت روک دیں 106
- دورانِ تلاوت اُونگھ آئے تو سو جائیں 107
- حالتِ ناپاکی میں قرآن پڑھنے سے اجتناب.............................. 108
- تلاوت کے بعد نفس کا محاسبہ.............................. 109
- ہر کوئی اپنے حصے کی چیز لے لیتا ہے! 109
- قرآن کے عامل اور بے عمل شخص کی مثال 110
- قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے کا بیان 110
- اچھی آواز والے قاری کے لیے ملحوظات 111
- اچھی آواز اسی کی ہے جس میں خشوع ہو.............................. 112
- حسنِ صوت کی کیفیت کیسی ہو؟.............................. 112

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جو اچھی آواز میں نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں! 113
- غم کی کیفیت، دِل میں خشوع اور تفکر و تدبر 114
- قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں 115
- تدبر کے ساتھ تھوڑا پڑھنا بھی پسندیدہ عمل ہے 116
- کس انداز میں قرآن پڑھنا افضل ہے؟ 116

قرآن کے آداب

- تقریظ 118
- مقدمہ 123
- قرآن اُمت کا شرف اور اس کی رفعت کا سبب 124
- سلف کا حصولِ قرآن اور خلف کا اشاعتِ قرآن 129
- اس کتاب کی وجہ تالیف 130
- مصحف قرآنی کی حفاظت اور اس کی بے حرمتی کی مذمت 131
- آخری زمانے میں قرآن کا آسمان کی طرف اُٹھنا علامتِ قیامت 133
- اسلاف مصحف کی تصغیر بھی پسند نہیں کرتے تھے 136

قرآن کا ادب کرنے کی صورتیں

- قرآن کو پاکیزہ حالت میں پکڑیں 137
- مصحف کی جلد اور صفحہ پلٹنے کا حکم 141
- کیا بچہ بے وضو حالت میں مصحف کو چھو سکتا ہے؟ 142
- قرآن کو تکیہ نہ بنایا جائے اور ٹیک نہ لگائی جائے 143

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- قرآن کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے 146
- مصحف پکڑانے کے لیے پھینکا نہ جائے 146
- دائیں ہاتھ سے مصحف دینا اور لینا چاہیے 146
- مصحف کو ناگزیر صورت کے بغیر زمین پر نہ رکھا جائے 147
- مصحف کو بیت الخلا میں نہیں لے جانا چاہیے 148
- مصحف کو صرف برکت کی غرض سے نہ رکھ چھوڑیں 148
- مصحف سے فال نہ لی جائے 149
- تری یا غلاظت والی انگلیوں کے ساتھ ورق نہ پلٹیں 150
- قرآن دیکھ کر پڑھنے میں ناغہ نہ کیا جائے 150
- قرآن پڑھنے کے بعد اسے کھلا مت چھوڑیں 151
- قرآن کے تلف ہونے کا ذریعہ پیدا نہ کریں 151
- قرآن کا حجم بڑا اور خط واضح ہونا چاہیے 151

مصحف سے متعلقہ احکام ومسائل

- مصحف پر دیکھ کر پڑھنے اور زبانی پڑھنے میں تفاضل 153
- قرآنِ کریم کے بوسیدہ اور شہید اوراق 156
- مصحفِ قرآنی کو چومنے کا حکم 158
- نمازِ تراویح میں مصحف پر دیکھ کر پڑھنا 159
- امام کی اقتدا میں مصحف پکڑ کر کھڑے ہونا 159

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مترجم

وہ لوگ معراجِ سعادت پاتے ہیں جو قرآن کی تعلیم و تعلّم کو اپنی مشغولیت بنا لیتے ہیں...... رسولِ گرامی ﷺ نے ایسے اصحابِ خوش بخت کو ''بہترین لوگ، افضل لوگ، اہل اللہ اور خدا کے خاص بندے'' جیسے القابات دے کر شان بخشی ہے...... ان کی عزت و رفعت کے کیا کہنے کہ جنہیں دیکھ کر ذاتِ الٰہی ملائکہ کے سامنے رشک کرے کہ جس کی تخلیق پر تم معترض تھے؛ دیکھو وہی میرے کلام کو اپنی جلوت وخلوت کا مدارِ گفتگو بنائے ہوئے ہے...... ان اصحابِ ذی شان کی آن بان کیا ہوگی جنہیں ''الحمد'' سے شروع ہوکر ''والناس'' تک ختم ہونے والے تمام درجاتِ جنت عنایت کر دیے جائیں گے...... ایسی نجات کی کیا بات ہے کہ جس میں سفارشی خود قرآن بن جائے...... دنیا کے لاکھوں تاجِ شاہانہ اس تاج کی ٹھوکر میں پڑے ہوں گے جو قاریٔ قرآن کے والدین کے سر پر سجایا جائے گا......تو سوچو!......خود قاریٔ قرآن کی کیا عظمت وحشمت ہوگی؟!......تب اس کے شرف و اعزاز کو کون پہنچے گا جب اس کی وکالت میں خود قرآنِ کریم یوں طمطراق سے آئے گا:

((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ، فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُولُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضَى عَنْهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اقْرَأْ وَارْقَ، وَيُزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)) [1]

''روزِ قیامت قرآن آئے گا اور کہے گا: اے میرے رب! (مجھے پڑھنے والے

---

[1] سنن الترمذی: ۲۹۱۵۔صحیح الجامع للألبانی: ۸۳۰.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کو آراستہ و پیراستہ کر دیجیے۔ چنانچہ اس کو عزت و شرف کا تاج پہنا دیا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس کو مزید عطا فرما۔ سو اسے عزت و شرف کا چوغہ پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس سے راضی ہو جا۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: (قرآن) پڑھتے جاؤ اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ، اور ہر آیت کے بدلے میں ایک نیکی کا اضافہ ہوتا جائے گا۔''

لیکن......ان اعزازات سے بہرہ مند وہی شخص ہو گا جس نے قرآن پڑھنے پڑھانے میں صرف رضائے ربانی مقصود رکھی ہو گی، خدا کا ہی بندہ رہا ہو گا، دنیا کا بندہ نہیں بنا ہو گا، ربِ کریم کے کلامِ مقدس کا قدردان رہا ہو گا اور اسے دنیا کمانے کے لیے بیچا نہ ہو گا۔

آخرت کی محرومیاں اس کے نصیبے میں آن پڑتی ہیں جو دنیا کی رنگینیوں کو قرآن کے عوض حاصل کرنے لگتا ہے...... سیہ بختی اس کا مقدر بن جاتی ہے جو کلامِ پاک کو رذیل مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے...... جو قرآن کے ذریعے سے پروردگار کی خوشنودی کے بہ جائے دنیاداروں سے داد و تحسین پانے، دولت مندوں سے نیاز و ہدایا لینے اور شاہ زادوں کا منظورِ نظر بننے کا خواہاں ہوتا ہے، وہ دنیا میں بھی عزت سے محروم رہتا ہے اور آخرت میں بھی رسوائی کا منہ دیکھتا ہے۔

قاریٔ قرآن صرف تلاوت پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ اس کے فہم و تدبر کی بھی کوشش کرے تاکہ اس کے علوم و معارف سے بھی آشنائی ہو اور جذبۂ عمل بھی بیدار ہو۔ جب علم کے ساتھ عمل شامل ہوتا ہے قلب و ذہن بھی نورِ قرآن سے منور ہو جاتے ہیں اور رُوح و جسم بھی عجب حلاوتِ ایمانی اور جذب و کیف محسوس کرنے لگتے ہیں۔

اس کتاب میں دراصل دو کتابوں کی اردو ترجمانی شامل ہے۔ پہلی کتاب میں قاریٔ قرآن کے اوصاف و خصائل کو نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کیا گیا ہے کہ قاری کو کیسا ہونا چاہیے اور کیسا نہیں ہونا چاہیے؟ اور دوسرے حصے میں مصحفِ قرآنی کے آداب بیان کیے گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جنہیں عموماً نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ دونوں کتابیں ہی اپنے اپنے موضوع اور مضامین کے اعتبار سے بہت اہمیت کی حامل ہیں اور بڑی شان دار ہیں۔

اوّل الذکر کتاب میں امام آجری رحمہ اللہ نے ایسے مؤثر انداز سے قراء کے اوصاف رقم کیے ہیں کہ بلاشبہ موضوع کا حق ادا کر دیا اور اختصار و جامعیت کا ایسا امتزاج بنایا کہ کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑا۔ ثانی الذکر کتاب میں الشیخ عبدالرحمان الدھامی مصحفِ قرآنی کے ایسے آداب احاطہ تحریر میں لائے ہیں جو قرآن کے حقوق بھی ہیں اور ان سے ہر قاری کا آراستہ ہونا ازبس ضروری بھی ہے۔

میں نے ان کتابوں کو اردو قالب میں ڈھالنے کی یہ خدمت حضرت الاستاذ القاری محمد ابراہیم میرمحمدی حفظہ اللہ کے حکم پر انجام دی ہے، جسے میں اپنے لیے کسی خوش بختی سے کم نہیں سمجھتا۔ بارگاہِ الٰہی میں دعا گو ہوں کہ وہ اس کتاب کی تیاری اور اسے منصہٴ شہود پر لانے میں معاون بننے والے جملہ احباب کی خدمات کو قبول فرمائے اور ہم سب کے لیے ذخیرۂ آخرت بناتے ہوئے ہر قاریٔ کتاب کو اس سے زیادہ سے زیادہ حظ و نفع اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

خواستگارِ دُعا
حافظ فیض اللہ ناصر
hfaiznasir@gmail.com
0321-4697056

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام آجری رحمہ اللہ کے احوالِ حیات

نام:

الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابوبکر محمد بن حسین بن عبداللہ الآجری۔

نسبت:

عراق کے شہر آجرہ کی طرف نسبت ہونے کی بنا پر آجری کہلائے۔ ایک قول کے مطابق آجرہ بغداد کا ایک محلّہ تھا۔ [1]

تعلیم و تدریس:

امام آجری رحمہ اللہ نے بغداد میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور وہاں کبار مشائخ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیے۔ 330 ہجری سے قبل آپ نے اوّلاً وہیں تحدیث و تدریس کا آغاز کیا، پھر مکہ مکرمہ منتقل ہو گئے اور اسی کو جائے سکونت بنا لیا۔ جب آپ نے سرزمین مکہ میں قدم رنجہ فرمائے تو یہ دعا کی کہ اے اللہ! مجھے یہاں ایک سال تک اقامت کی ضرور توفیق دینا۔ اس دعا کے بعد ہاتفِ غیبی سے ایک آواز آئی کہ ایک سال نہیں بلکہ تیس سال۔ چنانچہ آپ نے اپنی زندگی کے تیس برس وہیں گزارے۔

شیوخ کرام:

❀ ابومسلم الکشی ابراہیم بن عبداللہ ❀ احمد بن عمر بن موسیٰ بن زنجویہ ابولعباس القطان ❀ ابوشعیب الحدانی ❀ خلف بن عمرو العکبری ❀ ابوخلیفہ الفضل بن حباب ❀ مفضل بن حباب الجندی ابوسعید الحافظ ❀ ہارون بن یوسف بن زیاد ❀ احمد بن حسین بن عبدالجبار الصوفی ❀ قاسم بن زکریا المطرز البغدادی ❀ ابوبکر بن ابی داؤد عبداللہ بن سلیمان بن

[1] الأنساب للسمعانی: 1/ 69۔ معجم البلدان: 1/ 51

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعث السجستانی ❀ احمد بن یحییٰ الحلوانی ❀ جعفر بن محمد الحسن ابوبکر الفریابی

تلامذہ:

* ابونعیم احمد بن عبداللہ الحافظ الاصبہانی * محمد بن حسین بن المفضل القطان * ابوالحسن الحمامی * عبدالرحمان بن عمر بن النحاس * علی بن احمد المقریٔ * محمود بن عمر العکبری * ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران * ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن بشران البغدادی

تالیفات:

❁ الأربعین فی الحدیث ❁ أخبار عمر بن عبد العزیز ❁ أخلاق حملۃ القرآن ❁ أحکام النساء ❁ أخلاق العلماء ❁ التصدیق بالنظر الی اللہ عز وجل وما أعد لأولیاءہ ❁ الشریعۃ ❁ الغرباء من المؤمنین ❁ أدب النفوس

وفات:

علم کا یہ آفتاب سن 360 ہجری میں مکہ مکرمہ میں ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔ ابوالفضل البزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ نے 96 برس کی عمر گزار کر 360 ہجری میں یکم محرم الحرام کو جمعۃ المبارک کے روز مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

کتاب کی ابتدا خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ستائش سے کی جائے تو ہی لائقِ شان حق ادا ہوتا ہے اور پھر ہم اس کے لیے ان ہی کلمات کا انتخاب کریں گے جن سے خود ذاتِ اقدس نے اپنی تعریف بیان کی ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۝ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۝﴾

[الکھف: 1، 2]

’’تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب کا نزول فرمایا اور اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی۔ یہ سیدھی سیدھی بات کرنے والی کتاب ہے، تاکہ لوگوں کو خدا کے سخت عذاب سے خبردار کر دے اور ایمان لاکر نیک عمل کرنے والوں کو یہ بشارت دے دے کہ ان کے لیے اچھا اجر ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

اور فرمایا:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ ۭ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ ۝﴾ [سبأ: 1، 2]

’’تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جو آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کا مالک ہے اور آخرت میں بھی جملہ تعریفات اسی کے لیے ہوں گی، اور وہ دانا اور باخبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے، جو کچھ آسمان سے اُترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، وہ ہر چیز کو جانتا ہے، وہ نہایت رحم والا اور بڑی مغفرت والا ہے۔''

میں اپنے پروردگار کا بہت شکرگزار ہوں کہ جس کی بے شمار نعمتوں اور بے حد احسانات کے زیرِ بار ہوں۔ میں اس احسان پر بھی اس کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے مجھ جیسے بے علم کو دولتِ علم سے نوازا اور اپنے فضلِ عظیم سے بہرہ مند فرمایا۔ میں اس کی عنایاتِ مزید کا طلب گار بھی ہوں اور اس کی کرم نوازیوں کا احسان مند بھی۔ صاحبِ قرآن، سید الانبیاء، سرکارِ دوعالم حضرت محمد ﷺ پر خدا کی رحمتیں ہوں، کہ جو اس کے بندے ہیں، اس کے نبی اور رسول ہیں، اس کی وحی کے امین ہیں، اتنی رحمتوں کا نزول ہو جتنا ان کی شان کے شایاں ہے اور ہماری مغفرت کے لیے ضروری ہے، اور آپ ﷺ کی تمام آل پر بھی صلاۃ وسلام ہو۔ اما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر قرآنِ کریم کو نازل فرما کر انہیں اس کا مقام و مرتبہ بھی بتلایا اور اپنی مخلوق کو بھی قرآن اور رسول کی زبانی یہ بتلایا کہ جو شخص قرآن کا دامن تھام لیتا ہے یہ اس کے لیے پناہ گاہ بن جاتا ہے، جو اس سے راہنمائی لینا چاہتا ہے یہ اسے راہِ راست پہ چلا دیتا ہے، جو اس سے لَو لگا لیتا ہے یہ اسے ہر شے سے مستغنی کر دیتا ہے، جو اس کی اتباع کرتا ہے یہ اس کے لیے ذریعہ نجات بن جاتا ہے، جو نورِ ہدایت کا طالب ہوتا ہے یہ اپنی ضیاپاشیوں سے اس کو منور کر دیتا ہے، یہ روحانی واخلاقی امراض کے لیے شفا اور ایمان والوں کے لیے ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو حکم فرمایا کہ قرآنِ کریم پر ایمان لائیں، اس پر عمل کریں، اس کے حلال کردہ امور کو حلال اور حرام کردہ امور کو حرام ہی سمجھیں، اس کی محکم آیات پر عمل پیرا ہوں اور متشابہات کو تسلیم کریں، اس کی بیان کردہ امثال سے عبرت پکڑیں اور بس یہی کہیں کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ﴾ [آل عمران: 7]

''ہم اس پر ایمان لائے، یہ سارا ہی ہمارے پروردگار کی جانب سے ہے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے یہ وعدہ فرمایا کہ اگر تم اس کی تلاوت کرو گے اور اس پر عمل پیرا ہو گے تو میں تمہیں جہنم سے نجات اور جنت میں داخلے کا پروانہ جاری کر دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ تاکید بھی کی کہ جب تم اس کتابِ مقدس کی تلاوت کرو تو اس میں تدبر بھی کرو اور دِل جمی سے اس میں غور وفکر کرو۔ جب کسی اور کو قرآن پڑھتے سنو تو کامل توجہ اور انہماک سے سنو۔ اس پر بھی تمہیں اجر وثواب سے نوازا جائے گا۔

اس کے بعد رب تعالیٰ نے اس بات سے آگاہ فرمایا کہ جو شخص اجر وثواب کے ارادے سے قرآن کی تلاوت کرے گا؛ اسے اللہ تعالیٰ ایسے فوائد و منافع سے فیض یاب کرے گا کہ اس کے بعد اسے کسی اور فائدے کی طمع نہیں رہے گی اور اسے دنیا وآخرت میں بے حساب برکتوں سے ہمکنار فرمائے گا۔

میں نے گزشتہ صفحات میں جو بھی باتیں بیان کی ہیں اور آئندہ جن امور کا تذکرہ کروں گا، یہ سب کچھ آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ، اقوالِ صحابہ اور آراءِ اہل علم سے ثابت و منصوص ہیں۔

قرآن کی اہمیت وفضیلت اور رفعت وعظمت کے متعلق درج ذیل فرامینِ الٰہی ملاحظہ کیجیے:

❁ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۙ۝۲۹ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝۳۰﴾ [فاطر: 29، 30]

'یقیناً جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں، یقیناً وہ ایک ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں ہرگز خسارہ نہ ہو گا۔ (اس تجارت میں انہوں نے اپنا سب کچھ اس لیے کھپایا) تاکہ اللہ ان کے پورے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے اجر سے انہیں نوازے اور ان کو اپنا مزید فضل بھی عنایت فرمائے، بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا اور بہت قدر دان ہے۔''

* ﴿إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾﴾ [الإسراء: 9، 10]

''یقیناً یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک اعمال بجالاتے ہیں؛ بشارت سناتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے، اور جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

* ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۙ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا ﴿٨٢﴾﴾ [الإسراء: 82]

''اور ہم قرآن سے وہ کچھ نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور وہ ظالموں کے لیے خسارے کے سوا اور کچھ اضافہ نہیں کرتا۔''

* ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾﴾ [یونس: 57]

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت آ چکی ہے اور یہ ان امراض کے لیے شفا ہے جو سینوں میں پائی جاتی ہیں، نیز یہ مومنوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔''

* ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾﴾ [النساء: 174، 175]

''اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیلِ روشن آ گئی ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے تمہاری جانب ایسی روشنی نازل کی ہے جو صاف صاف راستہ دکھانے والی ہے۔ اب جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس (قرآن) کو مضبوطی سے تھامے رکھا تو ان کو اللہ اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور انہیں اپنی طرف آنے کا سیدھا راستہ دکھا دے گا۔''

* ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا﴾ [آل عمران: 103]

''سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو اور فرقوں میں نہ بٹو۔''

اللہ کی رسّی سے مراد قرآنِ کریم ہے۔ [1]

* ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِي بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾﴾

[الزمر: 23]

''اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، ایک ایسی کتاب؛ جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور (اس کی آیات) بار بار دوہرائی جانے والی ہیں، اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذِکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے، جس کے ذریعے وہ جسے چاہتا ہے راہِ راست پر لے آتا ہے، اور جسے اللہ ہی گمراہ کر دے اس کے لیے پھر کوئی ہدایت دینے والا نہیں رہتا۔''

---

[1] اسی ضمن میں سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُودُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ))

''کتاب اللہ ہی اللہ کی رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔''

[صحیح الجامع: 4473۔سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2024]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْۤا اٰيٰتِهٖ وَ لِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۲۹ ﴾

[ص: 29]

''(اے نبی!) یہ بڑی برکت والی کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل وفکر رکھنے والے اس سے سبق سیکھ لیں۔''

﴿ وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝۱۱۳ ﴾ [طه: 113]

''اور (اے نبی!) اسی طرح ہم نے اسے قرآنِ عربی بنا کر نازل کیا ہے اور اس میں طرح طرح سے تنبیہات کی ہیں، شاید کہ یہ لوگ تقویٰ اختیار کریں یا یہ کتاب ان کے لیے کوئی نصیحت پیدا کر دے۔''

جو شخص کلامِ الٰہی کو خوب توجہ، انہماک اور ادب سے سنتا ہے، اس سے نصیحت وعبرت پکڑتا ہے، اس کی اتباع کو خود پر لازم کر لیتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو ہر طرح کی خیر وبھلائی سے نوازنے کی بشارت دیتا ہے اور اس پر مزید انعام کا وعدہ بھی فرماتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝۱۷ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۱۸ ﴾ [الزمر: 17-18]

''میرے ان بندوں کو بشارت دے دیجیے جو پوری توجہ سے (اللہ کا) فرمان سنتے ہیں، پھر اس کے احسن پہلو کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی دانش مند ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَ اَنِيْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۵۴ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰۤاَيُّهَا... يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝﴾ [الزمر: 54-55]

''اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے بھی مدد نہ مل سکے۔ اور جو کتاب تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے؛ اس کے بہترین پہلو کی پیروی اختیار کر لو، قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں شعور بھی نہ ہو۔''

تلاوت کرنے اور سننے کے لیے رب تعالیٰ کا سارا کلام ہی بہت خوب اور عمدہ ہے، لہٰذا بہترین پہلو کی پیروی اختیار کرنے سے مراد یہ نہیں ہے کہ بس کسی خاص حصے کی ہی اتباع کی جائے، بلکہ اس سے مراد ان لوگوں کے وصف کا بیان ہے جو قرآن پڑھنے، سننے اور عمل کرنے میں ایسا احسن انداز اختیار کرتے ہیں کہ جس سے مولائے کریم کے فرمان کے مطابق وہ رب تعالیٰ کا تقرب حاصل کر لیتے ہیں، اس کی خوشنودی کو پا لیتے ہیں اور اس کی رحمت کے حق دار بن جاتے ہیں۔

قرآنِ کریم کو توجہ سے سننے کا حکم اور اس کی جزا اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝﴾

[الأعراف: 204]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموشی اختیار کرو، شاید کہ تم پر رحم کر دیا جائے۔''

قرآن کو انہماک سے سننے کا ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ بندہ قرآن کے مفاہیم پر غور وخوض کرنے لگتا ہے اور اس میں بیان ہونے والی عذاب کی وعیدیں اور رحمت کی اُمیدیں سن کر نصیحت پکڑتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝﴾ [ق: 45]

''(اے نبی!) قرآن کے ذریعے ان لوگوں کو نصیحت کیجیے جو میری وعید سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرتے ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جنوں کے متعلق اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ انہوں نے ایک بار توجہ سے قرآن سنا اور اس کے فرامین کو قبول کیا، پھر اپنی قوم کے پاس گئے تو انہیں بھی ان احکامِ الٰہی کا وعظ کیا جو وہ سن کر آئے تھے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَّهْدِیْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝﴾ [الجن: 1-2]

''کہہ دیجیے کہ میری جانب یہ وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے خوب انہماک سے قرآن سنا، پھر (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے: یقیناً ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو راہِ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے، اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔''

اور اسی طرح فرمایا:

﴿وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ يَغْفِرْ لَكُمْ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا دَاعِيَ اللّٰهِ وَاٰمِنُوْا بِهٖ﴾

[الأحقاف: 29-31]

''اور جب ہم جنوں کے ایک گروہ کو تمہارے پاس لے آئے تاکہ وہ قرآن سنیں، چنانچہ جب وہ وہاں پہنچے تو انہوں نے (ایک دوسرے سے) کہا: خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب قرآن کی قرأت مکمل ہوئی تو (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے بن کر اپنی قوم کے پاس واپس گئے اور (جا کر ان سے) کہا: اے ہماری قوم کے لوگو! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ (عَلَیہِ السَّلام) کے بعد نازل کی گئی ہے، اپنے سے پہلے آنے والی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، حق اور راہِ راست کی طرف راہنمائی کرنے والی ہے۔اے ہماری قوم! اللہ کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو۔''

اللہ تعالیٰ نے سورۃ ''ق'' میں آسمانوں اور زمین میں اپنے پیدا کردہ عجائباتِ خلقت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تخلیق کی حکمتیں بیان فرمائیں، پھر موت کا تذکرہ فرمایا، پھر جنت وجہنم اور ان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے اپنے پیارے بندوں کے لیے اُخروی جہان میں ملنے والے انعامات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ۝۳۵﴾ [ق: 35]

''انہیں جنت میں وہ سب کچھ ملے گا جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی بہت کچھ ہے۔''

ان تمام باتوں کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

﴿اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ ۝۳۷﴾

[ق: 37]

'یقیناً اس (قرآن) میں اس شخص کے لیے نصیحت ہے جو دِل رکھتا ہو یا توجہ سے بات سنتا ہو اور (ذہنی طور پر) حاضر بھی ہو۔''

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتلایا ہے کہ توجہ سے قرآن سننے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرأت اور سماعت حضورِ قلبی کے ساتھ کرے، تاکہ جو اس نے تلاوت کی ہو یا جو اس نے سماع کیا ہو، اس کا کامل فائدہ ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو قرآن میں تدبر اور غور وفکر کرنے کی بھی بارہا ترغیب دی ہے، جیسا کہ فرمایا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴾ [محمد: 24]

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ یا ان کے دِلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں؟''

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴾ [النساء: 82]

''کیا یہ لوگ قرآن میں غور وفکر نہیں کرتے؟ اگر یہ قرآن اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو تم یہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔''

کیا تم ملاحظہ نہیں کر رہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تمھیں اپنی کلام میں غور وفکر کرنے کی تاکید فرما رہا ہے؟ بے شائبہ جو شخص اس کے کلامِ مقدس میں تدبر کرنے لگتا ہے وہ اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے، اس کی سلطنت وقدرت کی عظمت کو جان لیتا ہے، مومنوں پر اس کی کرم نوازیوں کو پہچان لیتا ہے، اسے اس فرض بندگی کا علم ہو جاتا ہے؛ سو وہ واجبات کی پابندی کرنے لگتا ہے، وہ ان امور سے بچنے کی کوشش کرنے لگتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے اجتناب کا حکم دیا ہوتا ہے اور ان امور میں رغبت اختیار کرنے لگتا ہے جنھیں مولائے کریم نے اختیار کرنے کو کہا ہوتا ہے۔

قرآن پڑھتے اور سنتے وقت جس شخص میں تدبر کا وصف پیدا ہو جاتا ہے اس کے لیے قرآن شفا بن جاتا ہے، وہ مال کے بغیر بھی تونگری کا حامل بن جاتا ہے، وہ عالی حسب و نسب اور بلند جاہ وحشمت کے سوا بھی عزت پا لیتا ہے اور اسے ان امور سے انس وسکون مل جاتا ہے جس سے دوسروں کو وحشت ہو رہی ہوتی ہے۔

جب وہ اتنے سارے فوائد ومنافع حاصل کرنے لگتا ہے تو پھر وہ قرآن پڑھتے ہوئے یہ نہیں سوچتا کہ میں نے تلاوت کب ختم کرنی ہے، بلکہ وہ قرآن کے وعظ ونصیحت اور تزکیہ و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیت کے دریا میں بہتا ہی چلا جاتا ہے۔ پھر وہ اسی جستجو میں رہتا ہے کہ میں اس آیت سے کیا اور کیسے نصیحت پکڑ سکتا ہوں؟ پھر اس کی مراد یہ بن جاتی ہے کہ میں خطابِ خداوندی کو کب سمجھوں گا؟ مجھ میں کب عذابِ الٰہی کا خوف جاگزیں ہوگا اور میں کب عبرت حاصل کروں گا؟ اس لیے کہ قرآن کی تلاوت ایک عبادت ہے اور عبادت کبھی حالتِ غفلت میں نہیں کی جاتی۔ ربِ کریم ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآن کا لطف لیجیے!

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَا تَنْثُرُوهُ نَثْرَ الدَّقَلِ وَلَا تَهُذُّوهُ هَذَّ الشِّعْرِ ، قِفُوا عِنْدَ عَجَائِبِهِ ، وَحَرِّكُوا بِهِ الْقُلُوبَ ، وَلَا يَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّورَةِ)) [1]

''اس (قرآن) کو سُوکھی رَدی کھجوروں کی طرح نہ بکھیرو اور نہ ہی اسے اشعار کی طرح جلدی جلدی پڑھو، اس کے عجائبات پر ٹھہر کر دِلوں کو اس کے ذریعے متحرک کرو، اور تم میں سے کسی کا بھی آخری سورت کا ارادہ نہیں ہونا چاہیے۔

توضیح اس روایت میں قرآنِ کریم کو عمدہ ادائیگی کے ساتھ اور خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی ترغیب بیان ہوئی ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ تم قرآن کو یوں جلدی جلدی مت پڑھا کرو جیسے ایک کے بعد دوسرا شعر پھینکا جاتا ہے اور انہیں جلدی جلدی پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔ [2]

لہٰذا ضروری ہے کہ ذہن میں یہ خیال موجود رہے کہ یہ رب العالمین کا کلام ہے، یعنی اعلیٰ سے اعلیٰ کلاموں کا بھی بادشاہ کلام۔ لہٰذا اسے اس کی شان کے شایاں ہی مقام دیتے ہوئے پڑھنا چاہیے، خوب توجہ، انہماک اور ترتیل کے ساتھ اس کی قراءت کی جائے۔

پھر فرمایا کہ اس کے ذریعے دِلوں کو متحرک کرو۔ یعنی جیسے جیسے تم قرآن پڑھو ویسے

---

[1] [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: 42، 2041۔ مصنف ابن أبي شيبة: 2/ 403

[2] شرح مسلم للنووی: 6/ 104.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسے تمہارے دِلوں کی حالت بھی مضامین کے اعتبار سے بدلتی رہنی چاہیے کہ اگر رحمتِ خداوندی یا جنتی انعامات کا تذکرہ آئے تو دِل فرحت وانبساط سے شاداب وفرحاں ہو جانا چاہیے اور اگر عذابِ الٰہی اور جہنم کی ہولناکیوں کا بیان آئے تو دِل خوف کے مارے پسیج جانا چاہیے اور رب کے حضور میں اپنے گناہوں کی مغفرت مانگنی چاہیے۔

اس کے بعد ارشاد ہوا کہ قرآن پڑھتے ہوئے کسی سورت کو آخری سورت سمجھ کر مت پڑھو بلکہ ہمیشہ یہی ارادہ ہو کہ میں جلد ہی کلامِ الٰہی سے دوبارہ رابطہ جوڑوں گا اور اس کی تلاوت سے اپنی رُوح کو جلا بخشوں گا۔

کتاب اللہ کے موافق یا مخالف

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْزَمُوا كِتَابَ اللّٰهِ وَتَتَبَّعُوا مَا فِيهِ مِنَ الْأَمْثَالِ، وَكُونُوا فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْبَصَرِ.

''کتاب اللہ سے ناتہ جوڑ لو، اس میں بیان ہونے والی امثال (کو سمجھنے) کی جستجو کرو اور امورِ قرآنی کی بصیرت رکھنے والوں میں شامل ہو جاؤ۔''

اس کے بعد فرمایا:

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا عَرَضَ نَفْسَهُ وَعَمَلَهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ، حَمِدَ اللّٰهَ وَسَأَلَهُ الزِّيَادَةَ، وَإِنْ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ، أَعْتَبَ نَفْسَهُ، وَرَجَعَ مِنْ قَرِيبٍ. [1]

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو اپنے آپ کو اور اپنے عمل کو کتاب اللہ پر پیش کرے، پھر اگر وہ کتاب اللہ کے موافق ہو تو اللہ کا شکر ادا کرے اور اس سے مزید کی دعا کرے اور اگر وہ کتاب اللہ کے مخالف ہو تو اپنے آپ پر عتاب

[1] [ضعيف] تفرّد به المؤلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ملامت کرے اور بہت جلد واپس آ جائے۔''

توضیح وہ بندہ یقیناً رحمتِ خداوندی کا مستحق ٹھہرتا ہے جس کا قول وعمل، ظاہر و باطن اور رُوح و بدن کتاب اللہ کی تعلیمات کے موافق ہوں۔ ان اوصاف سے متصف ہونا خدائے بزرگ و برتر کی ایسی کرم گستری ہے کہ جس سے ایک کامل مسلمان کبھی سیر نہیں ہوتا بلکہ مزید سے مزید تر کی دعا کرتا ہے۔ نیز اس بندے کو بھی رحمتِ الٰہی کی دعا دی گئی جو خود کو اور اپنے عمل کو تعلیماتِ قرآنیہ کے مخالف پائے تو اسے اس محرومی کا احساس ہو جائے، وہ خود کو بدلنے کی کوشش کرے اور بہت جلد ہی اپنے ظاہری و باطنی سراپے کو قرآن کے مطابق ڈھال لے۔

قرآن کے تابع بنو؛ اسے تابع مت بناؤ

حضرت ابوکنانہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ الَّذِينَ قَرَءُ وا الْقُرْآنَ وَهُمْ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِمِائَةٍ، فَعَظَّمَ الْقُرْآنَ وَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ كَائِنٌ لَكُمْ ذُخْرًا، وَكَائِنٌ عَلَيْكُمْ وِزْرًا، فَاتَّبِعُوا الْقُرْآنَ وَلَا يَتَّبِعْكُمْ، فَإِنَّهُ مَنِ اتَّبَعَ الْقُرْآنَ هَبَطَ بِهِ عَلَى رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنِ اتَّبَعَهُ الْقُرْآنُ زُخَّ فِي قَفَاهُ، فَقَذَفَهُ فِي النَّارِ.[1]

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے قرآن کے تقریباً تین سو قاریوں کو جمع کیا اور عظمتِ قرآن بیان کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ یہ قرآن تمہارے لیے ذخیرۂ آخرت بھی بنے گا اور اور تمہارے لیے عذاب کا باعث بھی ہو گا۔ لہٰذا تم قرآن کی فرماں برداری کرو، اس کو اپنا فرماں بردار مت بناؤ، کیونکہ جو شخص قرآن کا تابع بن جاتا ہے وہ اس کی وجہ سے جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے

[1] سنن الدارمی: 3371۔شعب الإیمان للبیھقی: 1866۔قیام اللیل للمروزی: 1/ 173

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جو قرآن کو اپنا تابع بنا لیتا ہے اسے گردن کے بل دھکیل کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

توضیح قرآن کا تابع بننے سے مراد ہے کہ جو بات قرآن کہے اسے مانا جائے، جس راہ پر وہ چلائے اس پر چلا جائے اور جدھر سے وہ منع کر دے ادھر سے باز رہا جائے، جبکہ قرآن کو اپنا تابع بنانے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو اپنی خواہشات کا پیرو بنا لیا جائے اور خود کو اس کے سامنے خم کرنے کی بہ جائے اسے اپنے مطابق ڈھالا جائے، اس کے محرمات کی پاسداری نہ کی جائے اور اس کے احکامات کی تعظیم نہ کی جائے، اس قدر بے اعتنائی کا انجام اوندھے منہ جہنم میں ڈالا جانا ہے۔

اللہ کے ہاں اپنی حیثیت جاننا چاہتے ہو؟

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَعْلَمَ مَا هُوَ فَلْيَعْرِضْ نَفْسَهُ عَلَى الْقُرْآنِ . [1]

''جو شخص یہ جاننا چاہتا ہو کہ اس کی کیا حیثیت ہے تو وہ اپنے آپ کو قرآن پر پیش کر دے۔''

توضیح کامل مسلمان کا خاصہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن ان کی پہچان ہو۔ جو شخص اللہ کی نگاہ میں اپنی حیثیت جاننے کا خواہشمند ہو اسے چاہیے کہ خود کو قرآن کے سامنے لا کھڑا کرے۔ اگر قرآن اس کے ظاہر و باطن اور اقوال و اعمال کو اپنے موافق ہونے کی سند بخش دے تو یقیناً اللہ کے ہاں اس کی حیثیت بہت بلند اور مقام بڑا عالی ہو گا، لیکن اگر قرآن نے اس کی ذات و کردار کا جائزہ لے کر اپنا مخالف قرار دے دیا تو اسے جان لینا چاہیے کہ اللہ کے ہاں اس کی کوئی حیثیت اور مقام نہیں۔

---

[1] [ضعيف] الزهد والرقائق لابن المبارك: 37۔السنة لعبد الله بن أحمد: 115

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کما حقہٗ تلاوت کا مفہوم

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ [البقرة: 121] ''وہ قرآن کو ایسے پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے۔'' کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قرآن پر ایسے عمل کرتے ہیں جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ ❶

قرآن سے درسِ عبرت لیں!

امام عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا الْقُرْآنُ عِبَرٌ، إِنَّمَا الْقُرْآنُ عِبَرٌ. ٢

''یقیناً قرآن عبرتوں کی ہی کتاب ہے، بلاشبہ قرآن میں عبرتوں کا ہی بیان ہے۔''

توضیح عبرت سے مراد وہ نصیحت ہوتی ہے جو گزشتہ سبق سے حاصل کی جائے۔ یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ قرآن میں جو گزشتہ قوموں کی بربادی اور منکرین کی ہلاکت کے تذکرے ہوئے ہیں، ان سے سبق حاصل کیا جائے اور ان کی طرح نافرمانیاں کرنے سے اجتناب کیا جائے تاکہ ہمارا حال بھی ان ہی جیسا نہ ہو جائے۔ العیاذ باللہ

❶ تفسير الطبرى: 2/ 568

❷ تفرّد به المؤلف.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاملینِ قرآن کی فضیلت

اللہ کے خاص لوگ کون ہیں؟

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لِلّٰهِ مِنَ النَّاسِ أَهْلُونَ))

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے بھی کچھ اپنے لوگ ہیں۔''

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ (سعادت مند اور خوش قسمت) کون ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ)) [1]

''وہ قرآن والے ہیں، وہی اللہ کے اپنے اور اس کے خاص لوگ ہیں۔''

جنت کے بلند درجات کا حصول!

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اقْرَأْ وَارْقَ فِي الدَّرَجَاتِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ

---

[1] مسند أحمد: 3/ 127۔صحيح الجامع: 2165۔ صحيح الترغيب والترهيب: 1432
حدیث کے شروع والے الفاظ: ((لِلّٰهِ مِنَ النَّاسِ أَهْلُونَ)) صرف امام آجری رحمہ اللہ نے ہی ذکر کیے ہیں جبکہ باقی تمام روایات میں ((إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ)) کے الفاظ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كُنْتَ تَقْرَؤُهَا)) ❶

''روزِ قیامت صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتے جاؤ اور درجات پر چڑھتے جاؤ، اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا جس طرح دنیا میں ترتیل سے پڑھتے تھے، یقیناً تمہارا مقام وہیں ہوگا جہاں تم آخری آیت مکمل کرو گے۔''

توضیح قاریٔ قرآن کو کس قدر فضیلت اور عظمت حاصل ہوگی کہ وہ جتنی دیر تک قرآن پڑھتا رہے گا اتنے ہی زیادہ درجات حاصل کرتا رہے گا، اور پھر ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا خصوصی حکم دیا گیا، تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ جنتی درجات کا مالک بن سکے۔

سب سے بلند درجے پر فائز جنتی!

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اُم الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ قرآن پڑھنے والے جو لوگ جنت میں داخلہ پائیں گے انہیں ان لوگوں پر کتنی فضیلت حاصل ہوگی جو قرآن کو پڑھتے نہ رہے ہوں گے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

((اِنَّ عَدَدَ دَرَجِ الْجَنَّةِ بِعَدَدِ آيِ الْقُرْآنِ ، فَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِمَّنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ فَوْقَهُ أَحَدٌ .)) ❷

''بلاشبہ جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے برابر ہوگی، سو جو قرآن پڑھنے والا جنت میں جائے گا؛ اس سے اوپر کوئی اور نہیں ہوگا۔''

توضیح دنیا میں قرآن پڑھنے والا جب جنت میں جائے گا تو اسے آیاتِ قرآنیہ کی تعداد کے برابر ہی درجات ملیں گے، جو کسی اور کے حصے میں نہیں آئیں گے، یوں وہ سب سے بلند و بالا درجے پر فائز ہوگا۔

---

❶ مسند أحمد: 2/ 192۔صحيح ابن حبان: 1790۔سنن الترمذی: 2914۔سنن أبی داود: 1464۔المستدرك للحاكم: 1/ 552

[ضعيف] ضعيف الجامع: 1880

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے خصائل و امتیازات

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَلَّمُوا هٰذَا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ عَلٰى تِلَاوَتِهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: ﴿الٓمٓ﴾ عَشْرٌ، وَلٰكِنِ الْأَلِفُ عَشْرٌ وَاللَّامُ عَشْرٌ وَالْمِيمُ عَشْرٌ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ مَأْدُبَةُ اللّٰهِ، فَتَعَلَّمُوا مِنْ مَأْدُبَةِ اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ، إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ، هُوَ النُّورُ الْمُبِينُ، وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ، وَنَجَاةُ مَنِ اتَّبَعَهُ، وَعِصْمَةُ مَنْ تَمَسَّكَ بِهِ، لَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمَ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ)) [1]

”اس قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ تمہیں اس کی تلاوت کرنے پر ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں۔ سنو! میں یہ نہیں کہتا کہ ﴿الٓمٓ﴾ پر دس نیکیاں ملتی ہیں، بلکہ الف پر دس نیکیاں ملیں گی، لام پر بھی دس نیکیاں اور میم پر بھی دس نیکیاں۔ یقیناً یہ قرآن اللہ کی دعوت ہے، سو تم جتنا ہو سکے دعوتِ الٰہی سے سیکھ لو۔ بلاشبہ یہ قرآن اللہ کی رسّی ہے، یہ (ہدایت کی) راہ دکھانے والی روشنی ہے، یہ نفع مند شفا ہے، جو اس کی پیروی کرے گا اس کے لیے راہِ نجات ہے اور جو اسے مضبوطی سے تھام لے گا اس کے لیے جائے پناہ ہے۔ یہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے اور اس کے عجائبات کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی یہ بار بار پڑھنے سے پرانا محسوس ہوتا ہے۔“

---

[1] سنن الدارمی: 3315۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: 6842۔ حلية الأولياء لأبی نعيم: 1/ 130۔ قيام الليل للمروزی، ص: 70 یہ روایت مرفوعاً تو ضعیف ہے البتہ موقوفاً صحیح سند کے ساتھ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے: المنيحة بسلسلة الأحاديث الصحيحة: 92/ 9

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح واقعتاً یہ قرآنِ کریم کا ہی امتیاز ہے کہ اس کو جتنا زیادہ پڑھتے جائیں اتنا ہی مزہ دوبالا ہوتا جاتا ہے اور جتنی بار پڑھیں گے ہر بار نیا لطف، نئی چاشنی اور نیا سرور حاصل ہوگا، عام کتاب کی طرح دوبارہ پڑھنے سے بوریت ہرگز محسوس نہیں ہوتی بلکہ یہ اس کا اعجاز ہے کہ جب بھی پڑھو گے اور اس میں غور وفکر کرو گے، اس کے نئے نئے عجائبات سامنے آئیں گے اور نئے نئے نوادرات سے پردہ کشائی ہوگی۔ ہر بار مفاہیم کا ایک نیا باب کھلتا ہے اور بڑے بھلے بھلے مضامین سامنے آتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاتْلُوهُ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ بِهِ، إِنَّ بِكُلِّ اسْمٍ مِنْهُ عَشْرًا، أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ بِـ ﴿الٓمٓ﴾ عَشْرٌ، وَلٰكِنْ بِالْأَلِفِ عَشْرٌ وَبِاللَّامِ عَشْرٌ، وَبِالْمِيمِ عَشْرٌ)) [1]

''قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کیا کرو، بلاشبہ تمہیں اس پر اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔ سنو! میں یہ نہیں کہتا کہ ﴿الٓمٓ﴾ پر دس نیکیاں ملتی ہیں، بلکہ الف پر دس نیکیاں ملیں گی، لام پر بھی دس نیکیاں اور میم پر بھی دس نیکیاں۔''

یہ روایت مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّكُمْ تُؤْجَرُونَ عَلَيهِ أَمَا إِنِّي لَا أَقُولُ: الم حَرْفٌ وَلٰكِنْ أَلِفٌ عَشْرٌ وَلَامٌ عَشْرٌ وَمِيمٌ عَشْرٌ فَتِلْكَ ثَلَاثُونَ)) [2]

''قرآن پڑھا کرو، یقیناً تمہیں اس (کو پڑھنے) پر اجر وثواب سے نوازا جاتا ہے۔ سنو! میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک ہی لفظ ہے بلکہ الف پر دس نیکیاں، لام

---

1. سنن الدارمی: 3358۔المستدرك للحاكم: 1/ 566۔المعجم الكبير للطبرانی: 8648
2. صحيح الجامع: 1164۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 660.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر الگ دس نیکیاں اور میم پر الگ دس نیکیاں ملتی ہیں، لہٰذا یہ تیس نیکیاں بن جائیں گی۔‘‘

حاملِ قرآن؛ علمِ نبوت کا محافظ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ فَقَدْ حَمَلَ أَمْرًا عَظِيمًا ، لَقَدْ أُدْرِجَتِ النُّبُوَّةُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ لا يُوحَى إِلَيْهِ ، فَلا يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يَحِدَّ مَعَ مَنْ يَحِدُّ ، وَلا يَجْهَلْ مَعَ مَنْ يَجْهَلُ؛ لِأَنَّ الْقُرْآنَ فِي جَوْفِهِ)) [1]

’’جس نے قرآن جمع کیا؛ یقیناً اس نے بہت بڑی ذِمہ داری اُٹھائی اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان (نبوت کے) علم کو بھر دیا گیا، مگر (فرق یہ ہے کہ) اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔ صاحبِ قرآن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ تیزی کرنے والے کے ساتھ تیزی کرے اور نادانی کا مظاہرہ کرنے والے کے ساتھ نادان بن جائے، کیونکہ اس کے سینے میں قرآن ہوتا ہے۔‘‘

توضیح اس روایت میں اوّلاً تو صاحبِ قرآن کی فضیلت بیان ہوئی ہے کہ وہ قرآن کا عالم اور قاری بن کر درحقیقت علمِ نبوت کا وارث بن جاتا ہے۔ اس کے بعد حاملِ قرآن کو نصیحت کی گئی ہے کہ اگر کوئی اس سے چرب زبانی، بدلحاظی اور بے ادبی کرے تو اسے بھی اسی کی طرح ردِعمل کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے اپنی شان اور مقام کا ادراک ہونا چاہیے کہ میں قرآن کا قاری ہوں، اس لیے یہ اس جاہل سے اعراض کرے اور خاموشی اختیار کرے، کیونکہ یہ مرتبے کے لحاظ سے اس سے بہت بلند ہے۔

سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] [حسن] فضائل القرآن للقاسم بن سلام: 1/ 113۔ فضائل القرآن وتلاوته للرازی: 52

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ قَرَأَ رُبُعَ الْقُرْآن فَقَدْ أُوتِیَ رُبُعَ النُّبُوَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآن فَقَدْ أُوتِیَ ثُلُثَ النُّبُوَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْآنِ فَقَدْ أُوتِیَ ثُلُثَيِ النُّبُوَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَقَدْ أُوتِیَ النُّبُوَّةَ)) ❶

''جس نے قرآن کا چوتھائی حصہ پڑھا؛ یقیناً اس کو نبوت کا چوتھائی حصہ عطا کر دیا گیا، جس نے قرآن کا تہائی حصہ پڑھا؛ اسے نبوت کے تہائی حصے سے نواز دیا گیا، جس نے قرآن کے دو تہائی حصے پڑھ لیے اس کو نبوت کے دو تہائی حصے مل گئے اور جس نے پورا قرآن پڑھ لیا؛ اسے پوری نبوت مل گئی۔''

توضیح اس روایت میں مسلمہ بن علی نامی راوی متروک ہے، جس بنا پر اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے بلکہ امام ابن الجوزی رحمہ اللہ اور شیخ البانی رحمہ اللہ نے تو اسے من گھڑت روایات میں شمار کیا ہے۔

قرآن کی تعلیم وتعلّم کی فضیلت

❀......سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ❷

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔''

---

❶ الموضوعات لابن الجوزی: 1/ 252۔سلسلة الأحادیث الضعیفة والموضوعة: 476

❷ یہ حدیثِ مبارکہ بہت سی کتبِ احادیث میں بیان ہوئی ہے، ملاحظہ کیجیے: صحیح البخاری: 5027، سنن أبی داود: 1452، سنن الترمذی: 2907، سنن ابن ماجه: 211، السنن الکبرٰی للنسائی: 8037، مسند أبی داود الطیالسی: 73، مصنف ابن أبی شیبة: 30071، مسند أحمد: 58، سنن الدارمی: 3338، سنن سعید بن منصور: 21، مشکل الآثار للطحاوی: 4474، مسند البزار: 396، صحیح ابن حبان: 118، شعب الإیمان: 2 / 404، صحیح الجامع: 3319

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀......سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَیْرُکُمْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَقْرَأَهُ)) ❶

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔''

❀...... سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صفہ میں موجود تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((أَیُّکُمْ یُحِبُّ أَنْ یَغْدُوَ إِلٰی بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِیقِ فَیَأْتِیَ کُلَّ یَوْمٍ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ))

''تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ روزانہ بطحان یا عقیق وادی میں جائے اور وہاں سے روزانہ موٹی تازی خوبصورت اونچے کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے اور کسی گناہ یا قطع رحمی کا مرتکب بھی نہ ہو؟''

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو ہم میں سے ہر کوئی پسند کرے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَلَأَنْ یَغْدُوَ أَحَدُکُمْ إِلَی الْمَسْجِدِ فَیَتَعَلَّمَ آیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَیْنِ، وَثَلَاثٌ خَیْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَیْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ)) ❷

''تم میں سے کوئی مسجد میں جائے اور قرآن کریم کی دو آیتیں سیکھ لے تو یہ اس کے لیے دو اونٹنیاں حاصل کرنے سے بہتر ہوں گی، تین آیات سیکھنا تین اونٹنیوں سے اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔ اسی طرح جتنی تعداد بڑھتی جائے گی، وہ اتنی ہی اونٹنیوں سے بہتر ہوں گی۔''

---

❶ [ضعیف] المعجم الکبیر للطبرانی: 10325۔شرح مشکل الآثار للطحاوی: 5128۔ شعب الإیمان للبیهقی: 2021

❷ صحیح مسلم: 803۔سنن أبی داود: 1456۔صحیح الجامع: 2697

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونے کی فضیلت

❀......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَجَالَسَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ ، إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

''جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں باہم بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھ کر سناتے ہیں، انہیں فرشتے اپنے حصار میں لے لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود (فرشتوں) سے کرتا ہے۔ جس کا عمل اسے پیچھے رکھ دے، اس کا نسب اسے آگے نہیں لے جا سکتا۔''

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت صرف امام آجری رحمہ اللہ نے ہی بیان کی ہے۔ سنن ترمذی میں اسی معنی کی ایک روایت مذکور ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

((وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)) [1]

''جو لوگ کسی مسجد میں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے مل کر پڑھتے اور سمجھتے ہیں، ان پر سکینت کا نزول ہوتا ہے، رحمت ان پہ سایہ فگن ہوجاتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، اور جسے اس کے عمل نے پیچھے چھوڑ دیا

[1] سنن الترمذی: 2945.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔"

توضیح آخری الفاظ سے مراد یہ ہے کہ اُخروی نجات کے لیے عمل ہی کام آئیں گے، کسی کا عالی حسب اور بلند نسب چنداں فائدہ نہیں دے گا، کوئی چاہے کتنی ہی بڑی نسبت رکھتا ہو مگر نجات تب ہی پا سکے گا جب اس کے نامہ اعمال میں حسنات موجود ہوں گی۔

❀......سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِی بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)) [1]

"جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو پڑھ کر سناتے ہیں، ان پر راحت وسکینت نازل ہوتی ہے، ان پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے، فرشتے انہیں اپنے حصار میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود (فرشتوں) سے کرتا ہے۔"

❀......عنترہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو انہوں نے فرمایا:

ذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ، وَمَا جَلَسَ قَوْمٌ فِی بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَدْرُسُونَ فِيهِ كِتَابَ اللّٰهِ، وَيَتَعَاطَوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا أَظَلَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، وَكَانُوا أَضْيَافَ اللّٰهِ مَا دَامُوا فِيهِ حَتّٰی

---

[1] صحیح مسلم: 2699۔ سنن أبی داود: 1455۔ سنن ابن ماجه: 225۔ سنن الدارمی: 368۔ صحیح الجامع: 6577

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ. ❶

’’ذکر الٰہی سب سے بڑا عمل ہے اور جو بھی لوگ اللہ کے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں، اس مجلس میں کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں، تو فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کرتے ہیں اور جب تک وہ اس مجلس میں موجود رہتے ہیں تب تک وہ اللہ کے مہمان بنے رہتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (تلاوت چھوڑ کر) کوئی اور بات کرنے لگ جائیں۔‘‘

❶ شعب الإيمان للبيهقى: 661۔سنن الدارمى: 356

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ قرآن کے اوصاف

اللہ تعالیٰ نے جن اصحابِ سعادت کو قرآن کے علم سے نوازا ہے انہیں ان لوگوں پر فضیلت بخشی ہے جن کے پاس قرآنی علم نہیں ہے، اللہ نے انہیں اہل القرآن بنایا اور انہیں ''اللہ کے اپنے لوگ'' اور ''اللہ کے خاص لوگ'' ہونے کا اعزاز بخشا، انہیں ایسے اصحاب میں شامل فرمایا جن کے فضائل کا تذکرہ ہم گزشتہ صفحات میں کر چکے ہیں اور ان کے متعلق فرمایا:

﴿يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾ [البقرة: 121]

''وہ قرآن کو ایسے پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے۔''

اور نبی مکرم ﷺ نے بھی ایسے سعادت مندوں کے متعلق فرمایا:

((اَلَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُو مَاھِرٌ بِهِ مَعَ الْكِرَامِ السَّفَرَةِ، وَالَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَھُو عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهٗ أَجْرَانِ)) ❶

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں مہارت رکھتا ہے، وہ اعمال لکھنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے لیکن وہ اس پر (زبان کی لکنت یا کسی اور وجہ سے) گراں ہوتا ہے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((اَلْمَاھِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیهِ وَھُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ، لَهٗ أَجْرَانِ)) ❷

---

❶ السنن الکبریٰ للنسائی: 7992۔مسند اسحاق بن راھویه: 1314

❷ صحیح مسلم: 798

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قرآن میں مہارت رکھنے والا: اعمال لکھنے والے معزز اور برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور اس سے اسے مشقت ہوتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔''

بشر بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عیسیٰ بن یونس رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: جب بندہ قرآن مکمل کرتا ہے تو فرشتہ اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے۔ [1]

لہٰذا ضروری ہے کہ بندہ قرآن کو اپنے دِل کی بہار بنا لے، آدابِ قرآن سے متصف ہو جائے اور اخلاقِ قرآن سے اپنی ذات اور کردار کو مزین کر لے، جس کے باعث اس کا اخلاق دیگر تمام لوگوں سے امتیازی ہو جائے۔

سب سے پہلے تو حاملِ قرآن پر یہ لازم ہوتا ہے کہ وہ پوشیدہ اور علانیہ طور پر تقویٰ اپنا لے، اپنے کھانے پینے، رہنے سہنے اور پہننے اوڑھنے میں سادگی اور انکساری اختیار کر لے، دورِ حاضر اور اس کے چیلنجز کا شعور رکھے، لوگوں کو دینی کوتاہیوں پر تنبیہ کرے، انہیں اس معاملے کی شدت کا احساس دلائے اور ان میں موجود خرابیوں کی اصلاح کا بیڑا اٹھائے۔

اپنی زبان کو قابو میں رکھے، تمیز و ادب سے آراستہ گفتگو کرے، جہاں بولنا درست سمجھے وہاں علمی گفتگو کرے اور جہاں خاموش رہنا بہتر سمجھے وہاں داناؤں کی طرح خاموش رہے، بے فائدہ اور بے مقصد باتوں میں غور و خوض کرنے سے اجتناب کرے، اپنے دشمن سے زیادہ اپنی زبان کے بے فائدہ استعمال سے ڈرے، لوگوں کو اپنی زبان کے شر اور اس کی آفات سے بچانے کے لیے اس کو اپنے منہ میں ایسے ہی قید رکھے جیسے دشمن کو قید رکھا جاتا ہے۔

جن باتوں پر لوگ بلاوجہ ہنسنے لگ جائیں ان پر کم کم ہی ہنسے؛ تاکہ برے عواقب سے محفوظ رہ سکے، اگر کوئی بات اچھی لگے جو حق کے بھی موافق ہو تو مسکرا پڑے، مزاح سے گریز کرے؛ تاکہ اس کا تماشا نہ بن جائے، اگر مزاح کرنا ہی ہو تو شائستہ انداز میں معقول مزاح کرے، چہرے پر خوشی اور بشاشت رکھے، بھلی بھلی باتیں کرے، اپنے اوصاف پر خود ہی اپنی

[1] شعب الإيمان للبيهقي: 2074

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدح سرائی میں نہ لگا رہے بلکہ یہ سوچے کہ اگر اللہ نے اس میں یہ اوصاف پیدا نہ کیے ہوتے تو پھر اس کی کیا حیثیت ہونا تھی؟!

قرآن کا علم رکھنے والے کو چاہیے کہ اپنے آپ کو ان امور میں مبتلا ہونے سے بچائے رکھے جو رب تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں، کسی کی غیبت نہ کرے، کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھے، کسی کو گالی نہ دے، کسی کو مصیبت میں دیکھ کر خوش نہ ہو، کسی کے خلاف سرکشی کا مظاہرہ نہ کرے، کسی سے حسد نہ کرے، کسی سے بدگمانی نہ رکھے، کسی کے عیوب نہ ڈھونڈے، البتہ علمی دلیل کی بنیاد پر کسی سے حسد، گمان اور عیب جوئی کر سکتا ہے اور علم ہی کی بنیاد پر کسی بات کی حقیقت سے خاموش رہے۔

قرآن وسنت اور فقہی دلائل کی بنیاد پر ہی ہر اچھی عادت اور عمدہ اخلاقیات کو اپنائے، جملہ ممنوعات سے بچنے کی کامل سعی کرے، اگر چلے تو علم لے کر چلے اور اگر بیٹھے تو بھی علم لے کر ہی بیٹھے، گویا اس کی کوئی حرکت ایسی نہ ہو کہ جس سے جہالت کا عنصر دکھائی دے۔ اپنی زبان اور ہاتھ سے لوگوں کو تکلیف مت پہنچائے، اپنی تکلیف دہ باتوں اور حرکتوں سے لوگوں کو محفوظ رکھے، کسی نادانی کا مظاہرہ نہ کرے اور اگر کوئی اس سے نادانی سے پیش آئے تو یہ ٹھنڈے مزاج کے ساتھ برداشت کرے، کسی پر ظلم نہ کرے اور اگر کوئی اس پر ظلم کر دے تو یہ وسعتِ دِل کے ساتھ اسے معاف کرے، کسی پر زیادتی نہ کرے اور اگر کوئی اس سے زیادتی کرے تو یہ صبر کا مظاہرہ کرے، اپنے رب کو راضی اور دشمن کو شرمندہ کرنے کے لیے غصے کو پی جائے اور نہایت متواضع اور منکسر المزاج بن کر رہے، حق بات کو قبول کرے؛ خواہ وہ کسی چھوٹے نے کی ہو یا بڑے نے۔

قرآن کے علم سے آراستہ شخص کا یہ وصف ہونا چاہیے کہ وہ بخدا کی نگاہ میں بلند مقام پانے کی کوشش کرے؛ لوگوں کے ہاں اعلیٰ مرتبہ نہ ڈھونڈتا پھرے، تکبر کو سخت ناپسند کرے اور اپنے آپ کو اس کا شکار ہونے سے ہر دم بچائے رکھے، قرآن کو ذریعہ معاش ہی نہ بنا لے اور نہ ہی یہ نیت رکھے کہ اس کے ذریعے اپنی حاجات وضروریات کی تکمیل کرے گا،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے ذریعے شاہ زادوں کا منظورِنظر بننے کی کوشش نہ کرے اور نہ ہی اس کو امیروں، وزیروں اور بلند عہدوں اور مرتبے والوں کے ہاں رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے۔ اگر لوگ فقہ وبصیرت کے بغیر ڈھیر ساری دنیا کما رہے ہوں تو یہ انہیں دیکھ کر للچانے نہ لگ جائے بلکہ یہ اپنے علم وفقہ کے ذریعے تھوڑا سا کما کر بھی خوشی اور شکر کا اظہار کرے، اگر لوگوں نے نرم وگداز اور دِل موہ لینے والے لباس اور پوشاکیں پہن رکھی ہوں تو یہ اپنی حلال آمدنی سے خریدے ہوئے اسی لباس پر قناعت کا اظہار کرے جو اس کی ستر پوشی کے لیے کافی ہو، اگر خدا عنایات کے دروازے کھول دے تو جائز طریقے سے قبول کرے، لیکن اگر حالات ایسے بن جائیں کہ تنگ دامنی کی صورتِ حال پیش آ جائے تو ناجائز ذرائع اختیار کرنے سے قطعاً گریز کرے، تھوڑے پر ہی قناعت کر لے؛ اللہ اسی میں اتنی برکت ڈال دے گا کہ وہی کافی ہو جائے گا۔

اپنے نفس کو ان دنیوی امور سے دُور رکھے جو قرآن وسنت کی اتباع میں رکاوٹ بن سکتے ہوں، علم کے مطابق ہی کھانا کھائے، علم کے مطابق ہی مشروب پیے، علم کے مطابق لباس پہنے، علم کے مطابق سوئے، اپنی اہلیہ کے ازدواجی حقوق بھی علم کے مطابق ہی ادا کرے، اپنے بھائیوں اور دوستوں سے رہن سہن اور میل جول بھی علم کے مطابق ہی رکھے، انہیں سلام علم کے مطابق کرے، ان سے اجازت طلبی علم کے مطابق کرے اور اپنے پڑوسی سے تعلق بھی علم کے مطابق ہی رکھے۔ یعنی اپنی زندگی کا ہر ہر کام اسی انداز میں پایہ تکمیل کو پہنچائے جیسے اس کو تعلیماتِ شرعیہ سے راہنمائی ملتی ہے۔

اپنے دِل میں قرآن کو بسانے والا اپنے آپ پر والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا لازم کر لے، ان کے سامنے بازوئے رحمت بچھائے رکھے، ان سے بات کرتے وقت اپنی آواز دھیمی رکھے، اپنا مال ان کے لیے خرچ کرنے میں خوشی محسوس کرے، انہیں وقار اور شفقت کی نگاہ سے دیکھے، ان کے لیے صحت والی لمبی زندگی کی دعا کرے، ان کے بڑھاپے میں قدردان رہے، نہ انہیں کم تر سمجھے اور نہ ہی جھڑکے، اگر وہ کسی جائز کام میں اس سے مدد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیں تو یہ لازماً ان کی مدد کرے لیکن اگر وہ کسی ناجائز کام میں تعاون چاہیں تو معذرت کر لے اور بڑے ادب اور نرم رویے کے ساتھ ان سے پیش آئے تا کہ وہ اس سے متاثر ہو کر ناجائز کام کرنے کا ارادہ ترک کر دیں۔ رِشتے داروں سے تعلق جوڑ کر رکھے اور کسی سے قطع تعلقی ہرگز نہ کرے، کوئی ناتہ توڑنا بھی چاہے تو اس سے توڑے نہیں بلکہ اپنے حسن اخلاق سے اس کو اپنا بنا لے۔

عام مسلمانوں کے ساتھ علم کے مطابق تعلق رکھے اور ان کے ساتھ علمی مجالس لگائے، جس کو اپنے ساتھ رکھے اسے علمی اور اخلاقی فائدہ پہنچائے اور جس کی مجلس میں جائے اسے بھی علمی فوائد سے بہرہ مند کر کے اُٹھے۔ کسی کو علم سکھائے تو نرم رویے سے تعلیم دے، اگر کسی سے غلطی ہو جائے تو اس پر سختی نہ کرے اور نہ ہی اس کی تذلیل کرے۔ اپنے جملہ امور میں نرمی کا مظاہرہ کرے، خیر و بھلائی کی باتیں سکھانے میں بہت حوصلے کا مظاہرہ کرے، اس سے علم حاصل کرنے والا اُنس اور محبت محسوس کرے، اس کی مجالس میں آ کر خوشی محسوس کرے اور فائدے کی باتیں سیکھ کر جائے۔ جو لوگ اس کی مجلس میں آئیں ان سے ادب و احترام کے ساتھ پیش آئے اور انہیں قرآن وسنت کے تعلیم فرمودہ آداب سکھائے۔

اگر وہ کسی مصیبت سے دوچار ہو جائے تو قرآن وسنت سے اس کی دوا حاصل کرے، غم آئے تو علم کے ذریعے اس کا حل ڈھونڈے، علم کے مطابق صبر کا مظاہرہ کرے، علم کی روشنی میں طہارت حاصل کرے، علمی دلائل کے ساتھ نماز ادا کرے، علم کے مطابق تزکیہ نفس کرے، علم کے مطابق تصدیق کرے، علمی دلائل کے ساتھ روزے رکھے، علمی راہنمائی میں حج کرے، علم کے مطابق جہاد کرے، علمی اصولوں پر ہی مال کمائے اور علمی اصولوں پر ہی خرچ کرے۔

قرآن کے قاری کو چاہیے کہ قرآن کی اس نظر سے بھی ورق گردانی کیا کرے کہ اس کے ذریعے اپنے نفس کی اصلاح کر سکے، اسے آداب سکھلا سکے اور اس کی تربیت کر سکے اور اللہ کے عائد کردہ فرائض کو جہالت اور لاعلمی کی بنا پر چھوڑ نہ سکے۔ وہ ہر خیر و بھلائی کا کام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں علمی اور فقہی دلیل کو بنیاد بنائے۔ جب قرآن پڑھے تو عقل وفہم کی حضوری سے پڑھے اور اپنی قوت و ہمت کو اللہ کے اوامر کی اتباع اور اس کے نواہی سے اجتناب میں صرف کرے۔

اس کی سوچ یہ نہیں ہونی چاہیے کہ میں سورت کب تک مکمل کرلوں گا؟ بلکہ اس کی سوچ وفکر یہ ہونی چاہیے کہ اللہ کو ہی سب کچھ مان کر دیگر تمام سے کب مستغنی ہوں گا؟ میں کب پرہیز گاروں میں شامل ہوں گا؟ میں کب نیکوکاروں میں شمار ہوں گا؟ مجھ میں توکل کرنے کا وصف کب پیدا ہوگا؟ مجھ میں خشوع وخضوع کی کیفیت کب پیدا ہوگی؟ مجھ میں صبر کا وصف کب آئے گا؟ میں سچائی کا پیکر کب بنوں گا؟ میں عذابِ الٰہی سے کب ڈرنے لگوں گا؟ میں رحمتِ خداوندی کا اُمیدوار کب بنوں گا؟ ایسا کب ہوگا کہ میں دنیا سے بے رغبت ہو جاؤں؟ وہ وقت کب آئے گا کہ جب میں گناہوں سے تائب ہوکر آخرت میں رغبت کرنے لگوں؟ اللہ کی جو مجھے مسلسل نعمتیں مل رہی ہیں؛ میں ان کا اعتراف کب کرنے لگوں گا؟ میں اس کا شکرگزار بندہ کب بنوں گا؟ میں جو پڑھتا ہوں؛ اسے کب سمجھوں گا؟ ایسا کب ہوگا کہ جب مجھ پر خواہشات کا غلبہ ہونے لگے تو میں اپنے نفس پر کنٹرول کرلوں؟ میں راہِ خدا میں جہاد کے لیے کب نکلوں گا؟ میں اپنی زبان کا جائز استعمال کب شروع کروں گا؟ میں اپنی نگاہ کو بدنظری سے کب بچانے لگوں گا؟ میں اپنا کردار کب پاکیزہ بناؤں گا؟ میں اللہ سے حیا کب کرنے لگوں گا؟ میں لوگوں کے عیوب ٹٹولنے کی بہ جائے اپنے عیبوں پر کب نگاہ ڈالوں گا؟ میں اپنی خرابیوں اور کوتاہیوں کو کب دُور کروں گا؟ میں اپنے نفس کا محاسبہ کب کروں گا؟ میں روزِ قیامت کے لیے نجات کا سامان کب کروں گا؟ میں اللہ سے کب راضی اور خوش رہنے لگوں گا؟ میں اللہ سے کب پختہ تعلق جوڑوں گا؟ میں قرآن کی تنبیہات سے کب نصیحت پکڑوں گا؟ میں سب کا ذِکر چھوڑ کر اللہ کے ذِکر سے کب دِل لگاؤں گا؟ اللہ کی پسند کب میری پسند اور اللہ کی ناپسند کب میری ناپسند بنے گی؟ میں کب فقط رضائے الٰہی کی خاطر مخلصانہ عمل کروں گا؟ میں اپنی آرزوؤں کو کب مختصر کروں گا؟ میں اپنی موت کے دن کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیاری کب کروں گا؟ میں اپنی قبر کو راحت وسکون کی جگہ بنانے کے لیے کب کوشش کروں گا؟ میں روزِ قیامت حساب دینے کے لیے خود کو کب تیار کروں گا؟ میں خلوت میں اپنے رب سے باتیں کب کرنے لگوں گا؟ میں اس جہنم سے کب ڈرنے لگوں گا جس سے میرا رب بار بار مجھے ڈراتا ہے؟ کہ اس کی تپش بہت زیادہ ہوگی، اس کی گہرائی بہت زیادہ ہوگی اور اس کی چوڑائی بھی بہت زیادہ ہوگی۔ جو اس میں جائیں گے انہیں کبھی موت بھی نہیں آئے گی کہ مر کر ہی چین پا سکیں، بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اسی میں جلتے رہیں گے۔ ان کے جرائم معاف نہیں کیے جائیں گے اور ان کے رونے دھونے پر بھی رحم نہیں کھایا جائے گا، ان کو کھانے کے لیے تلخ اور بدبودار درخت کا پھل دیا جائے گا اور پینے کے لیے کھولتا ہوا گرم پانی دیا جائے گا۔

جہنمیوں کے متعلق ہی اللہ نے فرمایا ہے:

﴿كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ﴾

[النساء: 56]

”جب بھی ان کے بدن کی کھال گل سڑ جائے گی تو ہم اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا خوب مزہ چکھیں۔“

وہ اس دن بڑے ہی شرمسار ہوں گے لیکن تب کی شرمندگی انہیں چنداں فائدہ نہیں دے گی۔ وہ اپنی نافرمانیوں کو یاد کر کے غصے اور افسوس کے مارے اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائیں گے۔ کوئی جہنمی یوں حسرت کا اظہار کر رہا ہوگا:

﴿يَٰلَيْتَنِى قَدَّمْتُ لِحَيَاتِى ﴿٢٤﴾﴾ [الفجر: 24]

”اے کاش! میں نے اپنی اس زندگی کے لیے پیشگی کچھ سامان کیا ہوتا۔“

کوئی ایسے کہہ رہا ہوگا:

﴿رَبِّ ٱرْجِعُونِ ﴿٩٩﴾ لَعَلِّىٓ أَعْمَلُ صَٰلِحًا فِيمَا تَرَكْتُ﴾ [المؤمنون: 100]

”اے میرے رب! مجھے واپس (اسی دنیا میں) بھیج دے جسے میں چھوڑ کر آیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، تاکہ میں اب نیک عمل کرلوں۔''

کچھ یوں دُہائی دیں گے:

﴿ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ﴾

[الكهف: 49]

''ہائے ہماری کم بختی! یہ کیسی کتاب ہے کہ جس نے ہماری کوئی چھوٹی بڑی حرکت چھوڑی نہیں ہے، سب کچھ اس میں درج کر دیا ہے۔''

کوئی اس طرح پچھتا رہا ہوگا:

﴿ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴾ [الفرقان: 28]

''ہائے میری بدنصیبی! کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔''

جہنمیوں کے ایک گروہ کو جب طرح طرح کے عذاب سے دوچار کیا جائے گا تو وہ کہنے لگیں گے:

﴿ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴾ [الأحزاب: 66]

''اے کاش! ہم اللہ اور رسول کی باتیں مان لیتے۔''

اے قرآن والو! یہ جہنم کی صورتِ حال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اپنے بندوں کو متعدد مقامات پر اس سے ڈرایا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ [التحريم: 6]

''اے ایمان والے لوگو! اپنے آپ کو اور اپنے اہلِ خانہ کو اس آگ سے بچا لو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے، جس پر نہایت تندخُو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے، جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيٓ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ ﴾ [آل عمران: 131]

''اس آگ سے ڈر جاؤ جو منکروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ﴾ [الحشر: 18]

''اے ایمان والے لوگو! اللہ سے ڈر جاؤ اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا سامان کیا ہے، اللہ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں کی خوب خبر رکھنے والا ہے۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فرائض سے غفلت برتنے کے معاملے پر تنبیہ فرمائی کہ اللہ نے جو امور تم پر لازم کیے ہیں انہیں ضائع مت کرو، اس کی عائد کردہ حدود کی بھی رعایت رکھو اور فاسقوں کی طرح اس کے احکامات سے سرتابی نہ کرنے لگ جانا۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ ﴾

[الحشر: 19]

''تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا تھا، تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا، یہی لوگ فاسق ہیں۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر یہ واضح فرمایا کہ جنتی اور جہنمی کسی صورت میں یکساں نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴾

[الحشر: 20]

''اہلِ جہنم اور اہلِ جنت برابر نہیں ہو سکتے (کیونکہ) جنتی تو کامیابی پانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں۔''

چنانچہ ایک ہوش مند مومن جب قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو وہ خود کو قرآن کے سامنے اسی طرح لا کھڑا کرتا ہے جیسے آئینے کے سامنے کھڑا ہوتا ہے، کہ اس میں وہ اپنی خوبیاں اور خامیاں صاف دیکھ رہا ہوتا ہے، پھر خوبیوں کو مزید نکھارنے کی اور خامیوں کو مٹانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح قرآن بھی اسے جن امور کو اپنانے کا حکم دیتا ہے؛ وہ انہیں اپنا لیتا ہے اور جن سے وہ دُور رہنے کا حکم دیتا ہے؛ ان کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔ جس سے قرآن خوف دِلاتا ہے اس سے ڈرنے لگتا ہے اور جس کی وہ اُمید دلاتا ہے اس کا اُمیدوار بن جاتا ہے۔

جس شخص کا وصف ایسا ہو جاتا ہے وہی درحقیقت قرآن کی کما حقہٗ تلاوت کرتا ہے اور اس کی کامل رعایت رکھتا ہے۔ ایسے شخص کے لیے قرآن گواہ بن جاتا ہے، روزِ قیامت اس کی سفارش کرے گا، اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور اس کو عذاب سے بچالے گا۔ صرف اسی کو فوائد نہیں دیتا بلکہ اس کے اہل خانہ کو، اس کے والدین کو اور اس کی اولاد کو بھی دنیا و آخرت میں بھلائیوں اور برکتوں سے ہمکنار کرتا ہے۔

قاریٔ قرآن کے والدین کی تاج پوشی

سیدنا معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، أُلْبِسَ وَالِدَيْهِ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتِ الدُّنْيَا ، لَوْ كَانَتْ فِيهِ فَما ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهٰذَا)) [1]

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس میں بیان ہونے والے احکام پر عمل کرتا ہے تو روزِ قیامت اس کے والدین کو تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی دنیوی گھروں

[1] [ضعيف] سنن أبي داود: 1453۔المستدرك للحاكم: 2085۔شعب الإيمان للبيهقي: 1797 شیخ عبداللہ الدرویش نے شواہد کی بنا پر اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے: تنبيه القاری لتقوية ما ضعّفه الألبانی، ح: 2

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پڑنے والی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی، اگر وہ دنیا میں تمہارے گھروں میں ہوتا۔ تو اس شخص کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس نے خود اس پر عمل کیا ہوگا؟ (یعنی اس کا تو اس سے بھی کہیں زیادہ مقام ومرتبہ ہوگا)

قاریٔ قرآن اور عاملِ قرآن کو جنت کی بشارت

حضرت خیثمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

مَرَّتِ امْرَأَةٌ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَتْ: طُوبٰى لِحِجْرٍ حَمَلَكَ وَلِثَدْيٍ رَضَعْتَ مِنْهُ، فَقَالَ عِيسٰى: طُوبٰى لِمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ عَمِلَ بِهٖ.

”حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس سے ایک عورت گزری اور اس نے کہا: اس گود کے لیے بشارت ہے جس نے آپ کو اٹھایا اور اس چھاتی کے لیے بشارت ہے جہاں سے آپ نے دودھ پیا۔ یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس آدمی کے لیے (جنت کی) بشارت ہے جس نے قرآن پڑھا، پھر اس پر عمل کیا۔“ ❶

قرآن روزِ قیامت آدمی کے پاس آئے گا!

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [إِلَى الرَّجُلِ] كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ [فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟] فَيَقُولُ: أَنَا الَّذِی أَظْمَأْتُ نَهَارَكَ وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ)) ❷

---

❶ شعب الإيمان للبيهقي: 1876۔ الزهد لأحمد بن حنبل، ص: 57۔ حلية الأولياء: 4/ 115

❷ سنن ابن ماجه: 3781۔ مسند أحمد: 22976۔ المعجم الأوسط للطبراني: 5764
قوسین والے الفاظ صرف امام آجری رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قیامت کے دِن آدمی کے پاس قرآنِ کریم ایسے مرد کی شکل میں آئے گا جس کی رنگت بدلی ہوئی ہو۔ آدمی پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے دِن کو پیاسا رکھا اور رات کو بیدار کیے رکھا۔''

توضیح شاحب سے مراد ایسا شخص ہوتا ہے جس کا شدید محنت اور تھکاوٹ کی وجہ سے رنگ بدل گیا ہو، چونکہ قاریٔ قرآن بھی دنیا میں قیام اللیل میں قرآن پڑھنے کی بنا پر سخت محنت کرتا تھا، اس لیے قرآن کو بھی اسی صورت میں لایا جائے گا۔ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قرآن اپنے قاری کی نجات اور مغفرت کے لیے بھاگ دوڑ اور سخت محنت کرے گا، جس کی وجہ سے اس کا رنگ بدل جائے گا۔ واللہ اعلم

قرآن پڑھنے والے پر انعامات کی بارش!

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ))

''سورۃ البقرۃ سیکھو، کیونکہ اسے سیکھنا باعثِ برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعثِ حسرت ہے، اور باطل قوتیں اس پر غلبہ نہیں پاسکتیں۔''

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر ٹھہرے اور پھر فرمایا:

((تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلِ عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ، يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشَقُّ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟، فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُنِي؟، فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ، فَيَقُولُ: أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنُ الَّذِي أَظْمَأْتُكَ فِي

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْهَـوَاجِرِ ، وَأَسْهَرْتُ لَيْلَكَ ، وَإِنَّ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهٖ ، وَإِنَّكَ الْيَـوْمَ مِـنْ وَرَاءِ كُـلِّ تِـجَـارَةٍ ، فَيُعْطَى الْمُلْكَ بِيَمِينِهٖ ، وَالْـخُـلْـدَ بِشِـمَالِهٖ ، وَيُوضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ ، وَيُكْسٰى وَالِـدَاهُ حُـلَّتَيْنِ ، لَا يُقَوَّمُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا ، فَيَقُولَانِ: بِمَ كُسِينَا هٰـذِهٖ؟ ، فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِـي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَغُرَفِهَا ، فَهُوَ فِي صُ عُـودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ ، هَذًّا كَانَ أَوْ تَرْتِيلًا)) ❶

”سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران سیکھو، یہ دونوں چمک دار اور خوب صورت سورتیں ہیں، یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والے کو اس طرح ڈھانپ لیں گی کہ جیسے یہ دو بادل ہوں، یا دو سایہ دار چیزیں، یا پَر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو غول ہوں۔ بلاشبہ قرآنِ کریم قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کو اس وقت ملے گا جب اس کی قبر پھٹے گی، وہ کمزور اور بدلی ہوئی رنگت والے آدمی کی صورت میں ہوگا اور آدمی سے کہے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا: میں تمھیں نہیں پہچانتا۔ قرآن پھر پوچھے گا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ تو آدمی وہی جواب دے گا کہ میں تمھیں نہیں پہچانتا۔ تب قرآن بتلائے گا کہ میں تمہارا ساتھی قرآن ہوں، جس نے تمھیں دوپہر کے وقت پیاسا رکھا اور رات کے وقت تمھیں جگائے رکھا۔ آج ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہے (یعنی آج ہر شخص اپنے اعمال کی جزا پانے کی اُمید میں ہے) اور آج تم ہر تجارت کے پیچھے ہو (یعنی آج تمھیں ہر عمل سے بڑھ کر جزا ملے گی)۔ پھر اسے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں ہمیشہ جنت میں رہنے کا پروانہ دیا جائے گا۔ نیز

❶ مسند أحمد: 22950، مصنف ابن أبي شيبة: 30045، شعب الإيمان للبيهقي: 1989، سنن الدارمي: 3391، سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2829

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے سر پر وقار کا تاج سجایا جائے گا اور اس کے والدین کو دو عمدہ پوشاکیں پہنائی جائیں گی، جو اس قدر بیش قیمت ہوں گی کہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزیں اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہ پوشاکیں ہمیں کیوں پہنائی گئی ہیں؟ تو انہیں بتلایا جائے گا کہ تمہارے بیٹے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اس (قاریٔ قرآن) سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر چڑھتے جاؤ، چنانچہ وہ جب تک قرآن پڑھتا رہے گا تب تک چڑھتا رہے گا، خواہ وہ تیز تیز پڑھے یا ٹھہر ٹھہر کر۔''

قرآن کی اپنے پڑھنے والے کے حق میں سفارش

سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اقْرَءُ وا الْقُرْآنَ ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعاً لأَصْحَابِهِ ، اقْرَءُ وا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ ، أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ ، تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا ، اقْرَءُ وا سُورَةَ الْبَقَرَةِ ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ ، وَلا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ)) [1]

''قرآن پڑھا کرو، کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا، دو چمک دار اور خوب صورت سورتیں (یعنی) سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران پڑھا کرو، یہ روزِ قیامت اس صورت میں آئیں گی کہ جیسے دو بادل ہوں، یا دو سایہ دار چیزیں، یا پَر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو غول ہوں۔ یہ

[1] صحیح مسلم: 804

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پڑھنے والوں (کی نجات) کے متعلق جھگڑیں گی، سورۃ البقرۃ پڑھو، کیونکہ اسے سیکھنا باعثِ برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعثِ حسرت ہے، اور باطل قوتیں اس پر غلبہ نہیں پا سکتیں۔"

صرف رضائے الٰہی کے لیے قرآن پڑھو

ایاس بن عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا:

إِنَّكَ إِنْ بَقِيْتَ فَسَيُقْرَأُ الْقُرْآنُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ: صِنْفٍ لِلّٰهِ، وَصِنْفٍ لِلدُّنْيَا، وَصِنْفٍ لِلْجَدَلِ، فَمَنْ طَلَبَ بِهٖ أُدْرِكَ. [1]

"یقیناً اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ قرآن کو تین اقسام پر پڑھا جائے گا: ایک قسم اللہ کے لیے، دوسری دنیا کے لیے اور تیسری جھگڑنے کے لیے۔ چنانچہ تلاوت کے ذریعے جس کی طلب ہوگی وہی ملے گا۔"

توضیح یعنی جس کی جو نیت ہوگی اسے وہی ملے گا، اگر کسی نے قرآن کو دنیا کمانے یا مناظرہ ومجادلہ کرنے کے لیے پڑھا تو اسے یہی کچھ ملے گا مگر اجر وثواب سے محروم رہے گا لیکن جس نے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے پڑھا تو اسے خدا کی خوشنودی بھی ملے گی اور بے پناہ اجر وثواب بھی۔

میں نے اب تک ان اصحابِ سعادت کے فضائل کا تذکرہ کیا جو رضائے الٰہی کے حصول کے لیے قرآن پڑھتے ہیں، اب ان لوگوں کا بیان ہوگا جو دنیوی اغراض اور عارضی مقاصد کی خاطر قرآن پڑھتے ہیں، نیز میں ان کے اخلاق واوصاف بھی رقم کروں گا تاکہ ہر شخص ایسے لوگوں کی پہچان حاصل کر لے اور ان میں شامل ہونے سے بچ سکے۔

دنیوی اغراض کی خاطر قرآن پڑھنے والوں کا تذکرہ

جو شخص دنیوی اغراض اور دنیاداروں کی خاطر قرآن پڑھتا ہے؛ اسے صرف قرآن کے

[1] سنن الدارمی: 3372

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حروف ہی یاد ہوتے ہیں، اس کی منشاء و مقصود سے نابلد اور اس کی تاثیر سے ناآشنا ہوتا ہے۔ اسے قرآن کی حدود کا کچھ پاس و لحاظ نہیں ہوتا، خود پسندی کا شکار ہوتا ہے اور دوسروں کے سامنے بڑا بننے کی کوشش میں رہتا ہے۔ اس نے قرآن کو کسی سامان کے مانند سمجھ رکھا ہوتا ہے، وہ اس کے ذریعے مال داروں سے مال ہتھیانے کی کوشش میں رہتا ہے اور اپنی دنیوی ضروریات کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ اس کی نگاہ میں دنیاداروں کی بڑی عزت ہوتی ہے جبکہ غریب لوگوں کو وہ کم تر سمجھتا ہے۔ اگر وہ کسی مال دار آدمی کو قرآن کی تعلیم دیتا ہے تو اس سے فوائد حاصل کرنے کے لیے اس کے ساتھ نرم رویہ اپناتا ہے اور اگر اسے کسی مفلس و بے کس کو قرآن سکھانا پڑ جائے تو اسے ذرا ذرا سی بات پر جھڑکنے اور بے عزت کرنے لگتا ہے، کیونکہ اس کے پاس دنیا تو ہوتی نہیں ہے کہ جس کا اسے لالچ ہو۔ وہ غریبوں سے اپنی خدمت کرواتا ہے اور مال داروں کا خود خادم بنا رہتا ہے۔

ایسے نام نہاد قاری کی اگر آواز اچھی ہو تو جاہ و منصب والوں کے ہاں قرآن پڑھ پڑھ کر سنانے کو سعادت سمجھتا ہے اور ان سے مالی فوائد حاصل کرنے کے لیے انہیں نمازیں پڑھاتا ہے اور ان میں خوب سے خوب تر قرأت کر کے ان کا منظورِ نظر بننے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اگر غریب لوگ اسے نماز پڑھانے کی درخواست کر دیں تو اس کی جان پر بن جاتی ہے کیونکہ ان کے ہاں سے اسے کچھ فائدہ جو نہیں ملنا ہوتا۔ اس کا مقصد تو بس حصولِ دنیا ہوتا ہے، چاہے وہ جہاں سے بھی ملے؛ اسے ہر دم اس کی تلاش اور انتظار رہتا ہے۔

ایسا شخص قرآن کے ذریعے لوگوں پر فخر کرتا ہے اور اپنے سے کم علم لوگوں پر اپنی علمی دھاک بٹھانے کے لیے انہیں اپنے علمِ قراء ت اور مشکل قراء ات کی معرفت سے مرعوب کرتا ہے۔ اس کی اکثر گفتگو تمیز سے عاری ہوتی ہے اور وہ ہر اس شخص پر طعن کرتا ہے جسے اس کی طرح قرآن یاد نہ ہو، اور اگر کسی کے متعلق اسے علم ہو جائے کہ اسے اس کی طرح یا اس سے زیادہ قرآن یاد ہے تو متکبرانہ انداز میں بیٹھ کر اس پر عیب زنی کرنے لگتا ہے اور خود پسندی کا شکار ہو کر دوسروں کا استاد بن بیٹھتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے دِل میں خوفِ خدا کے لیے ذرا بھی جگہ نہیں ہوتی، فضول اور بہ کثرت ہنستا رہتا ہے، بے فائدہ باتیں اور کام سوچنے میں لگا رہتا ہے، جو بھی اس کے ساتھ بیٹھ کر گفتگو کر لیتا ہے؛ یہ بعد میں اس کی غیبتیں کرتا رہتا ہے، اس کی مثبت باتیں یاد رکھنے کی بجائے اس کے منفی پہلو اُجاگر کرنے کی کوشش میں رہتا ہے، اللہ کا کلام سننے سے زیادہ اس کو لوگوں کی باتیں سننے کا شوق ہوتا ہے، نہ تو قرآن سن کر کبھی اس کے دِل میں خوفِ خدا پیدا ہوا اور نہ ہی کبھی اس کی آنکھیں ہی نم ہوئیں، نہ اس میں عذابِ الٰہی کا ڈر پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی رحمتِ الٰہی کی اسے اُمید لگتی ہے، قرآن میں جہاں جہاں رب تعالیٰ اپنے بندوں سے مخاطب ہوتا ہے؛ ان مقامات کو پڑھ اور سن کر بھی اس میں کوئی فکری یا اخلاقی تبدیلی نہیں آتی۔

اس قسم کا قاریٔ قرآن دنیا اور دنیوی جاہ وحشمت کا بڑا دِلدادہ ہوتا ہے، دنیوی زیب و زینت میں بڑی رغبت رکھتا ہے، اس کی لوگوں سے ناراضیاں اور رضامندیاں فقط دنیوی اغراض کے باعث ہی ہوتی ہیں، اگر کوئی اس کا حق دبا لے تو فوراً یہ کہہ کر اس کو اللہ سے ڈرانے لگتا ہے کہ اہلِ قرآن کی حق تلفی گناہ ہے، اگر کسی مفاد کی جگہ سے اس کے مفادات پورے نہ ہوں تو فوراً انہیں باور کرواتا ہے کہ اہلِ قرآن کی ضروریات کا خیال رکھنا کارِثواب ہے، گویا اس کی نظر میں قرآن کا استعمال بس اس کے فوائد وحوائج کے لیے ہوتا ہے۔ اسے اپنے حقوق پورے کروانا تو بہت اچھی طرح آتا ہے لیکن لوگوں کے حقوق کی ادائیگی سے خود کو بری سمجھتا ہے، دِین داری کے بہانے لوگوں پر اپنا غصہ نکالتا ہے جبکہ اپنی دِینی کوتاہیوں پر خود کو کبھی ملامت نہیں کرتا۔

اپنے ذریعۂ معاش کے حلال یا حرام ہونے کی قطعاً کوئی پروا نہیں کرتا، بس اس کی نگاہ و دِل میں دنیا کما لینے کا مقصد سمایا ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر وہ کوئی ایسی چیز حاصل نہ کر پائے تو اسے پچھتاوا ہونے لگتا ہے؛ خواہ وہ چیز ناجائز ہی ہو۔

قرآنِ کریم کے تعلیم فرمودہ آداب سے بالکل بھی متصف نہیں ہوتا، قرآن میں مذکور وعیدوں سے ذرا بھی سبق حاصل نہیں کرتا، قرآن کا جو بھی حصہ پڑھتا ہے؛ نہایت غفلت سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہے اور قرآن کی جو بھی تلاوت سنتا ہے؛ لاپروائی کے انداز میں سنتا ہے۔ اس کو قرآن کے مفہوم و مقصود اور عمل سے چنداں سروکار نہیں ہوتا بلکہ اس نے تو بس قرآن کے الفاظ رَٹے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی لفظی غلطی ایک بھی سرزد ہو جائے تو اسے برا لگتا ہے لیکن اگر عملی کوتاہیاں پے در پے ہوتی جائیں تو اس کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی۔ اس کی کوشش صرف یہ ہوتی ہے کہ قرآن کے الفاظ، ادائیگی اور ظاہری حسن وصورت میں کوئی خطا نہ ہو، تاکہ لوگوں کی نظر میں اس وجہ سے اس کا رُتبہ و مقام کم نہ ہو جائے کہ وہ یہ سمجھنے لگیں کہ اس کو قرآن پر عبور نہیں ہے۔ وہ آپ کو الفاظ و ادا کی غلطی پر بہت پریشان نظر آئے گا لیکن اپنے اللہ کے بے شمار حقوق کے ضیاع پر اسے کبھی رنجیدہ نہیں دیکھو گے۔

ایسے نام نہاد قاری کے اکثر اخلاقی امور جاہلوں کے سے ہوتے ہیں، جو علم سے کورے ہوتے ہیں، وہ جب قرآن کی یہ آیت:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ [الحشر: 7]

''رسول (ﷺ) تمہیں جو کچھ دیں اسے لے لو اور جس سے وہ منع کر دیں اس سے باز آ جاؤ۔''

سنتا یا پڑھتا ہے تو تب بھی خود کو عمل کے لیے تیار نہیں کرتا۔ جبکہ اس پر یہ واجب ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منع کردہ امور کے علم کے بعد ان سے قطعی طور پر اجتناب کرے۔ لیکن اس کا حال تو اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے، وہ ان امور کو جاننے کی بہت کم کوشش کرتا ہے جو اللہ اور رسول نے اس پر واجب و لازم کیے ہوتے ہیں جبکہ ان علوم کے حصول میں مارا مارا پھرتا رہتا ہے جن کے باعث وہ اہلِ دنیا کے ہاں اپنی دھاک بٹھا سکتا ہے اور ان سے عزت وصول کر سکتا ہے۔

اس سیہ بخت کو اللہ و رسول کے بتلائے ہوئے حلال و حرام کی بھی معرفت نہیں ہوتی کہ جس کے بہ دولت وہ حلال کو اختیار کر سکے اور حرام سے اجتناب کر سکے، حتیٰ کہ اس نے کبھی یہ کوشش بھی نہیں کی ہوتی کہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کا ہی علم پا سکے، اسی بنا پر وہ نعمتوں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا کرنے والے پروردگار کا شکر گزار بھی نہیں بن پاتا۔

ایسا شخص تلاوتِ قرآن میں مہارت حاصل کرنے سے خود پسندی اور تکبر کا شکار ہو جاتا ہے، اس کا مطمح نظر فقط سامعین کے کانوں کو تسکین اور لطف پہنچانا ہوتا ہے، اس پر خشوع کی کیفیت طاری نہیں ہو پاتی اور نہ ہی اس کے اعضاء و جوارح سے تاثیر قرآنی کا اظہار ہوتا ہے۔قرآن کی تدریس کرتے ہوئے اس کی توجہ اس کے مفاہیم و مطالب کو سمجھنے پر مرکوز نہیں ہوتی بلکہ وہ صرف یہ سوچ رہا ہوتا ہے کہ کب یہ ختم کروں۔ دورانِ تلاوت وہ امثالِ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتا اور نہ ہی قرآنی وعیدوں پر ٹھہر کر کچھ سبق حاصل کرتا ہے۔ اسے بس لوگوں کو خوش کرنے کی فکر ہوتی ہے، چاہے اس کا رب اس سے ناراض ہو جائے؛ اسے کوئی پروا نہیں ہوتی۔

محافل و مجالس میں من موہ لینے اور جی لبھانے والا انداز اپنا کر، چہرے کے طرح طرح کے زاوِیے بنا کر، سر اور ہاتھوں کو عجیب طریقے سے ہلا ہلا کر، وجدانی کیفیت طاری کر کے جب قرآن پڑھتا ہے اور لمبے سانس میں کئی کئی آیات پڑھ کر جب وقف کرتا ہے تو پھر دادطلب نگاہوں سے سامعین کی طرف دیکھتا ہے اور ان سے ''واہ! واہ! سبحان اللہ!'' جیسے کلمات وصول کرتا ہے تو اس کا دِل باغ باغ ہو جاتا ہے، نفس پر خود پسندی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور نمود و نمائش کی ایسی کیفیت میں چلا جاتا ہے کہ جہاں رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ دُور دُور تک دِکھائی نہیں دیتا۔

اس کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے کے طور پر مشہور ہو جائے اور کثرت سے قرآن ختم کرنے والا بن جائے، تاکہ لوگوں کے ہاں اس کی نیک نامی اور نیکوکاری کا شہرہ ہو۔ اسے ان لوگوں کی تعریفیں اور ستائشیں گمراہی کا شکار کیے رکھتی ہیں جو دراصل اس کے اصل چہرے سے واقف نہیں ہوتے اور وہ ایسی تعریفیں سن کر پھولے نہیں سماتا۔ وہ اپنے من پسند اور جی بھاتے امور میں اپنی خواہشات کا پیروکار بن جاتا ہے اور اسے اللہ کے بیان کردہ مباحات وممنوعات کے مطالعہ کے لیے قرآن کی ورق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردانی کی بھی زحمت نہیں ہوتی۔

اگر وہ قرآن پڑھاتا ہو تو اسے یہ بات قطعاً گوارا نہیں ہوتی کہ اس کے مقابلے میں کوئی اور قاری لوگوں کو پڑھائے بلکہ اگر اس کے پاس کسی قاری کی صلاحیتوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو اسے سخت ناگوار گزرتا ہے اور اگر کسی کی خامیاں بیان کی جائیں تو یہ بڑا خوش ہوتا ہے۔ اپنے سے جونیئر قاریوں کا مذاق اُڑاتا ہے اور سینئر قاریوں کی عیب جوئی کرتا ہے۔ اہلِ قرآن کی خامیاں ڈھونڈھنے میں مشغول رہتا ہے تاکہ انہیں نیچا اور خود کو بالا دِکھا سکے۔ اس کی خواہش ہوتی ہے کہ دوسرے قاری سے غلطی سرزد ہو جائے جبکہ وہ خود بالکل درست پڑھے۔

جس شخص کے ایسے اوصاف ہوں گے، اس نے درحقیقت مولا کریم کی ناراضی خود مول لے لی ہے، بلکہ اس سے بھی عظیم نقصان اٹھایا ہے۔ اگرچہ وہ تلاوتِ قرآن کے ذریعے اپنی ظاہری حالت نیکوکاروں جیسی بنا لے مگر اس کی باطنی کیفیت یہی ہوتی ہے کہ اس نے اللہ کے واجب کردہ امور کو ضائع کر دیا ہوتا ہے اور اس کے منع کردہ امور کا مرتکب ہوا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ دنیا کی چکاچوند رنگینیوں اور اس کی عیش وعشرت حاصل کرنے کی مذموم خواہش کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ حفظ قرآن جیسی خوبی کو اپنی بھونڈی حرکات کی وجہ سے خامی بنا لیتا ہے۔ اگر کوئی دنیادار یا وزیر وامیر بیمار ہو جائے تو یہ شاہ پرست قاری جلدی سے اس کے دولت کدے پر پہنچ جاتا ہے اور اس کی شفایابی کے لیے پورا قرآن پڑھ کر بھی دم کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے جبکہ اگر کوئی بدحال غریب شخص بیماری میں مبتلا ہو کر ایڑیاں بھی رگڑ رہا ہو تو اس کے درخواست کرنے کے باوجود بھی اس کو ایک سورت دَم کرنا اس پر گراں گزر رہا ہوتا ہے۔

اس کا قرآن سے صرف زبانی تعلق ہوتا ہے، عملی ناتہ بالکل نہیں ہوتا، اور اس کے اخلاقیات بھی جاہلانہ ہوتے ہیں۔ اسے کھانے پینے، سونے اور بیدار ہونے، لباس پہننے، حقوقِ زوجیت ادا کرنے، ملاقات کرنے، سلام وآداب بجا لانے اور دیگر جملہ اخلاقی امور میں شرعی راہنمائی کا چنداں علم نہیں ہوتا۔ جبکہ اس کے علاوہ ایک عام شخص اگر قرآن کا ایک جزو بھی یاد کر لیتا ہے تو اپنے آپ کو اللہ کے واجب کردہ امور کے اہتمام اور اس کے محارم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اجتناب کا پابند بنا لیتا ہے۔

الغرض! ان اوصاف والا قاری دوسروں کے لیے فتنے کا باعث بن جاتا ہے، اس لیے کہ جب وہ ایسے اخلاقیات سے متصف ہوتا ہے کہ جو اس کے شایانِ شان نہیں ہوتے تو پھر جاہل لوگ اس کے عمل کو اپنی بدعملیوں کے لیے سند جواز بنا لیتے ہیں اور جب کسی جاہل کی کسی بری خصلت پر تنقید کی جائے تو وہ کہنے لگتا ہے: فلاں قاریٔ قرآن کو دیکھو، وہ بھی تو ایسے ہی کرتا ہے، سو اگر میں نے ایسا کر لیا تو کیا حرج ہے؟

گویا ایسا شخص صرف اپنی ہی بربادی کا ذِمہ دار نہیں ہوتا بلکہ اور بھی بہت سوں کا بارِ گناہ اپنے سر لیے ہوتا ہے۔ یقیناً یہ خود کو بڑی آفت کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ جس کی بھی ایسی عادات و خصائل ہیں، وہ جان لے کہ اس پر حجت قائم ہو چکی، اس کے پاس اب کوئی عذر نہیں رہا، اسے جلد از جلد توبہ کر لینی چاہیے اور اپنے اعمال و احوال کی اصلاح کر کے ایسے قاریوں میں شامل ہو جانا چاہیے جن کا تذکرہ ہم پہلے کر چکے ہیں۔ بلاشبہ میں نے یہ امور صرف اہل القرآن کی خیر خواہی کے ارادے سے ہی بیان کیے ہیں، تاکہ وہ اپنے اخلاقیات کو سنواریں اور عمدہ اوصاف سے متصف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ان کو بھی ہدایت اور اصلاح کی توفیق بخشے۔ آمین

قربِ قیامت کس طرح کے قاری ہوں گے؟

❀ ...... ابو فراس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَقَدْ أَتٰی عَلَیْنَا حِینٌ وَمَا نَرٰی أَنَّ أَحَدًا یَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ یُرِیدُ بِهِ إِلَّا اللّٰهَ، فَلَمَّا كَانَ هَاهُنَا بِأَخَرَةٍ، خَشِیتُ أَنَّ رِجَالًا یَتَعَلَّمُونَهُ یُرِیدُونَ بِهِ النَّاسَ وَمَا عِنْدَهُمْ، فَأَرِیدُوا اللّٰهَ بِقُرْآنِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ، وَإِنَّا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ فِینَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذْ یَنْزِلُ الْوَحْیُ، وَإِذْ یُنَبِّئُنَا اللّٰهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ، فَأَمَّا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْيَوْمَ فَقَدْ مَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْقَطَعَ الْوَحْيُ، وَإِنَّمَا أَعْرِفُكُمْ بِمَا أَقُولُ: مَنْ أَعْلَنَ خَيْرًا أَحْبَبْنَاهُ عَلَيْهِ، وَظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا، وَمَنْ أَظْهَرَ شَرًّا بَغَضْنَاهُ وَظَنَنَّا بِهِ شَرًّا، سَرَائِرُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. [1]

''ہم پر ایک زمانہ ایسا بھی آیا کہ ہم سمجھتے تھے جو شخص کتاب اللہ کا علم سیکھتا ہے، وہ اسے اللہ کی رضا کے لیے ہی حاصل کرتا ہے، جبکہ اب یہ زمانہ آ گیا ہے کہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ قرآن کا علم اس لیے حاصل کرتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اور ان کا مال حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا تم اپنے قرآن پڑھنے اور عمل کرنے سے صرف اللہ (کی رضا) کو ہی چاہو، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے تب ہمیں تمہاری خوب پہچان تھی، تب وحی بھی نازل ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے بارے میں ہمیں بتلا بھی دیا کرتے تھے۔ (یعنی تب اپنے ظاہر و باطن میں فرق رکھنا بہت مشکل تھا)۔ جبکہ آج یہ صورتِ حال ہے کہ رسول اللہ ﷺ رحلت فرما چکے ہیں، وحی منقطع ہو گئی ہے اور میں تمہیں صرف اس بات سے پہچان سکتا ہوں کہ جو شخص نیک اعمال کا اظہار کرے گا تو ہم اس سے اس نیکی کی بنا پر محبت کریں گے اور اس کے متعلق نیکی کا ہی گمان رکھیں گے، اور جو شخص برائی کا اظہار کرے گا تو ہم اس سے نفرت کریں گے اور اس کے متعلق برا ہی گمان رکھیں گے، اور تمہارے دِلی امور کا احوال تمہارے اور اللہ کے درمیان ہے۔''

❀......امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنے عہد کے ان قاریوں سے خدشہ لاحق ہو گیا تھا جو درہم و دینار کے بدلے میں قرآن پڑھنے لگے تھے، حالانکہ ان کا عہد تو خیر القرون میں سے تھا، سو آج کے ایسے قراء کے متعلق آپ کا کیا خیال

[1] مصنف عبد الرزاق: 6037

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ جبکہ نبی مکرم ﷺ ہمیں یہ بتلا چکے ہیں کہ ایسے لوگ بھی آئیں گے کہ جو قرآن پڑھیں گے اور اسے (قراءتِ قرآن کو) اس طرح سیدھا کریں گے جیسے تم تیر سیدھا کرتے ہو، وہ اس سے جلد ملنے والے صلے کے طلب گار ہوں گے اور دیر سے (یعنی قیامت کے دن) ملنے والی جزا کے طلب گار نہیں ہوں گے، وہ بس دنیا طلبی کے خواہاں ہوں گے، وہ آخرت کے متلاشی بالکل نہیں ہوں گے۔''

❀......سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم قرآن پڑھ رہے تھے، ہم میں دیہاتی بھی موجود تھے اور غیر عربی بھی، آپ ﷺ توجہ سے سنتے رہے، پھر فرمایا:

((اقْرَءُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ، سَيَأْتِي قَوْمٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقِيمُونَ الْقِدْحَ، يَتَعَجَّلُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ)) ❶

''پڑھتے رہو، سب ہی بہتر ہے، عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو اسے ایسے سیدھا کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے، وہ اس کا اجر (دنیا میں) جلد ہی لینا چاہیں گے، (آخرت تک) مؤخر نہیں کریں گے۔''

❀......محمد بن المنکدر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيَجِيءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ، يُقِيمُونَهُ إِقَامَةَ الْقِدْحِ، يَتَعَجَّلُونَ أَجْرَهُ، وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ)) ❷

''عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے، وہ اسے تیر کی طرح سیدھا کریں گے، وہ اس کا اجر جلد ہی لینا چاہیں گے، مؤخر نہیں کریں گے۔''

توضیح نبی ﷺ کے اس فرمان کہ ''وہ قرآن کو اس طرح سیدھا رکھیں گے جیسے تم تیر کا پھل سیدھا کرتے ہو'' سے مراد یہ ہے کہ وہ قرآن کے اتقان، مخارجِ حروف،

❶ سنن أبی داود: 830۔مسند أحمد: 15273۔ شرح السنة للبغوی: 609

❷ مسند أحمد: 14855۔مصنف عبد الرزاق: 6034۔ مصنف ابن أبی شیبة: 30004

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کی ادائیگی، صفات الحروف کا خوب خیال رکھتا ہو لیکن عمل کے اہتمام سے عاری ہو اور قرآن کو فقط دنیا کمانے کے لیے پڑھتا پڑھاتا ہو، اللہ کی رضا اور اُخروی نجات مقصود نہ ہو۔

❀ ......سیدنا سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دِن ہم قرآن پڑھ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ وَفِيكُمُ الْأَخْيَارُ، وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَالْأَسْوَدُ، اقْرَءُوا الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَهُ يُقِيمُونَ حُرُوفَهُ كَمَا يُقَامُ السَّهْمُ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَتَعَجَّلُونَ أَجْرَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ))

’’تمام تعریفات اللہ ہی کے لیے ہیں! اللہ کی کتاب ایک ہے اور تم میں بہترین لوگ بھی موجود ہے اور سرخ و سیاہ بھی موجود ہیں، قرآن پڑھو: اس سے پہلے کہ وہ لوگ آئیں جو اسے پڑھتے ہوئے اس کے حروف کو یوں سیدھا کریں گے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے، قرآن ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا، وہ اس کا اجر (دنیا میں) جلد ہی لینا چاہیں گے، (آخرت تک) مؤخر نہیں کریں گے۔‘‘

الزهد والرقائق لابن المبارك: 813 الفاظ کے معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت (شعب الإيمان للبيهقي: 2402، 2403) میں مذکور ہے جو کہ راوی موسیٰ بن عبیدہ زبدی کی وجہ سے ضعیف ہے، جبکہ صحیح روایت سیدنا سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا وَنَحْنُ نَقْتَرِءُ، فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَفِيكُمُ الْأَحْمَرُ وَفِيكُمُ الْأَبْيَضُ وَفِيكُمُ الْأَسْوَدُ، اقْرَءُوهُ قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَهُ أَقْوَامٌ يُقِيمُونَهُ كَمَا يُقَوَّمُ السَّهْمُ يُتَعَجَّلُ أَجْرُهُ وَلَا يُتَأَجَّلُهُ)) [1]

---

[1] سنن أبي داود: 831

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ پڑھا رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: الحمدللہ! کتاب اللہ ایک ہے اور تم (پڑھنے والوں) میں سرخ، سفید اور سیاہ (سبھی قسم کے) لوگ ہیں۔ اسے پڑھا کرو، قبل اس کے کہ اسے وہ لوگ پڑھنے لگیں جو اسے اس طرح سیدھا کریں گے جس طرح تیر سیدھا کیا جاتا ہے اور اس کا اجر جلد ہی (دنیا میں) لینا چاہیں گے اور اسے (آخرت تک) مؤخر نہ کریں گے۔“

توضیح ”قرآن ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا“ سے مراد یہ ہے کہ ان کا عمل قرآن کے مطابق نہیں ہوگا، یا ان کے دِلوں پر قرآن اثر نہیں کرے گا، یا ان کے دِل قرآن کو سمجھنے سے محروم رہیں گے۔

ایسے قاری جہنم میں جائیں گے!!

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَظْهَرُ هٰذَا الدِّينُ حَتّٰى يُجَاوِزَ الْبِحَارَ، وَحَتّٰى تُخَاضَ بِالْخَيْلِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَأْتِي أَقْوَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا قَرَءُوهُ قَالُوا: قَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَمَنْ أَقْرَأُ مِنَّا؟ مَنْ أَعْلَمُ مِنَّا؟))

”یہ دین غالب آ کر رہے گا، حتیٰ کہ سمندروں میں اس کا چرچا ہو جائے گا اور راہِ خدا میں گھوڑے دوڑائے جائیں گے، پھر ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھتے ہوں گے۔ جب وہ قراءت کریں گے تو کہیں گے: ہم قرآن پڑھتے ہیں، ہم سے بڑا قاری کون ہے؟ ہم سے بڑا عالم کون ہے؟“

اس کے بعد نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

((هَلْ تَرَوْنَ فِي أُولٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟))

”کیا تمہیں ان لوگوں میں کوئی بھلائی دِکھائی دیتی ہے؟“

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَأُولَئِكَ مِنْكُمْ ، وَأُولَئِكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ ، وَأُولَئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ)) ❶

''یہ لوگ تم ہی میں سے اور اسی اُمت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قرآن پر عمل کا اہتمام

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كُنَّا صَدْرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَكَانَ الرَّجُلُ مِنْ خِيَارِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعَهُ إِلَّا السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ شِبْهُ ذَالِكَ ، وَكَانَ الْقُرْآنُ ثَقِيلًا عَلَيْهِمْ وَرُزِقُوا الْعَمَلَ بِهِ ، وَإِنَّ آخِرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُخَفَّفُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ حَتّٰى يَقْرَأَهُ الصَّبِيُّ وَالْأَعْجَمِيُّ فَلَا يَعْمَلُونَ بِهِ . ❷

''ہم اس اُمت کے اوّلیں لوگ ہیں اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم میں سے بہترین شخص وہ ہوتا تھا جسے قرآن کی صرف ایک سورت یا کچھ آیات یاد ہوتی تھیں لیکن وہ بھی ان پر گراں ہوتی تھی، کیونکہ انہیں عمل کی توفیق ملتی تھی، جبکہ اس اُمت کے آخری لوگوں کا یہ حال ہو گا کہ ان پر قرآن اس قدر ہلکا اور معمولی ہو جائے گا کہ اسے بچہ اور غیر عربی بھی پڑھ ڈالیں گے لیکن اس پر عمل نہیں کریں گے۔''

---

❶ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 3230

❷ [ضعیف] اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ صرف امام آجری رحمہ اللہ نے ہی بیان کیا ہے اور یہ اسماعیل بن ابراہیم الکوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح گراں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کوئی سورت یا آیت سیکھتے تھے تو انہیں اس پر عمل کرنے کی فکر لگ جاتی تھی۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص جب دس آیات سیکھ لیتا تو اس وقت تک آگے نہ بڑھتا جب تک ان کے معانی و مفاہیم کو نہ سمجھ لیتا اور ان میں بیان کیے گئے احکامات پر عمل نہ کر لیتا۔ (تفسیر ابن کثیر: 1/ 2)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيُرَتِّلُ هٰذَا الْقُرْآنَ قَوْمٌ يَشْرَبُونَهُ كَمَا يُشْرَبُ الْمَاءُ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ)) ❶

"کچھ لوگ اس قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں گے، وہ اسے اس طرح پئیں گے جس طرح پانی پیا جاتا ہے (یعنی کثرت سے پڑھیں گے) لیکن یہ ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔"

اور اسی معنی میں مرفوع روایت بھی ثابت ہے جس کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

((لَيَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ)) ❷

---

❶ [ضعیف] یہ روایت خلف بن خلیفہ اور اس کے شیخ عطاء بن سائب کی وجہ سے ضعیف ہے جبکہ موقوفاً یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ صحیح ہے:

وَأَنَّهُ سَيَرِثُ الْقُرْآنَ بَعْدَنَا قَوْمٌ لَيَشْرَبُونَهُ شُرْبَ الْمَاءِ ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهِمْ ، بَلْ لَا يُجَاوِزُ هَاهُنَا)) وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَلَقِ [الطبقات الكبرى: 6/ 172]

"یقیناً ہمارے بعد قرآن کے وارث ایسے لوگ بن جائیں گے جو اسے پانی پینے کی طرح پئیں گے، لیکن یہ ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں بڑھے گا، بلکہ یہاں سے ہی آگے نہیں جائے گا۔" یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ حلق پر رکھا۔

❷ صحیح الجامع: 5463

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’یقیناً میری اُمت میں سے کچھ ایسے لوگ قرآن پڑھیں گے جو وہ اسلام سے اس تیزی کے ساتھ نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے۔‘‘

توضیح ہنسلیوں سے آگے نہ بڑھنے سے مراد یہ ہے کہ قرآن ان کے دِل پر اثر نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کے اعمال سے ظاہر ہو گا، بلکہ صرف ان کی قراء ت کی حد تک ہی رہے گا۔

آج کے قراء کی صورتِ حال

امام حسن بصری رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ﴾ [ص: 29]

’’یہ بڑی بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف نازل کیا، تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور وفکر کریں۔‘‘

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

وَمَا تَدَبُّرُ آيَاتِهِ إِلَّا اتِّبَاعَهُ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ، أَمَا وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِحِفْظِ حُرُوفِهِ وَإِضَاعَةِ حُدُودِهِ حَتّٰى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَقُولُ: قَدْ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فَمَا أُسْقِطُ مِنْهُ حَرْفًا، وَقَدْ وَاللّٰهِ أَسْقَطَهُ كُلَّهُ، مَا تَرَى الْقُرْآنَ لَهُ مِنْ خُلُقٍ وَلَا عَمَلٍ، حَتّٰى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَقُولُ: إِنِّي لَأَقْرَأُ السُّورَةَ فِي نَفَسٍ وَاحِدٍ، وَاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ بِالْقُرَّاءِ وَلَا الْحُكَمَاءِ وَلَا الْوَرَعَةِ، مَتٰى كَانَتِ الْقُرَّاءُ تَقُولُ مِثْلَ هٰذَا؟ لَا أَكْثَرَ اللّٰهُ فِي النَّاسِ مِثْلَ هٰؤُلَاءِ. [1]

’’آیات میں غور وفکر کرنے سے مراد اس کی اتباع ہی ہے، اللہ ہی (حقیقت کو) جانتا ہے، سنو اللہ کی قسم! غور وفکر سے مراد قرآن کے حروف کو حفظ کرنا اور اس

[1] الزهد والرقائق لابن المبارك: 793۔قيام الليل للمروزي: 1/ 175

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حدود کو ضائع کرنا نہیں ہے، کہ کوئی شخص کہنے لگے: میں نے سارا قرآن پڑھ لیا لیکن اس کا ایک حرف بھی نہیں چھوٹا۔ جبکہ اللہ کی قسم! اس نے سارا قرآن ہی چھوڑ دیا ہے۔ آپ کو ایسے شخص میں قرآن کے اخلاقیات اور عمل کی جھلک دِکھائی نہیں دے گی۔ ایسی صورتِ حال بن جائے گی کہ ان (قاریوں) میں سے کوئی کہنے لگے گا: میں نے ایک ہی سانس میں ساری سورت پڑھ لی۔ اللہ کی قسم! یہ لوگ نہ تو قراء ہوں گے، نہ دانش مند لوگ اور نہ ہی پرہیزگار۔ قراء ایسا کب کہنے لگیں گے؟ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ایسے قاریوں کی تعداد بڑھنے نہ دے۔''

تلاوت کا مفہوم عمل بالقرآن ہی ہے

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ﴾ [البقرة: 121]

''وہ قرآن کو ایسے پڑھتے ہیں جیسے پڑھنے کا حق ہے۔''

کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قرآن پر ایسے عمل کرتے ہیں جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ [1]

حاملِ قرآن کا تعارف ان امور سے ہو!

مسیّب بن رافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يَنْبَغِي لِحَامِلِ الْقُرْآنِ أَنْ يُعْرَفَ بِلَيْلِهِ إِذِ النَّاسُ نَائِمُونَ، وَبِنَهَارِهِ إِذِ النَّاسُ مُفْطِرُونَ، وَبِوَرَعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْلِطُونَ، وَبِتَوَاضُعِهِ إِذِ النَّاسُ يَخْتَالُونَ، وَبِحُزْنِهِ إِذِ النَّاسُ يَفْرَحُونَ، وَبِبُكَائِهِ إِذِ النَّاسُ يَضْحَكُونَ، وَبِصَمْتِهِ إِذِ النَّاسُ يَخُوضُونَ. [2]

---

[1] تفسير الطبری: 2/ 568

[2] مصنف ابن أبی شیبة: 35584- شعب الإيمان للبيهقی: 1668- المجالسة وجواهر العلم: 2300- مسیّب بن رافع اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے شیخ ابوعبیدہ مشہور حسن نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”حاملِ قرآن کا وصف یہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنی رات سے پہچانا جائے کہ جس وقت لوگ سو رہے ہوں (یہ قیام کر رہا ہو)، اپنے دِن سے پہچانا جائے کہجب لوگوں نے روزہ نہ رکھا ہو (لیکن اس نے رکھا ہو)، اپنی پرہیز گاری سے پہچانا جائے کہجب لوگ حلال وحرام کی پروا نہ کر رہے ہوں (لیکن یہ مکمل احتیاط کر رہا ہو)، اپنے تواضع سے پہچانا جائے کہ جب لوگ تکبر کر رہے ہوں (اور یہ عاجزی اپنائے ہوئے ہو)، اپنے غم سے پہچانا جائے کہ جس وقت لوگ خوش ہو رہے ہوں (اور یہ آخرت کے غم میں مبتلا ہو)، اپنی آبدیدگی سے پہچانا جائے کہ جب لوگ ہنس رہے ہوں (اور یہ یادِ خدا میں آنسو بہا رہا ہو)، اپنی خاموشی سے پہچانا جائے کہ جب لوگ باتوں میں مشغول ہوں (اور یہ فضول گوئی سے محفوظ ہو)۔“

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اہلِ قرآن کا اخلاق ان لوگوں سے ممتاز ہونا چاہیے جن کے پاس قرآن کا علم نہیں ہے۔ جب خدا کی طرف سے ان پر کوئی اُفتاد ٹوٹ پڑے تو انہیں بارگاہِ ایزدی میں ہی رجوع کرنا چاہیے، مخلوق کے دروازوں پر نہیں جانا چاہیے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں میں سب سے قریب تر ہے۔ انہیں قرآن وسنت کے تعلیم فرمودہ آداب سے آراستہ ہونا چاہیے، کیونکہ یہ ایسے پیشوا ہیں کہ جن کی راہنمائی میں لوگ چلتے ہیں، اس لیے کہ یہ اللہ کے خاص بندے اور اس کے اپنے لوگ ہیں، جیسا کہ فرمانِ خداوندی ہے:

﴿ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ [المجادلة: 22]

”یہی لوگ اللہ کی جماعت ہیں، آگاہ رہو! یقیناً اللہ کی جماعت ہی فلاح پانے والی ہے۔“

حاملِ قرآن کے چند امتیازی اوصاف

حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَنْبَغِى لِحَامِلِ الْقُرْآن أَنْ لا يَكُونَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ، إِلَى الْخَلِيفَةِ فَمَنْ دُونَهُ، وَأَنْ تَكُونَ حَوَائِجُ الْخَلْقِ إِلَيْهِ.

''حاملِ قرآن کا یہ وصف ہونا چاہیے کہ وہ مخلوق میں سے کسی کے پاس اپنی حاجت وضرورت لے کر نہ جائے، خواہ وہ خلیفہ ہو یا اس سے کم مرتبے کا کوئی شخص، بلکہ اسے مخلوق کی ضروریات کا مرجع ہونا چاہیے۔''

آپ فرماتے ہیں:

حَامِلُ الْقُرْآنِ حَامِلُ رَايَةِ الْإِسْلَامِ، لا يَنْبَغِى لَهُ أَنْ يَلْغُوَ مَعَ مَنْ يَلْغُو، وَلَا يَسْهُوَ مَعَ مَنْ يَسْهُو، وَلَا يَلْهُوَ مَعَ مَنْ يَلْهُو.

''حاملِ قرآن درحقیقت اسلام کا جھنڈا اُٹھانے والا ہے، اس کے شایانِ شان نہیں ہے کہ وہ فضول گوئی کرنے والے کے ساتھ فضول گوئی کرے، غفلت کا مظاہرہ کرنے والے کے ساتھ غافل بن جائے اور لاپروائی کا مظاہرہ کرنے والے کے ساتھ لاپروانہ بن جائے۔''

آپ نے مزید فرمایا:

إِنَّمَا أُنْزِلَ الْقُرْآنُ لِيُعْمَلَ بِهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ قِرَاءَتَهُ عَمَلًا، أَيْ لِيُحِلُّوا حَلَالَهُ وَيُحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَيَقِفُوا عِنْدَ مُتَشَابِهِهِ. [1]

''قرآن کو نازل ہی اس لیے کیا گیا تھا کہ اس پر عمل کیا جائے، لیکن لوگوں نے صرف اس کی قراءت کو ہی عمل سمجھ لیا، یعنی (نزولِ قرآن کا مقصد یہ تھا کہ) اس کے حلال کردہ امور کو حلال اور اس کے حرام کردہ امور کو حرام سمجھیں، اور اس کے متشابہ امور پر توقف اختیار کریں۔''

---

[1] حلية الأولياء لأبي نعيم: 1/ 129۔الزهد لأحمد بن حنبل، ص: 162

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کو بیچنے والا؛ گویا قرآن سے مذاق کرتا ہے

ابوالحسن محمد بن محمد بن ابی الورد بیان کرتے ہیں کہ:

كَتَبَ حُذَيْفَةُ الْمَرْعَشِيُّ إِلٰى يُوسُفَ بْنِ أَسْبَاطٍ: بَلَغَنِي أَنَّكَ بِعْتَ دِينَكَ بِحَبَّتَيْنِ، وَقَفْتَ عَلٰى صَاحِبِ لَبَنٍ فَقُلْتَ: بِكَمْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هُوَ لَكَ بِسُدُسٍ، فَقُلْتَ: لَا بِثُمُنٍ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ، وَكَانَ يَعْرِفُكَ، اكْشِفْ عَنْ رَأْسِكَ قِنَاعَ الْغَافِلِينَ، وَانْتَبِهِ مِنْ رَقْدَةِ الْمَوْتٰى، وَاعْلَمْ أَنَّهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثُمَّ آثَرَ الدُّنْيَا لَمْ اٰمَنْ أَنْ يَكُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِينَ [1]

''امام حذیفہ المرعشی رحمہ اللہ نے یوسف بن اسباط کے نام پیغام لکھا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ تم نے اپنے دِین کو دو دانوں کے عوض فروخت کر دیا ہے۔ تم نے ایک دودھ والے کے پاس جا کر کہا: یہ دودھ کتنے میں ملے گا؟ تو اس نے کہا: یہ تمہیں چھٹے حصے کے بدلے میں مل جائے گا (یعنی اگر تم مجھے قرآن کا چھٹا حصہ پڑھا دو گے تو میں تمہیں دودھ دے دوں گا)۔ تو جواب میں تم نے کہا: نہیں، آٹھویں حصے کے بدلے میں ٹھیک ہے۔ تو وہ بولا: چلیں آٹھویں حصے کے بدلے میں ہی تمہیں دے دوں گا۔ وہ دودھ والا تمہیں پہچانتا تھا (کہ تم قاریٔ قرآن ہو)۔ اپنے سر سے غافلوں کا آنچل اُتار پھینک اور مُردوں کی سی غفلت سے باز رہ۔ یاد رکھ! جو شخص قرآن پڑھتا ہے، پھر دنیا کو ترجیح دیتا ہے تو میں یہ سمجھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کا شمار اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ مذاق کرنے والوں میں ہو جائے۔''

[1] حلية الأولياء لأبي نعيم: 8/ 268

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ قرآن؛ لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ

حضرت میمون بن مھران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْ صَلُحَ أَهْلُ الْقُرْآنِ صَلُحَ النَّاسُ . [1]

''اگر اہلِ قرآن نیک اور ٹھیک ہو جائیں تو لوگ بھی نیک اور ٹھیک ہو جائیں گے۔''

توضیح اس لیے کہ لوگوں نے ان ہی لوگوں کے عمل کو اپنانا ہوتا ہے جو قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے ہوتے ہیں، سو جب ان کا عمل درست ہو جائے گا تو لوگ بھی درست عمل کو ہی اپنائیں گے۔

تین قسم کے قاریٔ قرآن

سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((يَكُونُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّينَ سَنَةً ، أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ، ثُمَّ يَكُونُ خَلْفٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ: مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ))

'ساٹھ سال بعد ایسے برے جانشین آئیں گے کہ جو نمازیں ضائع کریں گے، خواہشات کی پیروی کریں گے، پھر جلد ہی گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔ پھر ان کے بعد ایسے بھی ناخلف آئیں گے جو قرآن تو پڑھیں گے لیکن ان کی ہنسلیوں سے آگے نہیں جائے گا، اور قرآن کو تین قسم کے لوگ پڑھیں گے: مومن، منافق اور فاجر۔''

بشیر کہتے ہیں کہ میں نے ولید رحمہ اللہ سے پوچھا کہ یہ تین لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: منافق سے مراد وہ لوگ جو قرآن کو دِل سے مانیں گے ہی نہیں، فاجر سے مراد وہ لوگ جو قرآن کو کھانے پینے کا ذریعہ بنالیں گے اور مومن سے مراد وہ لوگ جو قرآن پڑھیں گے تو

---

[1] حلية الأولياء لأبى نعيم: 4/ 83

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر ایمان بھی لائیں گے اور عمل پیرا بھی ہوں گے۔ ❶

توضیح اسی کی مزید وضاحت رسولِ مکرم ﷺ کے اس ارشادِ گرامی سے بھی ہوتی ہے کہ قرآن کی تعلیم حاصل کرو اور اس کے ذریعے جنت مانگا کرو، قبل اس کے کہ اسے وہ لوگ آ کر سیکھیں جو اس کے ذریعے بس دُنیا مانگیں گے۔ قرآن کو تین طرح کے لوگ سیکھتے ہیں: ایک وہ شخص جو اس کے ذریعے دوسروں پر فخر کا اظہار کرتا ہے، دوسرا وہ جو اسے ذریعہ معاش بنا لیتا ہے اور تیسرا وہ جو رضائے الٰہی کی خاطر قرآن پڑھتا ہے۔ ❷

قرآن کو لوگوں سے مانگنے کا ذریعہ مت بناؤ!

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ [سورۃ یوسف کی] تلاوت کر رہا تھا۔ [سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اس کی قراءت کو توجہ سے سننے لگے] جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کچھ مانگا۔ یہ دیکھ کر عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھا اور فرمایا: یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِي قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ)) ❸

---

❶ مسند أحمد: 11340۔ صحیح ابن حبان: 755۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 3034

❷ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 258

❸ [حسن لغیرہ] سنن الترمذی: 2917۔ مسند أحمد: 19885۔ صحیح الجامع: 6467۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة: 257۔ صحیح الترغیب والترهیب: 1433...... قوسین کے درمیان میں جو الفاظ ہیں وہ امام آجری رحمہ اللہ نے اس کتاب میں، امام بیہقی رحمہ اللہ نے شعب الإیمان للبیہقی: 2629 میں اور امام طبرانی رحمہ اللہ نے المعجم الکبیر للطبرانی: 14785 میں ذکر کیے ہیں اور اسی طرح ((سَيَأْتِي قَوْمٌ)) کے الفاظ بھی امام آجری رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے بیان کیے ہیں جبکہ باقی تمام روایات میں ((سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ)) یا ((قَوْمٌ)) کے الفاظ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو قرآن پڑھے؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہی سے مانگے، کیونکہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔“

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا اور ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا، اسی دوران ہم ایک سائل کے پاس سے گزرے جو قرآن پڑھ رہا تھا۔ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے روک لیا اور کہا: ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ ہم رُک کر غور سے قرآن سننے لگے، جب وہ فارغ ہوا تو اس نے کچھ مانگا۔ جس پر سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے ساتھ چلو۔ پھر فرمایا: بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

((اقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ بِهٖ، فَإِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، يَسْأَلُونَ النَّاسَ بِهٖ)) ❶

”قرآن پڑھو اور اس کے ذریعے بس اللہ ہی سے مانگو، یقیناً تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے ذریعے لوگوں سے مانگیں گے۔“

حاملِ قرآن اپنی عظمت کو پہچانے!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُؤْتٰى بِحَمَلَةِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْتُمْ دُعَاةُ كَلَامِي، آخُذُكُمْ بِمَا آخُذُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ إِلَّا الْوَحْيَ)) ❷

”حاملینِ قرآن کو روزِ قیامت لایا جائے گا تو اللہ عزوجل فرمائے گا: تم میری کلام کے داعی و مبلغ تھے، سو میں تم سے بھی اسی چیز کا مواخذہ کروں گا جس کا انبیاء

❶ [حسن لغيره] مسند أحمد: 19917۔ مصنف ابن أبي شيبة: 7743

❷ [ضعيف جداً] فضائل القرآن للرازي: 46 اس کی سند میں ماضی بن محمد ضعیف راوی ہے جبکہ ابان بن ابی عیاش متروک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کروں گا، سوائے وحی کے۔‘‘

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ مبارک میں اس شخص کے لیے بہت ہی نصیحت آموز بیان ہے جو قرآن میں غور وفکر کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا رہتا ہے، قرآن کی عظمت کو پہچانتا ہے، اسے شایانِ شان مقام دیتا ہے اور اس فنا ہو جانے والی دنیا کے بدلے میں ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کو خرید لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عنایت فرمائے (آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاریٔ قرآن کے لیے دورانِ تدریس ملحوظات

اللہ تعالیٰ نے جسے کتاب اللہ کا عالم ہونے کا اعزاز بخشا ہو اور اس کی یہ خواہش ہو کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر فقط رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر لوگوں کو قرآن پڑھائے، تو یقیناً وہ بڑے عظیم درجے پر فائز ہو جاتا ہے اور تمام لوگوں پر فوقیت حاصل کر لیتا ہے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) ❶

''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔''

چنانچہ اس کو اس بات کا خاص لحاظ رکھنا چاہیے کہ شریفانہ اخلاق سے متصف ہو، جو اس کے بلند فضل و مقام کا ترجمان بنے۔ جب وہ پڑھانے کے لیے اپنی مسند پر بیٹھے تو نہایت عاجزی سے بیٹھے، کسی بھی طرح کی بڑائی اور خود پسندی کا شکار نہ ہو، بلکہ ہر دم خدا کا احسان مند رہے کہ جس نے اسے اس مقدس ذِمہ داری کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ میں تو یہ بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ قبلے کی طرف رُخ کر کے بیٹھے، کیونکہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((أَفْضَلُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةُ)) ❷

---

❶ صحيح البخاری: 5027، سنن أبی داود: 1452، سنن الترمذی: 2907، سنن ابن ماجه: 211

❷ [ضعيف جداً] الزهد لأحمد بن حنبل، ص: 295۔ مسند الشهاب القضاعی: 1020۔ اس میں ہشام بن زیاد البصری ضعیف راوی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''افضل مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رُخ ہو کر بیٹھا جائے۔''

قبلہ رُخ بیٹھنے کی ایک اور روایت بھی ہے جس کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا ، وَإِنَّ سَيِّدَ الْمَجَالِسِ قُبَالَةَ الْقِبْلَةِ)) [1]

''یقیناً ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے اور بلاشبہ مجالس کا سردار قبلہ رُخ ہونا ہے۔''

پھر جن لوگوں کو قرآن پڑھائے ان کے ساتھ بھی انکساری اور نرمی سے پیش آئے اور انہیں اپنی پوری توجہ دے کہ جس سے انہیں احساس ہو کہ انہیں اہمیت دی جا رہی ہے۔ ہر متعلم کے ساتھ اس کے مرتبے کے مطابق پیش آئے، اگر چھوٹے بچے کو پڑھا رہا ہو تو اس کی کم سنی کے لحاظ سے وہی انداز اپنائے جو اس کے لیے مانوس کن ہو، اگر بڑی عمر کے آدمی کو پڑھا رہا ہو تو پڑھانے کے ساتھ ساتھ نہایت ادب و احترام کا مظاہرہ بھی کرے؛ جس سے اس کے دِل میں حاملینِ قرآن کی عظمت بیٹھ جائے، اگر کسی نوجوان کو پڑھا رہا ہو تو اس کو کامل توجہ سے اور اس کے لیول کے مطابق پڑھائے، تاکہ وہ جلد اثر لے سکے، اگر کسی مال دار کو پڑھا رہا ہو تو مرعوبیت کا شکار نہ ہو اور نہ ہی اس کے دولت مند ہونے کی وجہ سے اس کو زیادہ اہمیت دے، البتہ اسے بھی خلوص اور توجہ سے پڑھائے، اور اگر کسی مفلس وفقیر کو پڑھا رہا ہو تو بے توجہی نہ کرے اور نہ ہی کوئی ایسا انداز اپنائے کہ جس سے اس میں یہ احساس پیدا ہو کہ میری ناداری کی وجہ سے مجھے اہمیت نہیں دی جا رہی۔ یعنی ہر ایک کو اس کا کامل حق دے اور فقط رضائے الٰہی کو مقصد بنا کر سب کو انصاف کے ساتھ پڑھائے۔ معلمِ قرآن کو یہ بات ہرگز زیب نہیں دیتی کہ مال دار کو قریب بٹھائے اور مفلس کو دُور کر دے، دولت مند کے ساتھ نرم رویہ رکھے اور غریب کے ساتھ ترش رویہ اپنائے، صاحبِ ثروت کو خاص سہولت دی جائے اور محتاج طلبہ کو غیر اہم سمجھ لیا جائے۔ بلکہ معلم کا یہ وصف ہونا چاہیے کہ وہ ان دونوں حیثیت کے لوگوں سے برابری سے پیش آئے، اسے ایسا رویہ اپنانے سے گریز کرنا چاہیے کہ

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة: 2645۔ صحيح الترغيب والترهيب: 3058

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں امیر آدمی کے لیے نرمی ہو اور فقیر کے لیے سختی۔ بلکہ اسے دونوں کے ساتھ ہی عدل سے پیش آنا چاہیے، فقیر کے ساتھ بھی نرم رویہ اپنائے اور اسے اپنے قریب بٹھائے، اس سے اللہ کی محبت بھی حاصل ہوگی۔

حضرت ربیع بن انس رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ﴾ [لقمان: 18]

''اور لوگوں سے اپنے گال پھلا کر بات مت کر۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ بھی ہے کہ:

يَكُونُ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيرُ عِنْدَكَ فِي الْعِلْمِ سَوَاءً. ❶

''علم کے سلسلے میں مال دار اور غریب تمہاری نظر میں برابر ہونے چاہئیں۔''

یہی قول حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ ❷

معلمِ قرآن کو ان آداب سے بھی آراستہ ہونا چاہیے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو تعلیم فرمائے تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ غریب لوگوں کو اپنے قریب رکھا کریں:

﴿وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ ۚ﴾ [الکهف: 28]

''اور آپ ان سے نگاہیں نہ پھیریں۔''

جب دنیادار لوگ یہ خواہش کرنے لگے کہ نبی ﷺ انہیں اپنے قریب بٹھائیں اور انہیں غریبوں سے ممتاز رکھیں تو آپ ﷺ نے نعوذ باللہ کسی دنیوی مقصد کی خاطر نہیں بلکہ صرف اس نیت سے انہیں اپنے پاس بٹھا لیا کہ شاید یہ اسلام کی باتیں سن کر اس طرف راغب ہو جائیں، تو اللہ تعالیٰ نے فوراً اپنے پیغمبر کی راہنمائی فرما دی اور انہیں حکم فرمایا کہ آپ غریبوں کو ہی اپنے قریب رکھیں، ان سے خوش خوش بولا کریں اور اگر ان سے کوئی

❶ الدر المنثور: 6/ 524۔شعب الإيمان للبيهقي: 7830

❷ زاد المسير في علم التفسير: 3/ 432

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوتاہی سرزد ہو جائے تو صبر کا مظاہرہ کیا کریں اور ایسے مال داروں سے دُور ہی رہیں جو دنیا کی طرف مائل ہوں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ایسا ہی کیا اور یہ بنیادی حکم ہے، جس پر ہر اس شخص کے لیے عمل کرنا ضروری ہے جو قرآنِ کریم کی تعلیم دیتا ہو۔ اگر اس کا مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہو تو اسے اس ادب سے آراستہ ہونا چاہیے اور اپنے آپ پر اس وصف کو لازم کر لینا چاہیے۔ اب میں ان روایات کو کتاب کی زینت بناؤں گا جنہیں پڑھ کر قاریٔ قرآن ان امور کا اہتمام کرنے لگے گا جس سے رب تعالیٰ کا تقرب حاصل ہو گا اور اس میں یہ وصف پیدا ہو جائے گا کہ وہ اللہ سے ہی جزا کا طلب گار ہو گا، لوگوں سے نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نبی ﷺ کو ہدایات

سیدنا خباب بن اَرت رضی اللہ عنہ قرآنِ کریم کی اس آیت: ﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ ...... ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اقرع بن حابس تمیمی اور عیینہ بن حصن الفزاری نبی ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو صہیب، بلال، عمار اور خباب رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے دیکھا (یعنی) کمزور و نادار مسلمانوں کی مجلس میں۔ تو وہ دونوں کہنے لگے: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لیے الگ مجلس لگایا کریں جس سے عرب ہمیں پہچان سکیں (کہ ہم بڑے لوگ ہیں) تب ہی ہم آپ کے پاس آیا کریں گے، کیونکہ ہم شرم محسوس کرتے ہیں کہ عرب ہمیں ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں۔ سو جب ہم آپ کے پاس آئیں تو آپ ان لوگوں کو ہم سے دُور کر دیا کریں اور جب ہم فارغ ہو جائیں تو آپ جیسے چاہیں ان کے ساتھ بیٹھا کریں۔ آپ ﷺ نے ان کے اس مطالبے کو قبول کر لیا۔ تو وہ کہنے لگے: آپ ہمیں یہ بات تحریر کر دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایک صحیفہ منگوایا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا تاکہ وہ تحریر کر دیں۔ ہم اس دوران ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور اللہ کا یہ فرمان پڑھ کر سنایا:

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴿۵۲﴾﴾ [الأنعام: 52]

''اور جو لوگ اپنے رب کو صبح و شام پکارتے رہتے ہیں اور اس کی خوشنودی کی طلب میں لگے ہوئے ہیں، انہیں اپنے سے دُور نہ کیجیے۔ ان کے حساب میں سے کسی بھی چیز کا بوجھ آپ پر نہیں ہے اور آپ کے حساب میں سے کسی چیز کا باران پر نہیں ہے۔ (اس کے بعد بھی) اگر آپ انہیں دُور کریں گے تو ظالموں میں شمار ہوں گے۔''

پھر اقرع اور عیینہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ﴿۵۳﴾﴾ [الأنعام: 53]

''اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی دوسرے لوگوں کے ذریعے آزمائش کی، تاکہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں: کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل و کرم ہوا؟ کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکرگزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا؟''

پھر فرمایا:

﴿وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ﴾ [الأنعام: 54]

''جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں، تو ان سے کہیں: تم پر سلامتی ہو، تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کے یہ فرامین سن کر رسول اللہ ﷺ نے وہ صحیفہ پھینک دیا اور ہمیں بلایا۔ ہم آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: تم پر سلامتی ہو، تمہارے رب نے رحم و کرم کا شیوہ اپنے اوپر لازم کر لیا ہے۔ اس کے بعد ہم آپ ﷺ کے اس قدر قریب ہو گئے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسا اوقات ہمارے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے مل جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور جب اُٹھنا چاہتے تو اُٹھ کر چلے جاتے اور ہمیں وہیں بیٹھا چھوڑ جاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ﴾

[الکھف: 28]

”اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ منسلک رکھیں جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اسی کی خوشنودی چاہتے ہیں، آپ ان سے نگاہیں نہ پھیریں، کہ آپ دنیوی زندگی کی زینت چاہنے لگیں۔“

اس کے بعد فرمایا:

﴿وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝۲۸﴾ [الکھف: 28]

”کسی ایسے شخص کی بات مت مانیں جس کے دِل کو ہم نے اپنے ذِکر سے غافل کر دیا ہے اور اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے اور اس کا طریقِ کار افراط وتفریط پر مبنی ہے۔“

اس سے مراد اقرع اور عیینہ تھے۔ چنانچہ ان آیات کے نزول کے بعد آپ ﷺ ہمارے ساتھ ہی بیٹھے رہتے اور جب آپ کے تشریف لے جانے کا وقت ہوتا تو ہم خود ہی اُٹھ جاتے، پھر جب سب چلے جاتے تو آپ بھی اُٹھ جاتے۔ [1]

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد ان آیات پر عمل کرنے کا سب سے زیادہ حق اہلِ قرآن کا بنتا ہے، کہ جب وہ اللہ کی خوشنودی کے لیے تعلیمِ قرآن دینے بیٹھیں تو ان آیات پر خاص طور پر عمل کریں۔

---

[1] سنن ابن ماجہ: 4127۔المعجم الکبیر للطبرانی: 4/ 97

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل

حضرت زاذان ابوعمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ ریشمی اور زرق برق لباسوں والے مجھ سے پہلے نشستوں پر براجمان ہیں، تو میں نے آواز لگائی: اے عبداللہ! میں نابینا آدمی ہوں، [1] اس لیے آپ نے ان لوگوں کو اپنے قریب بٹھا رکھا ہے اور مجھے دُور کر دیا؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ قریب آجائیے۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اس قدر قریب بٹھایا کہ میرے اور ان کے درمیان صرف ایک ہی آدمی کا فاصلہ رہ گیا۔ [2]

معلمِ قرآن کو اس بات کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے کہ جب اس کے پاس کوئی کم سن، نوجوان یا عمر رسیدہ شخص پڑھنے کے لیے آئے تو اس کی قوت و استعداد کے مطابق ہی اسے تعلیم دے اور اس کا بہ خوبی جائزہ لے کہ یہ کتنا، کیسے اور کب تک دِل جمی سے پڑھ سکتا ہے؟ پھر مثال کے طور پر جب اسے سورۃ الفاتحہ پڑھا لے تو سورۃ البقرۃ شروع کرنے سے پہلے اچھی طرح جائزہ لے کہ اسے سورۃ الفاتحہ مکمل طور پر یاد ہوگئی ہے یا نہیں؟ اس کی ٹھیک سے قراءت کر لیتا ہے؟ اس میں بیان ہونے والے احکام وفرامین کا فہم حاصل ہو گیا ہے؟ اور اس کا عمل ان کے مطابق ہو گیا ہے؟

پھر اسے یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ جب کوئی طالبِ علم اسے قرآن پڑھ کر سنائے تو یہ مکمل توجہ اور انہماک کے ساتھ اس سے قرآن سنے، اس دوران کسی سے باتوں میں مشغول نہ ہو، بلکہ طالب علم کی غلطی پکڑنے کے لیے قرآن کے لفظوں پر توجہ رکھنے کے ساتھ ساتھ

---

[1] یہاں اشکال پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر وہ نابینا تھے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا کیسے؟ تو اس کی دو توجیہات کی جا سکتی ہیں: ایک تو یہ کہ انہوں نے چشمِ تصور سے دیکھ کر بھانپ لیا تھا اور دوسرا یہ کہ کتاب کے اس نسخے میں ناقل سے غلطی ہوگئی ہوگی، کیونکہ بعض کتب میں ”أعمٰی“ کی جگہ ”أعجمی“ کا لفظ ہے، یعنی میں ایک عجمی آدمی ہوں، اس لیے آپ نے مجھے دُور کر دیا ہے۔ دیکھئے: حلیة الأولیاء لأبی نعیم: 4/ 201

[2] حلیة الأولیاء لأبی نعیم: 4/ 201

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے معانی پر ہی غور کرتا رہے۔ ممکن ہے کہ اس کا یوں توجہ سے سننا، سنانے والے سے زیادہ فائدے اور اجروثواب کا باعث بن جائے اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے موافق ہے:

﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

[الأعراف: 204]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموشی اختیار کرو، شاید کہ تم پر رحم کر دیا جائے۔''

چنانچہ جب وہ قرآن سنتے ہوئے کسی سے بات چیت نہیں کرے گا اور خاموشی سے سماعت کرے گا تو رحمتِ خداوندی کا حق دار ٹھہرے گا۔ جیسا کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے یہ حکم سن کر کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو میں پڑھ کر سناؤں؟ جبکہ آپ تو وہ ہستی ہیں کہ جن پر یہ کتابِ مقدس نازل ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن سنوں۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اقْرَأْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))

''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔''

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ کو میں پڑھ کر سناؤں؟ جبکہ آپ پر تو نازل ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) [1]

''یقیناً میں پسند کرتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن سنوں۔''

عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا:

---

[1] صحیح البخاری: 4583۔صحیح مسلم: 800

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴾
[النساء : 41]

”تب کیا کیفیت ہو گی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے محمد!) آپ کو ان سب پر گواہ کی حیثیت سے کھڑا کریں گے۔“

میں نے دیکھا کہ یہ آیت سن کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، پھر مجھ سے فرمایا: بس کرو۔ ❶

ہر طالبعلم سے الگ سبق سنا جائے

میرا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ جب معلم سبق سنے تو ایک وقت میں صرف ایک ہی طالب علم کا سبق سنے، اس کے ساتھ اور کوئی دوسرا نہ سنا رہا ہو، البتہ جب پڑھانا ہو تو پوری کلاس کو بھی اکٹھے پڑھایا جا سکتا ہے۔

طالبعلم کے ساتھ نرمی کا رویہ اپنایا جائے

معلم کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر طالب علم سے کوئی غلطی ہو تو یہ اس کے ساتھ سختی اور درشتی کا رویہ نہ اپنائے بلکہ نہایت نرمی اور شفقت سے اس کی غلطی درست کرے، کیونکہ سختی کرنے سے متعلّم کے دِل میں نفرت اور خوف پیدا ہو جاتا ہے، جس کے تعلیمی عمل پر اثرات پڑنے کے ساتھ ساتھ اخلاق بھی متاثر ہوتا ہے اور اس بات کا بھی امکان ہوتا ہے کہ متعلم دِل برداشتہ ہو کر تعلیم ہی چھوڑ دے اور یوں ایک استاد کی کوتاہی اس کو علمِ قرآن کی دولت سے محروم کر دینے کا سبب بن جاتی ہے۔

اسی سلسلے میں نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((عَلِّمُوا وَلَا تُعَنِّفُوا فَإِنَّ الْمُعَلِّمَ خَيْرٌ مِنَ الْمُعَنِّفِ)) ❷

---

❶ صحیح البخاری: 5050

❷ [منکر] شعب الإیمان للبیھقی: 1614۔مسند الطیالسی: 2659۔سلسلة الأحادیث الضعیفة: 2635۔ ضعیف الجامع: 3731

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تعلیم دو لیکن سختی نہ کرو، بلاشبہ تعلیم دینے والا سختی کرنے والے سے بہتر ہوتا ہے۔''

اور ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے بھی سبق لینا چاہیے:

((إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ)) ❶

''تمہیں آسانیاں پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا ہے، مشکلات میں ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔''

اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا)) ❷

''آسانیاں پیدا کرو اور مشکلات نہ بانٹو، لوگوں کو تسلی دو اور نفرتیں مت پھیلاؤ۔''

معلم کو ان صفات سے آراستہ ہونا چاہیے

عمرو بن عامر البجلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْحِلْمَ، وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُونَ وَلْيَتَوَاضَعْ لَكُمْ مَنْ تُعَلِّمُونَ، وَلَا تَكُونُوا جَبَابِرَةَ الْعُلَمَاءِ، فَلَا يَقُومَ عِلْمُكُمْ بِجَهْلِكُمْ. ❸

''علم سکھاؤ اور علم کے لیے سکینت و سنجیدگی اور وقار و بردباری سیکھو، جسے تم تعلیم دو اُن کے ساتھ تواضع کا رویہ اپناؤ اور انہیں بھی چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ ادب و احترام سے پیش آئیں، تم ظالم و جابر علماء مت بنو اور نہ ہی تمہارے علم میں کسی جہالت زدہ خصلت کی آمیزش ہو۔''

جس معلم کا اخلاق ان امورِ مذکورہ سے آراستہ ہو گا، بلاشبہ اسے قرآن پڑھانے سے

---

❶ صحيح البخاري: 220.

❷ صحيح البخاري: 6125۔صحيح مسلم: 1734

❸ [ضعيف] شعب الإيمان للبيهقي: 1651۔جامع بيان العلم وفضله: 942۔الشريعة للآجري: 1/ 474

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی فائدہ حاصل ہوگا اور سماعِ قرآن سے بھی اس کی شخصیت میں نکھار پیدا ہوگا۔

طلبہ کو ذاتی خادم نہ بنا لیا جائے

جو معلم رضائے الٰہی کی خاطر تعلیم دیتا ہو؛ اس کے ہرگز لائقِ شان نہیں ہے کہ وہ طلبہ کو اپنا ذاتی خادم بنا لے، ان سے کام کروائے اور ان سے اپنی ضروریات پوری کروائے۔ میں ایسے استاد کو یہ مشورہ دوں گا کہ جب اسے کوئی کام کروانا ہو تو وہ اس شخص سے کروائے جو اس کے پاس پڑھتا نہ ہو اور اپنی ضروریات پوری کروانے کے سلسلے میں بھی قرآن کو استعمال نہ کرے، بلکہ رب تعالیٰ کے حضور میں اپنی حاجت پیش کرے اور اسی سے حاجت روائی کی دعا کرے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے اس معلمِ قرآن بندے کے لیے کوئی راستہ نکال دے گا۔ عین ممکن ہے کہ کسی بندے کے دِل میں ڈال دے اور وہ اس کے کہنے کے بغیر ہی رازداری سے اس کی ضرورت پوری کر دے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا سبب مہیا فرما دے تو پھر اس پر لازم ہے کہ اللہ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے لوگوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانے جیسی ذِلت سے بچا لیا۔

❀......ابن الربیع البورانی بیان کرتے ہیں کہ:

كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِدْرِيسَ فَلَمَّا قُمْتُ قَالَ لِي: سَلْ عَنْ سِعْرِ الْأُشْنَانِ ، فَلَمَّا مَشَيْتُ رَدَّنِي فَقَالَ: لَا تَسْأَلْ؛ فَإِنَّكَ تَكْتُبُ مِنِّي الْحَدِيثَ ، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ مَنْ يَسْمَعُ مِنِّي الْحَدِيثَ حَاجَةً . ❶

''میں عبداللہ بن ادریس رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا، جب میں اُٹھ کر آنے لگا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اُشنان کی قیمت تو معلوم کر کے آؤ۔ جب میں جانے لگا تو انہوں نے مجھے واپس بلا لیا اور فرمایا: رہنے دو، کیونکہ تم مجھ سے حدیث

❶ [حسن] تفرّد به المؤلف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہو اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ جو مجھ سے حدیث سنتا ہو؛ میں اس سے اپنا کام کرواؤں۔''

توضیح اُشنان گھاس کے مثل ایک پودے کا نام ہے، جس کا پاؤڈر بنا کر بطورِ صابن استعمال کیا جاتا تھا۔

❀......خلف بن تمیم بیان کرتے ہیں کہ:

مَـاتَ أَبِی وَعَلَیْهِ دَیْنٌ ، فَأَتَیْتُ حَمْزَةَ الزَّیَّاتَ ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ یُكَلِّمَ صَاحِبَ الـدَّیْـنِ أَنْ یَـضَـعَ عَـنْ أَبِی مِنْ دَیْنِهٖ شَیْئًا ، فَقَالَ لِی حَـمْـزَةُ: وَیْحَكَ إِنَّهٗ یَقْرَأُ عَلَیَّ الْقُرْآنَ ، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ مِنْ بَیْتِ مَنْ یَقْرَأُ عَلَیَّ الْقُرْآنَ الْمَاءَ . ❶

''میرے والد کی وفات ہوئی تو ان کے ذِمے قرض تھا۔ میں امام حمزۃ الزیات رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان سے گزارش کی کہ قرض خواہ سے بات کیجیے کہ وہ میرے والد کا کچھ قرض معاف کر دے۔ تو حمزہ رحمہ اللہ نے مجھ سے فرمایا: افسوس! وہ مجھے قرآن سناتا ہے اور میں اس شخص کے گھر سے پانی پینا بھی اچھا نہیں سمجھتا جو مجھے قرآن سناتا ہو۔''

❀......امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یَـنْـبَـغِـی لِـحَـامِـلِ الْـقُـرْآنِ أَنْ لَا یَكُونَ لَهٗ حَاجَةٌ إِلٰی أَحَدٍ مِنَ الْـخَـلْـقِ ، إِلَی الْخَلِیفَةِ فَمَنْ دُونَ ، وَأَنْ تَكُونَ حَوَائِجُ الْخَلْقِ إِلَیْهِ . ❷

''حاملِ قرآن کا یہ وصف ہونا چاہیے کہ وہ مخلوق میں سے کسی کے پاس اپنی حاجت وضرورت لے کر نہ جائے، خواہ وہ خلیفہ ہو یا اس سے کم مرتبے کا کوئی

❶ [حسن] تفرّد به المؤلف

❷ حلیة الأولیاء لأبی نعیم: 1/ 129۔الزهد لأحمد بن حنبل ، ص: 162

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص، بلکہ اسے مخلوق کی ضروریات کا مرجع ہونا چاہیے۔‘‘

بلا معاوضہ علم سکھاؤ

امام ربیع بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تورات میں مرقوم ہے:

يَا ابْنَ آدَمَ، عَلِّمْ مَجَّانًا كَمَا عُلِّمْتَ مَجَّانًا . ❶

’’اے ابنِ آدم! تم بھی اسی طرح بلا معاوضہ علم سکھاؤ جس طرح تمہیں بلا معاوضہ سکھایا گیا ہے۔‘‘

قرآن کو مال بڑھانے کا ذریعہ مت بناؤ

سیدنا عبدالرحمان بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْلُوا فِيهِ، وَلَا تَجْفُوا عَنْهُ، وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوا بِهِ)) ❷

’’قرآن پڑھو اور اس میں غلو نہ کرو، نہ ہی اس سے بے رُخی برتو، نہ ہی اس کو کھانے پینے کا ذریعہ بناؤ اور نہ ہی اس کے ذریعے مال بڑھاؤ۔‘‘

جنت کی خوشبو سے بھی محروم عالم!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ❸

---

❶ حلية الأولياء لأبى نعيم: 2/ 220۔ جامع بيان العلم وفضله: 1/ 189

❷ مسند أحمد: 15529۔ مسند أبى يعلى: 1518۔ مصنف ابن أبى شيبة: 7742۔ السنن الكبرىٰ للبيهقى: 2270۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 260۔ صحيح الجامع: 1168

❸ سنن أبى داود: 3664۔ سنن ابن ماجه: 252۔ صحيح ابن حبان: 89۔ صحيح الجامع: 6159۔ صحيح الترغيب والترهيب: 105

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس نے اللہ کی رضامندی پانے والا علم اس غرض سے حاصل کیا کہ وہ اس کے ذریعے دنیا حاصل کر سکے، تو وہ روزِ قیامت جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔"

توضیح اس حدیثِ مبارکہ سے یہ بات احاطہ علم میں آتی ہے کہ قرآن وسنت کے علم کو صرف دنیوی اغراض و مقاصد کی خاطر حاصل کرنا بڑی بدبختی کی بات ہے اور اس کا انجام اس قدر بھیانک ہے کہ جنت میں داخلہ تو بڑی دُور کی بات ہے؛ جنت کی خوشبو بھی ایسے شخص کو نصیب نہیں ہوگی۔ أعاذنا اللہ من ذالک

میں سمجھتا ہوں کہ جو بندہ اللہ کے رازق ہونے پر پختہ ایمان رکھتے ہوئے اور کامل توکل کے ساتھ قرآن پڑھانا شروع کر دیتا ہے اور خدا کے سوا ہر کسی سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ اس کی حاجات وضروریات غیبی مدد سے پوری نہ ہونے لگیں، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا حال نبی ﷺ کے اس فرمان کے بہ مصداق کر دیتا ہے کہ:

((أَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ)) [1]

"دنیا اس کے پاس ذلیل ورُسوا ہو کر آتی ہے۔"

یقین کیجیے کہ ایسے اصحابِ سعادت کے بارے میں مشاہدہ ہے کہ وہ دنیا سے لاتعلق ہو رہے ہوتے ہیں اور دنیا ان کے پیچھے پیچھے ہوتی ہے۔ لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب ہمارا ایمان اور توکل اس درجے کا ہو کہ جس پر بندے کو یہ معراج ملتی ہے کہ وہ ہر ضرورت کے وقت اللہ کو اپنے رُو بہ رُو پاتا ہے۔

روزِ قیامت عبرت ناک انجام

امام زاذان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ

---

[1] سنن الترمذی: 2465۔ سنن ابن ماجہ: 4105۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 404، 949۔ صحيح الجامع: 6510

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ . ❶

''جو شخص قرآن کو اس لیے پڑھتا ہے کہ اس کے ذریعے لوگوں کا مال کھائے، وہ روزِ قیامت اس حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ بس ایک ہڈی ہی ہوگا اور اس پر گوشت نہیں ہوگا۔''

مومن کو بس آخرت کی فکر ہوتی ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ، لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ، فَهَانُوا عَلَيْهِمْ، [سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا، هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ))] ❷

''اگر علماء علم کی حفاظت کرتے اور اسے ان ہی لوگوں کے سامنے پیش کرتے جو اس کے اہل تھے، تو (اس کی برکت سے) اپنے زمانے والوں کے سردار بن جاتے، لیکن انہوں نے علم کو دنیاداروں کے سامنے پیش کیا، تاکہ وہ اس کے ذریعے ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کرلیں، چنانچہ وہ ان (کی نگاہوں) میں بے قدر ہوگئے۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے اپنی تمام فکروں کو ایک ہی فکر، یعنی آخرت کی فکر میں ڈھال لیا؛ اللہ تعالیٰ اسے دنیا کی فکروں سے بچا لیتا ہے، اور جس کو مختلف دنیاوی معاملات کی فکریں لگی رہتی ہیں،

❶ [ضعيف] مصنف ابن أبي شيبة: 7741- حلية الأولياء لأبي نعيم: 4/ 199

❷ سنن ابن ماجه: 257- مصنف ابن أبي شيبة: 4106- صحيح الجامع: 6189- شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قوسین کے درمیان والے الفاظ حسن ہیں، باقی ضعیف۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ بھی اس کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوتا پھرتا ہے۔"

توضیح بندہ مومن کی نظر میں ترجیح آخرت کو ہی ہونی چاہیے، دنیا تو ایک عارضی و فانی مقام ہے، جسے نہ تو بقا ہے اور نہ ہی دوام۔ حقیقی مومن آخرت کے فائدے کے لیے دنیا کا نقصان برداشت کر لیتا ہے اور اس پر اسے کوئی رنج اور افسوس بھی نہیں ہوتا بلکہ خوشی محسوس کرتا ہے کہ اس دنیاوی آزمائش کے بدلے میں اس کی آخرت بہتر ہو رہی ہے۔ چنانچہ قاریٔ قرآن کو تو بالاولیٰ ایسا ہونا چاہیے کہ اس کے پیشِ نگاہ بس آخرت کو بہتر بنانا ہی رہے، دنیا خود ہی اس کے تابع ہو جائے گی۔

تین قسم کے قرائے کرام

عیسیٰ بن عمر النحوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام حسن رحمہ اللہ کو فرماتے سنا:

قَرَأَ هٰذَا الْقُرْآنَ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ: فَرَجُلٌ قَرَأَهُ فَاتَّخَذَهُ بِضَاعَةً وَنَقَلَهُ مِنْ بَلَدٍ إِلٰى بَلَدٍ، وَرَجُلٌ قَرَأَهُ فَأَقَامَ عَلٰى حُرُوفِهِ، وَضَيَّعَ حُدُودَهُ، يَقُولُ: إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُسْقِطُ مِنَ الْقُرْآنِ حَرْفًا، كَثَّرَ اللّٰهُ بِهِمُ الْقُبُورَ، وَأَخْلٰى مِنْهُمُ الدُّوَرَ، فَوَاللّٰهِ لَهُمْ أَشَدُّ كِبْرًا مِنْ صَاحِبِ السَّرِيرِ عَلٰى سَرِيرِهِ، وَمِنْ صَاحِبِ الْمِنْبَرِ عَلٰى مِنْبَرِهِ، وَرَجُلٌ قَرَأَهُ فَأَسْهَرَ لَيْلَهُ وَأَظْمَأَ نَهَارَهُ وَمَنَعَ شَهْوَتَهُ، بِهِمْ يَنْفِي اللّٰهُ عَنَّا الْعَدُوَّ وَبِهِمْ يَسْقِينَا اللّٰهُ الْغَيْثَ. [1]

"اس قرآن کو تین قسم کے آدمی پڑھتے ہیں: ایک وہ آدمی جو اسے پڑھتا ہے اور اسے سامان بنا کر ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتا ہے، دوسرا وہ آدمی جو اسے پڑھتا ہے تو اس کے حروف کو تو خوب یاد رکھتا ہے لیکن اس کی حدود کو ضائع کر

---

[1] تفرّد به المؤلف۔ الشیخ محمد عمرو بن عبداللطیف کی تحقیق کے مطابق یہ اثر انتہائی کمزور بلکہ موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں ایسے راوی ہیں جن پر جھوٹ کی تہمت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے اور کہتا ہے: اللہ کی قسم! مجھ سے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے قبریں بھرے اور گھروں کو ان سے خالی کرے۔ اللہ کی قسم! ان میں تخت نشین اور منبر پر براجمان شخص سے بھی زیادہ تکبر پایا جاتا ہوگا، اور تیسرا آدمی وہ ہے جو قرآن پڑھتا ہے، رات کو بیداری میں (یعنی قیام اللیل میں) بسر کرتا ہے اور دن کو پیاسا رہتا ہے اور اپنی خواہشات کو بھی روکے رکھتا ہے (یعنی روزے کی حالت میں رہتا ہے) ایسے ہی لوگوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہم سے دشمن کو دُور رکھتا ہے اور ہمیں بارانِ رحمت سے نوازتا ہے۔''

اس موضوع میں اور بھی بہت سی روایات منقول ہیں اور میری اس سے مراد صرف اہلِ قرآن کو نصیحت کرنا ہے تاکہ خدمت قرآن کے سلسلے میں ان کی کوششیں رائیگاں نہ جائیں۔ اگر قرآن پڑھنے پڑھانے والوں کا مطمح نظر صرف دنیا میں مقام اور عزت پانا ہوگا تو انہیں آخرت کی عزت اور مقام سے محروم کر دیا جائے گا۔ اگر وہ قرآن اس غرض سے پڑھیں گے کہ دنیاداروں سے دنیوی فوائد حاصل کر لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اُخروی فوائد سے بہرہ مند نہیں فرمائے گا۔ لہٰذا قرآن پڑھانے والے کو چاہیے کہ وہ قرآن کے تعلیم فرمودہ ان آداب سے متصف ہو جن پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ثواب مرتب ہوتا ہے۔ اسے قرآن کا عالم ہونے کے ناتے سے ہر شخص سے مستغنی ہو جانا چاہیے اور اپنے نفس میں اس قدر انکساری پیدا کرے کہ اللہ کی نگاہ میں بہت بلند ہو جائے۔

صاحبِ علم میں بے حد تواضع ہونی چاہیے

امام ایوب السختیانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَنْبَغِي لِلْعَالِمِ أَنْ يَضَعَ الرَّمَادَ عَلَى رَأْسِهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ . [1]

---

[1] شعب الإيمان للبيهقي: 1716۔المجالسة في جواهر العلم: 3032۔ الجامع لابن عبد البر: 1/ 141

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''صاحبِ علم کو چاہیے کہ اللہ کی خاطر اس قدر تواضع اختیار کرے کہ اپنے سر پر راکھ ڈال لے۔''

توضیح اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ صاحبِ علم ایسا عملاً کرے بلکہ صرف ایک بیان ہے کہ اس میں تواضع اور انکساری اس قدر ہونی چاہیے کہ احساسِ تعلّی کا اس میں شائبہ تک باقی نہ رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تعلیم حاصل کرنے والے کے اوصاف

قرآن کی تعلیم حاصل کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ اپنے استاد کے سامنے عاجزی اور ادب و احترام کے ساتھ بیٹھے اور ان کی باتیں کامل توجہ سے سنے۔ اگر وہ استاد کی کسی بات سے کبیدہ خاطر ہو تو برداشت کرے اور اگر وہ جھڑکیں تو تحمل کا مظاہرہ کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مناسب یہی ہے کہ متعلّم اپنے استاد سے اتنا ہی سبق لے جتنا وہ آسانی سے یاد کر سکتا ہو۔ اپنی استعداد کو وہ خود زیادہ جانتا ہوتا ہے، لہٰذا اگر اسے لگے کہ وہ صرف پانچ آیات ہی یاد کر سکتا ہے تو وہ استاد سے زیادہ سبق نہ لے اور اگر اسے لگتا ہو کہ اسے صرف تین آیات ہی اچھی طرح یاد ہوں گی تو وہ تین آیات سے زیادہ سبق لینے سے اجتناب کرے۔ ہاں اگر استاد اسے تین آیات پڑھائیں لیکن اسے لگتا ہو کہ وہ پانچ آیات بھی بخوبی یاد کر سکتا ہے تو وہ ادب کے ساتھ استاد سے گزارش کرے کہ مجھے پانچ آیات پڑھا دی جائیں لیکن اگر وہ انکار کر دیں تو یہ دوبارہ اصرار نہ کرے اور استادِ محترم کی بات مان لے، اور اگر وہ اس کے کہنے پر پڑھا دیں تو ان کا شکریہ ادا کرے، ان کے حق میں دعا کرے اور ان کی قدر کرے۔ اگر کسی معاملے پر استاد سختی برتیں تو ردِعمل میں شاگرد کو ہرگز ویسا ہی رویہ نہیں اپنانا چاہیے بلکہ ان کے سخت رویے کے باوجود بھی نرمی سے ہی پیش آنا چاہیے اور بڑے شرم و حیا سے بات کرنی چاہیے۔ بس ہر طالبِ علم کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس کی کامیابی تب ہی ممکن ہو گی جب وہ اپنے استادِ محترم کے تمام حقوق و آداب کو خود پر لازم کر لے گا۔ اگر ان سے اپنے شاگرد کے حق میں کوئی کوتاہی سرزد ہو بھی جائے تو شاگرد کے لائق یہی ہے کہ وہ ان کے مقام و مرتبے کا لحاظ رکھتے ہوئے خوش دِلی سے درگزر کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اہلِ علم کی فضیلت بیان کر کے ان کے حقوق سے روشناس کیا ہے اور درحقیقت ان کی اطاعت بجالانے کا حکم فرمایا ہے، اور اسی طرح رسولِ مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

((لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يُجِلَّ كَبِيرَنَا ، وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا ، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا)) قَالَ أَحْمَدُ: يَعْنِي يَعْرِفُ حَقَّهُمْ . ❶

''وہ شخص میری اُمت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے، اور ہمارے عالم کو نہ پہچانے۔'' امام احمد بن عیسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی مراد تھی کہ جو علماء کا حق نہ پہچانے۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((اَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكْنِي زَمَانٌ وَلَا أُدْرِكْهُ لَا يُتَّبَعُ فِيهِ الْعَالِمُ ، وَلَا يُسْتَحْيَا فِيهِ مِنَ الْحَلِيمِ ، قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْعَجَمِ ، وَأَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ)) ❷

''اے اللہ! مجھ پر ایسا وقت نہ آئے اور نہ ہی میں اس وقت تک پہنچوں جس میں عالم کی بات نہ مانی جائے اور نہ ہی اس کے متعلق حلیم (اللہ تعالیٰ) سے شرم وحیا کی جائے۔ ان کے دِل عجمیوں کے ہوں گے جبکہ ان کی زبانیں عربیوں والی ہوں گی۔''

اہلِ علم کی صحبت کے فوائد

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ رَفَقْتُ بِابْنِ عَبَّاسٍ لَأَصَبْتُ مِنْهُ عِلْمًا كَثِيرًا . ❸

---

❶ مسند أحمد: 22755

❷ [ضعیف] مجمع الزوائد للهيثمى: 1/ 183۔ضعيف الجامع: 314۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: 1371۔ ضعيف الترغيب والترهيب: 82

❸ سنن الدارمى: 412، 568

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رفاقت میں رہتا تو ان سے بہت سا علم حاصل کرتا۔''

توضیح یہ بات مسلم ہے کہ آدمی کو جتنا کسی صاحبِ علم کی صحبت سے علم ملتا ہے اتنا کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم اپنے علم کے ساتھ ساتھ اپنے تجربات و مشاہدات کی بھی تعلیم دیتا ہے اور پھر متعلم کے ذہن میں اُجاگر ہونے والے سوالات کے جوابات بھی اسے فوری مل جاتے ہیں، نیز اس کے علاوہ ایک مسئلے کے بہت سے متعلقات کے بارے میں بھی علمی راہنمائی مل جاتی ہے۔

اُولوالامر سے مراد علماء وفقہاء ہیں

امام مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ ﴾ [النساء: 59]

''اللہ تعالیٰ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی بھی اطاعت کرو جو تم میں سے صاحبِ امر ہیں۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''صاحبِ امر'' سے مراد علماء اور فقہاء ہیں۔ ❶

مختلف قراءات میں تلاوت

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

قُلْتُ لِرَجُلٍ أَقْرِئْنِي مِنَ الْأَحْقَافِ ثَلَاثِينَ آيَةً ، فَأَقْرَأَنِي خِلَافَ مَا أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُلْتُ لِآخَرَ: أَقْرِئْنِي مِنَ الْأَحْقَافِ ثَلَاثِينَ آيَةً ، فَأَقْرَأَنِي خِلَافَ مَا أَقْرَأَنِي الْأَوَّلُ ، فَأَتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ جَالِسٌ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ

---

❶ حلية الأولياء لأبی نعيم: 3/ 292۔الدر المنثور للسيوطی: 2/ 176

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَكُمْ: اقْرَءُ وا كَمَا عُلِّمْتُمْ . ❶

''میں نے ایک آدمی سے کہا: مجھے سورۃ الاحقاف کی تیس آیات پڑھا دو۔ تو اس نے مجھے اس قراءت میں نہ پڑھایا جس میں رسول اللہ ﷺ نے پڑھایا تھا۔ پھر میں نے دوسرے آدمی سے کہا کہ مجھے سورۃ الاحقاف کی تیس آیات پڑھا دو۔ تو اس نے مجھے پہلے آدمی کی قراءت کے مخالف پڑھایا۔ میں ان دونوں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گیا تو آپ سخت خفا ہوئے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ تم لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے ویسے ہی پڑھو۔''

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةً فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقُلْتُ: أَفِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا ، فَقَرَأَ السُّورَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا بِخِلَافِ مَا أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، اخْتَلَفْنَا فِي قِرَاءَتِنَا ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالِاخْتِلَافِ ، فَلْيَقْرَأْ كُلُّ امْرِءٍ مِنْكُمْ مَا أُقْرِئَ . ❷

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک سورت پڑھائی، پھر میں مسجد میں گیا تو میں نے کہا: کیا تم میں کوئی قاری موجود ہے؟ لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: میں۔ پھر اس نے مجھے وہی سورت پڑھائی جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے پڑھائی تھی

---

❶ مسند أبی یعلی الموصلی: 536

❷ الإبانة الکبرٰی: 802

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کی اس قراءت کے خلاف پڑھ رہا تھا جو آپ نے مجھے پڑھائی تھی۔ چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارا قراءات میں اختلاف ہو گیا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ تم سے پہلے لوگ اختلاف کی وجہ سے ہی تباہ و برباد ہوئے ہیں، سو تم میں سے ہر شخص کو اسی قراءت میں پڑھنا چاہیے جس میں اسے پڑھایا گیا ہے۔"

سبق پڑھنے سے متعلق طالب علم کو نصیحت

جو طالبِ علم صرف اتنے سبق پر ہی اکتفاء کر لیتا ہے جتنا استاد اسے پڑھا دیں اور اس سے آگے بڑھنے کی کوشش نہیں کرتا تو وہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے اور جب وہ استاد کے پڑھائے ہوئے سبق سے زیادہ پڑھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے یاد کرنے میں بے بس ہو جاتا ہے اور اسے دُشواری کا سامنا ہوتا ہے۔ لٰہذا میری پسندیدہ رائے کے مطابق جب استاد اسے سبق پڑھا رہا ہو تو وہ خود ہی بس نہ کرے بلکہ استاد جہاں تک مناسب سمجھے گا وہاں تک پڑھا کر بس کر دے گا۔ لیکن اگر اسے کوئی حاجت درپیش ہو اور استاد اسے بالفرض سو آیات پڑھانا چاہتے ہوں لیکن وہ پچاس آیات تک ہی سبق لینا چاہتا ہو تو اس صورت میں اسے پہلے ہی استاد کو اپنا عذر بتلا دینا چاہیے، تاکہ استاد اسی مقدار کے ذہن سے اس کو پڑھائے۔

استاد کی ساری توجہ طالب علم پر مرکوز رہے

استاد کو چاہیے کہ سبق پڑھاتے ہوئے ساری توجہ اسی پر مرکوز رکھے، کسی اور طرف دھیان نہ لگائے۔ اگر دورانِ تلقین بات کرنا ناگزیر ہو تو قراءت کو روک کر بات کر لے، پھر دوبارہ انہماک کے ساتھ پڑھانا شروع کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبق پڑھنے کے بعد طالب علم کو نصیحت

سبق پڑھنے کے بعد اگر طالب علم نے مسجد سے واپس گھر جانا ہو تو اسے کوشش کرنی چاہیے کہ گھر جاتے اور آتے ہوئے وقار کے ساتھ چلے اور راستے میں بھی سبق پڑھتا رہے۔ لیکن اگر اس کا گھر جانے کا ارادہ نہ ہو تو مسجد میں ہی بیٹھ کر اپنا سبق یاد کرتا رہے اور یاد کرنے کے بعد کسی ساتھی کو سنا دے۔ اگر کوئی سننے والا موجود نہ ہو تو نفل پڑھنے لگ جائے اور قیام میں اسی سبق کی قراءت کرے، یوں اسے سبق یاد ہونے کے ساتھ ساتھ بے پناہ ثواب بھی مل جائے گا۔ نماز پڑھنے کے بعد اگر خدا کا ذکر کرنے لگ جائے اور اس بات پر اس کا شکر بجا لائے کہ اس نے اسے کتاب اللہ کے علم سے آراستہ فرمایا، تو یقیناً وہ بہت سی خیر و بھلائی کما لے گا۔

اگر وہ اس خدشے کی بنا پر مسجد سے باہر نکلنا پسند نہ کرتا ہو کہ کہیں اس کی نگاہ نامحرم پر نہ پڑ جائے یا کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جو جائز نہ ہو، تو اس کا مسجد میں بیٹھ رہنا ہی خیر و عافیت کا باعث ہے، نیز اسے بے مقصد باتوں اور کاموں میں ذہن نہیں کھپانا چاہیے، لوگوں کی عزتیں اُچھالنے، غیبت و چغلی کرنے، بدگمانی اور حسد کرنے سے مکمل طور پر گریز کرنا چاہیے۔ دنیاداری اور فضول باتوں میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسے تعلیم کے لیے ہی کارآمد بنانا چاہیے۔

بسااوقات ایسا ہوتا ہے کہ نفسِ انسانی ان امور میں رغبت اختیار کرتا ہے جن سے میں نے اجتناب کرنے کا ذِکر کیا ہے، حالانکہ اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی ایسے کاموں کا کوئی قابل ستائش انجام ہوتا ہے، بلکہ اُلٹا گناہ اور مذمت ہی حصے میں آتے ہیں، تو ایسی صورت میں اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے اسے ان سے دُور رکھنا چاہیے اور اس اخلاقِ عالیہ کو اختیار کرنا چاہیے جو اہل القرآن کی شان کے شایان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتِ قرآن کے آداب

آدابِ تلاوت کا عمومی تذکرہ

جو شخص شب و روز کے کسی بھی پہر میں قرآن پڑھنا چاہے؛ اسے وضو اور مسواک کر لینا چاہیے، یہ قرآنِ کریم کی تعظیم ہے۔ اس لیے کہ وہ ربِ عظیم کا کلام پڑھنے جا رہا ہے اور اس لیے بھی کہ فرشتے اس کے قریب ہو کر تلاوتِ قرآن سنتے ہیں۔ چنانچہ اگر اس نے مسواک کی ہو تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ کے اوپر رکھ دیتا ہے اور جب بھی وہ کوئی آیت پڑھتا ہے؛ فرشتہ اسے اپنے منہ کے ساتھ وصول کرتا ہے۔ لیکن اگر اس نے مسواک نہ کی ہو تو فرشتہ اس سے دُور چلا جاتا ہے۔ لہٰذا اے اہلِ قرآن! یہ بات تمہارے لائق نہیں ہے کہ تم فرشتے کو دُور بھگا دو بلکہ اسے اپنے اس قدر قریب لے آؤ کہ اس کا منہ تمہارے منہ پر ہو۔ جب مسواک نہ کرنے کی وجہ سے تمہارے منہ سے بدبو آ رہی ہو تو تم کو اپنے دوستوں سے باتیں کرنا اچھا نہیں لگتا، تو پھر یہ کیونکر اچھا لگے کہ تم اس حالت میں اللہ سے باتیں کرو؟!

میں مصحف پر دیکھ کر پڑھنے کی فضیلت کے باعث اس طرح زیادہ سے زیادہ پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ حاملِ قرآن کو چاہیے کہ وہ بے وضو حالت میں قرآن نہ پکڑے، البتہ اگر وہ مصحف کو چھوئے بغیر اس پر دیکھ کر بے وضو حالت میں پڑھنا چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اگر ورق پلٹنا ہو تو کسی چیز کے ذریعے پلٹ لے، قرآن کو ہاتھ نہ لگائے، کیونکہ وہ وضو کے بغیر قرآن کو چھو نہیں سکتا۔ [1]

---

[1] مؤلف رحمہ اللہ نے یہاں اپنا مؤقف بیان کیا ہے۔ اگرچہ افضلیت اور اولویت کا تقاضا یہی ہے کہ قرآنِ کریم کو باوضو حالت میں ہی ہاتھ لگایا جائے تاہم بغیر وضو کے بھی قرآن کو کھولا اور پڑھا جا سکتا ہے۔ عمومی طور پر اس ⇦ ⇦

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر قرآن پڑھنے کے دوران ہوا خارج ہو جاتی ہے تو وہ قراءت روک دے، یہاں تک کہ مکمل طور پر ہوا خارج ہو جائے، یعنی ایسا نہ کرے کہ ہوا خارج کرنے کے دوران بھی قرآن پڑھتا رہے۔ پھر اگر وہ وضو کرنے کے بعد قرآن پڑھے تو یہ زیادہ افضل ہے لیکن اگر بے وضو کے بھی پڑھتا رہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اسی طرح جب اسے جمائی آئے تو تب بھی قراءت روک دے، حتیٰ کہ جمائی ختم ہو جائے۔

جنبی مرد اور حائضہ عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے، ایک آیت بھی نہیں، بلکہ ایک حرف بھی نہیں۔ اور اگر وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھ لیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ❶

قاریٔ قرآن کو سجودِ قرآن کا بھی خاص اہتمام کرنا چاہیے، جب بھی سجدے والی کوئی آیت پڑھے تو وہاں سجدہ کرے۔ قرآنِ کریم میں بالاتفاق چودہ سجدے ہیں۔ ❷ جو شخص ہر آیتِ سجدہ پڑھتے ہوئے رب کے حضور میں سجدہ کرے گا، بلاشبہ وہ رضائے الٰہی پائے گا اور شیطان کی ناراضی کا سامان کرے گا۔

سجدۂ تلاوت کی وجہ سے شیطان کی آہ و بکاء

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي ،

⇦ مسئلے میں ﴿لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ﴾ [الواقعة: 79] سے استدلال کیا جاتا ہے، جبکہ یہ انسانوں کے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ یہ فرشتوں کا وصف بیان ہوا ہے۔ البتہ حائضہ اور جنبی کے متعلق اہلِ علم کی یہ رائے ہے کہ وہ قرآن کو نہیں چھو سکتے، جب تک کہ پاک نہ ہو جائیں۔

❶ یہ مؤقف بھی جمہور اہلِ علم کے خلاف ہے۔ قرآنِ کریم کی زبانی تلاوت کرنے کے متعلق جمہور علماء جواز کے قائل ہیں، اگرچہ ان کے مابین یہ اختلاف ضرور ہے کہ وہ کتنی آیات کی تلاوت کر سکتے ہیں۔

❷ ایک اختلافی سجدہ، جو کہ سورۃ الحج میں ہے، کو شمار کرنے سے سجودِ تلاوت کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے۔ ہمارے ہاں مصاحف پر اس سجدے کے مقام پر السجدة عند الشافعي لکھا ہوتا ہے۔ یہ سجدہ بھی صحیح سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ)) ❶

''جب ابن آدم سجدے کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان الگ بیٹھ کر رونے لگتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میں برباد ہو گیا! ابن آدم کو سجدے کا حکم ملا تو اس نے سجدہ کر دیا، جس کی وجہ سے اسے جنت مل گئی، اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کر دی، جس کی وجہ سے مجھے جہنم مل گئی۔''

مختلف حالتوں میں سجدہ کرنے کا طریقہ

اگر کوئی آدمی پیدل چل رہا ہو اور راستے میں قرآن پڑھتا جا رہا ہو تو اسی دوران وہ آیتِ سجدہ پڑھے تو میری پسندیدہ رائے یہ ہے کہ وہ قبلے کی طرف منہ کر کے اپنے سر کے اشارے سے ہی سجدہ کر لے، اسی طرح اگر وہ سواری پر سوار ہے اور قرآن پڑھتے ہوئے آیتِ سجدہ آ جائے تو جب بھی ممکن ہو وہ قبلے کی طرف منہ کر کے اپنے سر کے اشارے سے سجدہ کر لے۔

جو شخص کسی جگہ پر بیٹھ کر قرآن پڑھ رہا ہو؛ اس کے متعلق میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ قبلہ رُخ ہو کر بیٹھے، نبی ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے:

((خَيْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةُ)) ❷

''بہترین مجلس وہ ہے جس میں قبلہ رُخ ہو کر بیٹھا جائے۔''

یہ روایت ضعیف ہے، لیکن اسی معنی کی صحیح روایت صفحہ نمبر 67 کے حاشیہ میں بیان ہو چکی ہے۔

کامل توجہ، سوزِ دِل اور حضورِ قلبی کا اہتمام

قرآن کی تلاوت کرنے والے کو سوزِ دِل کے ساتھ قرآن پڑھنا چاہیے اور اگر ہو سکے تو

❶ صحیح مسلم: 81

❷ [ضعیف جداً] الزهد لأحمد بن حنبل ، ص: 295۔ مسند الشهاب القضاعی: 1020

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبدیدگی کے ساتھ، لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو سامعین کی آنکھیں نم کرنے کی کوشش کرے۔ پھر تلاوتِ قرآن میں تفکر و تدبر کرے اور ایسے امور سے نگاہیں پھیر کر رکھے جو دِل کو غافل کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ اگر حضورِ قلبی کی خاطر اسے ہر چیز چھوڑنا پڑے تو میری نظر میں یہ بھی پسندیدہ ہے، کیونکہ وہ رب العالمین کا کلام پڑھ رہا ہوتا ہے جس کے ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے ماسوا ہر شے سے بے خبر ہو جانا چاہیے۔

میں قاریٔ قرآن کو یہ تاکید کرتا ہوں کہ جب بھی وہ ایسی کوئی آیت پڑھے جس میں رحمتِ خداوندی کا تذکرہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگے، اگر ایسی کسی آیت کی تلاوت کرے جس میں عذابِ الٰہی کا بیان ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور اگر تنزیہ و تقدیس سے متعلق آیت پڑھے تو اللہ کی تسبیح و تعظیم بیان کرے۔

اگر قرآن پڑھتے ہوئے اُونگھ آنے لگے تو قراءت ختم کر دے اور پہلے نیند پوری کرے یا تھکاوٹ دُور کرے، تاکہ وہ قرآن پڑھتے ہوئے اچھی طرح سمجھ سکے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن کی تلاوت کرنے والے کو متذکرہ بالا جو بھی ہدایات کی ہیں، یہ سب سنت مبارکہ اور اقوالِ علماء کے موافق ہیں۔

تلاوتِ قرآن کے وقت مسواک کا اہتمام

امام زہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا تَسَوَّكَ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ قَامَ يَقْرَأُ، طَافَ بِهِ الْمَلَكُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ، حَتَّى يَجْعَلَ فَاهُ عَلَى فِيهِ، فَلَا تَخْرُجُ آيَةٌ مِنْ فِيهِ إِلَّا فِي فِي الْمَلَكِ، وَإِذَا قَامَ يَقْرَأُ، وَلَمْ يَتَسَوَّكْ، طَافَ بِهِ الْمَلَكُ، وَلَمْ يَجْعَلْ فَاهُ عَلَى فِيهِ))

''جب تم میں سے کوئی مسواک کرتا ہے، پھر (نوافل میں) کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے لگتا ہے تو فرشتہ اس کے پاس چکر لگاتا ہے اور توجہ سے قرآن سننے لگتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، حتیٰ کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے، پھر جو بھی آیت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتے کے منہ میں جاتی ہے، اور جب وہ (نوافل میں) کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے لگتا ہے اور مسواک نہیں کی ہوتی تو فرشتہ اس کے پاس چکر لگاتا ہے لیکن اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔"

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت امام آجری رحمہ اللہ اور امام مروزی رحمہ اللہ نے ذکر کی ہے جبکہ صحیح الجامع میں یہ الفاظ منقول ہیں:

((إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فَتَوَضَّأَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، وَاسْتَنَّ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ، أَطَافَ بِهِ الْمَلَكُ وَدَنَا مِنْهُ ، حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ ، فَمَا يَقْرَأُ إِلَّا فِي فِيهِ ، وَإِذَا لَمْ يَسْتَنَّ أَطَافَ بِهِ ، وَلَمْ يَضَعْ فَاهُ عَلَى فِيهِ)) [1]

"جب آدمی رات یا دن کے وقت کھڑا ہو کر وضو کرتا ہے، اچھی طرح وضو کرتا ہے اور مسواک کرتا ہے، پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگتا ہے تو فرشتہ اس کے پاس چکر لگاتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے، پھر وہ جو کچھ بھی پڑھتا ہے وہ فرشتے کے منہ میں جاتا ہے، اور اگر وہ مسواک نہ کرے تو فرشتہ اس کے پاس چکر لگاتا ہے اور اس کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا۔"

اور حضرت ابوعبدالرحمان السلمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَحُثُّ عَلَيْهِ وَيَأْمُرُ بِهِ ، يَعْنِي السِّوَاكَ ، وَقَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي دَنَا الْمَلَكُ مِنْهُ يَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ فَمَا يَزَالُ مِنْهُ حَتَّى يَضَعَ فَاهُ عَلَى فِيهِ ، فَمَا يَلْفِظُ مِنْ آيَةٍ إِلَّا دَخَلَتْ

[1] صحيح الجامع: 723

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِی جَوْفِہٖ . ❶

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسواک کرنے کی ترغیب اور حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے: یقیناً آدمی جب کھڑا نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے قریب ہو کر توجہ سے قرآن سننے لگتا ہے، وہ مسلسل اس کے قریب ہی ہوتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے، پھر آدمی جو بھی آیت منہ سے نکالتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں جاتی ہے۔‘‘

مصحف پر پڑھنا ہو تو وضو کا التزام

اسحاق بن منصور الکوسج بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا بے وضو حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:

لَا بَأْسَ بِھَا وَلٰکِنْ لَا یَقْرَأُ فِی الْمُصْحَفِ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ

’’کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اگر وہ مصحف پر پڑھے تو وضو کے بغیر نہ پڑھے۔‘‘

امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ سنتِ مسنونہ ہے۔ ❷

ابوبکر المروزی بیان کرتے ہیں کہ:

---

❶ مسند البزار: 1/ 242۔الأحادیث المختارۃ للمقدسی: 1/ 201۔ اسی معنی کی ایک مرفوع روایت بھی ثابت ہے جسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے۔اس کے الفاظ یہ ہیں:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ یُصَلِّی أَتَاہُ الْمَلَکُ فَقَامَ خَلْفَہٗ یَسْتَمِعُ الْقُرْآنَ وَیَدْنُو ، فَلَا یَزَالُ یَسْتَمِعُ وَیَدْنُو حَتّٰی یَضَعَ فَاہُ عَلٰی فِیہِ ، فَلَا یَقْرَأُ آیَۃً إِلَّا کَانَتْ فِی جَوْفِ الْمَلَکِ)) [السنن الکبریٰ للبیھقی: 162۔سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ: 1213]

’’بلاشبہ بندہ جب کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگتا ہے تو فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس کے پیچھے کھڑا ہو کر توجہ سے قرآن سننے لگتا ہے، اور قریب ہو جاتا ہے، وہ مسلسل توجہ سے سنتا اور قریب ہوتا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ لیتا ہے، پھر بندہ جو بھی آیت پڑھتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں جاتی ہے۔‘‘

❷ مسائل الإمام أحمد: 1/ 103

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ رُبَّمَا قَرَأَ فِي الْمُصْحَفِ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَلَا يَمَسُّهُ وَلٰكِنْ يَأْخُذُ بِيَدِهٖ عُودًا أَوْ شَيْئًا يُصَفِّحُ بِهِ الْوَرَقَ ❶

”امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ بسا اوقات بغیر وضو کے ہی مصحف پر پڑھ لیتے تھے لیکن اسے ہاتھ نہیں لگاتے تھے، البتہ اپنے ہاتھ میں لکڑی یا کوئی چیز پکڑ لیتے جس کے ذریعے ورق پلٹتے تھے۔“

توضیح اسی بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ)) ❷

”قرآن کو صرف پاک شخص ہی ہاتھ لگائے۔“

وضو ٹوٹتے وقت تلاوت روک دیں

زُرزُر بن صہیب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: اگر میری قرآن پڑھتے ہوئے ہوا خارج ہو جائے تو کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا:

تُمْسِكُ عَنِ الْقِرَاءَةِ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الرِّيحُ . ❸

”تم قراءت روک دیا کرو، یہاں تک کہ ہوا مکمل خارج ہو جائے۔“

جمائی آئے تو قراءت روک دیں

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِذَا تَثَاءَبْتَ وَأَنْتَ تَقْرَأُ فَأَمْسِكْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْكَ . ❹

---

❶ مسائل ابن هانئ: 1/ 102

❷ الموطأ: 1/ 199۔سنن الدارقطنی: 437۔ المعجم الكبير للطبرانی: 13217۔ صحيح الجامع: 7780

❸ مصنف عبد الرزاق: 1326

❹ [سنده صحيح] شعب الإيمان: 5/ 88 ۔شرح السنة للبغوی: 3347۔ فضائل القرآن لأبی عبيد: 129

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’جب تمہیں قرآن پڑھتے ہوئے جمائی آئے تو قراءت روک دیا کرو، یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔‘‘

دورانِ تلاوت اُونگھ آئے تو سو جائیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ يُرِيدُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ))

’’جب تم میں سے کسی کو اُونگھ آنے لگے تو اسے سو جانا چاہیے، یقیناً (ایسا ہوسکتا ہے کہ) تم میں سے کوئی بخشش مانگنا چاہتا ہو لیکن وہ اپنے آپ کو بُرا بھلا کہنے لگے۔‘‘

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت صرف امام آجری رحمہ اللہ نے ہی بیان کی ہے جبکہ دیگر کتبِ احادیث میں یہ روایت اس طرح ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ، لَا يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)) [1]

’’جب تم میں سے کسی کو اونگھ آئے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے سو لینا چاہیے، حتیٰ کہ اس کی نیند پوری ہو جائے، کیونکہ تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگے تو اسے معلوم نہیں رہتا کہ وہ مغفرت مانگ رہا ہے یا اپنے آپ کو برا بھلا کہہ رہا ہے۔‘‘

---

[1] صحیح البخاری: 212۔صحیح مسلم: 786۔ سنن أبی داود: 1312۔سنن الترمذی: 355۔ سنن ابن ماجہ: 1370

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح یعنی نیند کی وجہ سے آدمی کے حواس قائم نہیں رہتے اور اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ دِل و دماغ بھی حاضر نہیں رہتے، جس کی وجہ سے اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ اس کی زبان سے ایسے الفاظ ادا ہونے لگیں جو اس کے اپنے ہی خلاف ہوں، جبکہ وہ تو تلاوتِ قرآن کے ذریعے اپنے گناہ بخشوانا چاہتا ہو۔ لہٰذا ایسے شخص کو تلاوت ختم کر کے پہلے نیند پوری کر لینی چاہیے، تا کہ اس کے حواس درست ہو جائیں۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ، حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ، فَإِنَّهُ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ، فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)) ❶

"جب تم میں سے کسی کو دورانِ نماز اُونگھ آنے لگے تو اسے سو جانا چاہیے، حتیٰ کہ اس کی نیند پوری ہو جائے، اس لیے کہ جب اسے نماز پڑھتے ہوئے اُونگھ آنے لگے تو شاید وہ اپنے تئیں استغفار کر رہا ہو لیکن خود کو بُرا بھلا کہے جا رہا ہو۔"

حالتِ ناپاکی میں قرآن پڑھنے سے اجتناب

عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْجِزُهُ شَيْءٌ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ إِلَّا الْجَنَابَةَ. ❷

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت کے علاوہ کوئی چیز قرآن پڑھنے سے روکا نہیں

---

❶ الموطأ: 257۔ صحيح البخاري: 209۔ صحيح مسلم: 786۔ سنن أبي داود: 1310

❷ [ضعيف] سنن ابن ماجه: 594۔ مسند أبي يعلى الموصلي: 408۔ شعب الإيمان: 1933۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے جبکہ مسند ابی یعلی الموصلی کے محقق شیخ حسین سلیم اسد نے اس روایت پر حسن کا حکم لگایا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھی۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)) [1]

''جنبی اور حائضہ قرآن کا کوئی بھی حصہ نہ پڑھیں۔''

تلاوت کے بعد نفس کا محاسبہ

میں نے جو بھی آدابِ تلاوت بیان کیے ہیں، اہلِ قرآن کو ان کا لازمی خیال رکھنا چاہیے اور ان سے غفلت نہیں برتنی چاہیے۔ جب تلاوت مکمل کر چکیں تو اپنے نفس کا محاسبہ کریں۔ اگر تو تلاوت کے بعد نفس میں تبدیلی آئی ہو اور اس نے احکامِ الٰہیہ کو قبول کر کے اور اس کے حرام کردہ امور سے اجتناب کر کے اپنا تزکیہ کیا ہو تو خدا کا شکر ادا کریں کہ جس نے توفیق مرحمت فرمائی۔ لیکن اگر نفس پر قرآن کا اثر ہی نہ ہوا ہو اور اس نے فرامینِ خداوندی سے اعراض کیا ہو تو پھر اللہ سے اپنی کوتاہیوں پر استغفار کرنا چاہیے اور اپنی اس حالت کی تبدیلی کی دعا کرنی چاہیے جو اہلِ قرآن کے شایاں نہیں ہے اور رب تعالیٰ کو بھی پسند نہیں ہے۔ جس شخص میں قرآن کی تاثیر پیدا ہونے لگے اور اس کی حالت بدلنا شروع ہو جائے تو وہ اپنے جمیع امور میں بہت سے فوائد پاتا ہے اور قرآن کی برکت سے اسے ہر وہ چیز حاصل ہو جاتی ہے جو اسے دنیا و آخرت میں محبوب ہوتی ہے۔ ان شاء اللہ

ہر کوئی اپنے حصے کی چیز لے لیتا ہے!

امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو بھی اس قرآن کے ساتھ مجلس نشینی کرتا ہے وہ یا تو کچھ اضافی لے کر اُٹھتا ہے یا کمی کا شکار ہو کر۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

[1] [منکر] سنن الترمذی: 131۔ سنن ابن ماجہ: 596۔ السنن الکبریٰ للبیهقی: 418۔ ضعیف الجامع: 6364

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴾ [الإسراء : 82]

''یہ قرآن مومنوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور یہ ظالموں کو صرف خسارے میں ہی بڑھاتا ہے۔''[1]

قرآن کے عامل اور بے عمل شخص کی مثال

امام قتادہ رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ﴾ [الأعراف: 58]

''جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول نکالتی ہے۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اچھی زمین'' سے مراد مومن ہے، جو کتاب اللہ کی تلاوت سن کر اسے یاد رکھتا ہے اور اس پر عمل کر کے اسی طرح فائدہ حاصل کرتا ہے جیسے اس زمین پر بارش برسے تو یہ زرخیز ہو جاتی ہے اور پھل پھول اُگانے لگتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

﴿وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ﴾ [الأعراف: 58]

''اور جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔''

یہ زمین اس شخص کے مانند ہے جو منکر ہو اور قرآن سن کر اس سے اثر نہ لے اور اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ یہ شخص اسی طرح فائدے سے محروم رہتا ہے جس طرح ایسی زمین پر بارش بھی برس پڑے تو تب بھی یہ زرخیز نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی فائدے کی چیز اُگاتی ہے۔

قرآن کو اچھی آواز میں پڑھنے کا بیان

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَلّٰهُ أَشَدُّ أَذَنًا إِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ

[1] الزهد لابن المبارك: 272۔قيام الليل للمروزی: 73

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى الْقَيْنَةِ)) [1]

''اللہ تعالیٰ اچھی آواز والے آدمی کو بلند آواز سے قرآن پڑھتے ہوئے اس سے بھی زیادہ توجہ سے سنتا ہے جس قدر توجہ سے گانے والی لونڈی کا مالک اپنی لونڈی کا گانا سنتا ہے۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ)) [2]

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ مزین کرو۔''

توضیح قرآن کو اچھی آواز اور عمدہ لب و لہجے میں پڑھنا مستحب ہے۔ یہ فطری امر ہے کہ خوبصورت آواز میں قرآن سننے میں اور ہی لذت محسوس ہوتی ہے اور نسبتاً زیادہ سے زیادہ قرآن سننے کو اور لمبا قیام کرنے کو دِل کرتا ہے، اس کے برعکس اگر قاری کی آواز بھلی نہ ہو تو سامع کی طبیعت میں گرانی محسوس ہونے لگتی ہے۔

اچھی آواز والے قاری کے لیے ملحوظات

اللہ تعالیٰ نے جسے اچھی آواز سے نوازا ہو اسے اس نعمت کا احساس ہونا چاہیے کہ اللہ نے اسے کس قدر شرف بخشا ہے، لہٰذا وہ اس کی قدر کرے اور اللہ کو ہی راضی کرنے کے لیے تلاوت کیا کرے، مخلوق کو خوش کرنے کے لیے نہیں۔ وہ اپنے اندر یہ لالچ نہ پیدا ہونے دے کہ اپنی خوبصورت آواز کے ذریعے لوگوں کو محظوظ کر کے ان سے دنیوی فوائد حاصل کرنے کی کوشش میں لگ جائے۔ نیز دنیاداروں سے داد و تحسین لینے اور اپنی ''واہ، واہ'' کروانے کی غرض سے بھی تلاوت نہ کرے اور نہ ہی دولت مندوں اور بادشاہوں کو اپنی

---

[1] [ضعيف] سنن ابن ماجه: 1340۔شعب الإيمان للبيهقى: 2144۔سلسلة الأحاديث الضعيفة: 2951۔ ضعيف الجامع: 4630

[2] سنن أبى داود: 1468۔سنن النسائى: 1015۔ سنن ابن ماجه: 1342۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة: 771۔ صحيح الجامع: 3580۔ صحيح الترغيب والترهيب: 1449

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت آواز میں قرآن سنانے اور انہیں نمازیں پڑھانے کے لیے مارا مارا پھرے۔ یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص ان امور سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس کے لیے اس کی آواز ہی آزمائش بن جائے گی۔ البتہ جو قاری مخفی و علانیہ طور پر خدا سے ڈرتا ہے اور فقط اسی کی خوشنودی کو مقصود و مطلوب بنا لیتا ہے تو اس کی آواز اس کے لیے فائدہ مند بن جاتی ہے۔ ایسا قاری اس نیت سے لوگوں کو قرآن سناتا ہے تاکہ وہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیں، اللہ کے احکام وفرامین میں رغبت کرنے لگیں اور اس کے ممنوعات سے اجتناب کرنے لگیں۔ ایسے خوش خصلت قاری سے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور خود اس کی بھی آخرت سنورتی ہے۔

اچھی آواز اسی کی ہے جس میں خشوع ہو

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ صَوْتًا بِالْقُرْآنِ الَّذِي إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ حَسِبْتَهُ يَخْشَى اللّٰهَ)) [1]

''یقیناً سب لوگوں میں سے اچھی آواز میں قرآن پڑھنے والا شخص وہ ہے جسے آپ قراءت کرتے سنیں تو محسوس کریں کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔''

حسنِ صوت کی کیفیت کیسی ہو؟

امام محمد بن حسین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے گویّوں والی آواز میں قراءت کرنا اور قرآن پڑھتے ہوئے غلطیاں کرنا بالکل پسند نہیں ہے اور یہ بہت سے اہلِ علم کے ہاں بھی ناپسندیدہ ہے۔ مثال کے طور پر یزید بن ہارون، اصمعی، احمد بن حنبل، ابوعبید، قاسم بن سلام، سفیان بن عیینہ اور دیگر متعدد علماء کا یہی مؤقف ہے، اور یہ قاری کے لیے تاکید فرماتے ہیں کہ جب وہ قراءت کرے تو درد بھری آواز میں کرے، آنکھوں سے آنسو بہائے، اگر چشم نم نہ ہو تو رونے جیسی صورت بنا لو اور دِل کے خشوع کے ساتھ قرآن پڑھے۔

---

[1] [حسن] سنن ابن ماجہ: 1339- صحيح الجامع: 2202

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اچھی آواز میں نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں!

عبدالرحمان بن سائب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بینائی جانے کے بعد ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کہا تو آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتلایا کہ (عبدالرحمان ہوں)۔ تو آپ نے فرمایا: بھتیجے! خوش آمدید، مجھے معلوم پڑا ہے کہ تم قرآن بہت اچھی آواز میں پڑھتے ہو، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے:

((إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ نَزَلَ بِحُزْنٍ، فَإِذَا قَرَأْتُمُوهُ فَابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَتَبَاكَوْا، وَتَغَنَّوْا بِهِ، فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)) ❶

”بلاشبہ یہ قرآن غم کے ساتھ نازل ہوا ہے، سو جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو، لیکن اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی صورت بنا لو اور اسے اچھی آواز میں پڑھو، جو اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔“

عبدالجبار بن ورد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے پوچھا: اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو تو وہ کیا کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: جس قدر ممکن ہو وہ احسن انداز میں قرآن پڑھنے کی کوشش کرے۔ ❷

امام وکیع رحمہ اللہ اور امام ابن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ”جو اسے اچھی آواز سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں“ سے مراد ہے کہ جو اس سے مستغنی ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ ❸

---

❶ [ضعيف] سنن ابن ماجه: 1337۔ آخری الفاظ ((فَمَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)) کے علاوہ باقی روایت ضعیف ہے۔ نیز صحیح بخاری میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَيسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ)) (صحيح البخاري: 7527)

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں نہ پڑھے۔“

❷ سنن أبي داود: 1473 ❸ سنن أبي داود: 1474

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهٖ)) [1]

''اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس قدر کان لگا کر نہیں سنتا، جتنا کہ کسی خوش الحان نبی کے بلند آواز سے قرآن پڑھنے پر کان لگاتا ہے۔''

غم کی کیفیت، دِل میں خشوع اور تفکر و تدبر

قرآن پڑھنے والے کو میں تاکید کرتا ہوں کہ وہ قراءت کرتے ہوئے غم کی کیفیت بنائے، رونے کی کوشش کرے، دِل میں خشوع پیدا کرے اور قرآن کے بیان کردہ وعدو وعید میں تفکر کرے۔ کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ اللہ نے یہ وصف کن لوگوں کا بیان فرمایا ہے؟ اور ہمیں ان کے فضل و شرف کی خبر دی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ﴾

[الزمر: 23]

''اللہ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، ایک ایسی کتاب؛ جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں اور جس میں بار بار مضامین دوہرائے گئے ہیں، اسے سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرنے والے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ کے ذِکر کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔''

پھر اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو قرآن کو سنتے ہیں تو ان کے دِلوں میں خدا کا ڈر پیدا نہیں ہوتا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝٥٩ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ۝٦٠ وَ اَنْتُمْ

[1] صحیح البخاری: 7544۔ صحیح مسلم: 792

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سٰمِدُوْنَ ۝ ﴾ [النجم: 59-61]

”کیا یہی وہ بات ہے جس پر تم اظہارِ تعجب کرتے ہو؟ ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو، اور گا بجا کر انہیں ٹالتے ہو۔“

قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں

قاریٔ قرآن کو اس کا اہتمام بھی کرنا چاہیے کہ قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھے، جیسا کہ اللہ نے حکم فرمایا:

﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ ﴾ [المزمل: 4]

”اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔“

جان لیجیے کہ جب قاری ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھے گا تو سامعین کو سمجھنے میں بھی آسانی رہے گی اور وہ اس سے فائدہ بھی اُٹھا سکیں گے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ ﴾ [الإسراء: 106]

”اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں۔“

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت:

﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ ﴾ [المزمل: 4]

”قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔“

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی ہے:

بَیِّنْهُ تِبْیَانًا. ❶

”اس کو خوب واضح کر کے پڑھیں۔“

امام مجاہد رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

---

❶ [ضعیف] مصنف ابن أبی شیبة: 8725۔الدر المنثور للسیوطی: 6/ 277

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ ﴾ [الإسراء : 106]

''اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ہے کہ قرآن پڑھتے ہوئے جلد بازی نہ کرے۔ ❶

فکر و تدبر کے ساتھ تھوڑا قرآن پڑھ لینا میری نظر میں بغیر غور و فکر کے سارا قرآن پڑھنے سے بہتر ہے۔ قرآن کا ظاہر، سنتِ طیبہ اور ائمہ کے اقوال اسی مؤقف کی تائید کرتے ہیں۔

تدبر کے ساتھ تھوڑا پڑھنا بھی پسندیدہ عمل ہے

ابو جمرہ الضبعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں بہت تیز قراءت کرتا ہوں اور تین دنوں میں قرآن مکمل کر لیتا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا:

لَأَنْ أَقْرَأَ الْبَقَرَةَ فِي لَيْلَةٍ فَأَتَدَبَّرَهَا وَأُرَتِّلَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَقْرَأَ كَمَا تَقُولُ .

''میں ایک رات میں صرف سورۃ البقرۃ پڑھوں اور اس میں خوب غور و فکر کروں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھوں، یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایسے پڑھوں جیسے تم کہہ رہے ہو۔'' ❷

کس انداز میں قرآن پڑھنا افضل ہے؟

عبید المکتب بیان کرتے ہیں کہ امام مجاہد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران پڑھتا ہے اور دوسرا آدمی صرف سورۃ البقرۃ پڑھتا ہے لیکن ان دونوں کی قراءت، رکوع و سجود اور جلسہ و تشہد ایک ہی طرح کا ہوتا ہے، تو ان دونوں میں سے افضل کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص افضل ہے جس نے صرف سورۃ البقرۃ پڑھی ہو۔

❶ تفسير ابن كثير: 3/ 68

❷ الزهد والرقائق لابن المبارك، ص: 97۔ قيام الليل للمروزى، ص: 60

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد انھوں نے یہ آیت پڑھی:

﴿ وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ ﴾ [الإسراء: ١٠٦]

''اس قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو ٹھہر ٹھہر کر سنائیں۔''

میں نے اس کتاب میں جتنے بھی امور بیان کیے ہیں، اہلِ قرآن کو چاہیے کہ ان تمام اوصاف و اخلاقیات سے خود کو آراستہ کریں اور میں نے جن نازیبا اعمال کا تذکرہ کیا ہے ان سے اپنی ذات کو بچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں راہِ راست کی طرف ہدایت دے۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے آداب

تقریظ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۞ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۞ مّٰكِثِیْنَ فِیْهِ اَبَدًا ۞ وَّ یُنْذِرَ الَّذِیْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۞﴾ وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ، الْبَشِيرِ وَالنَّذِيرِ وَالسِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ، وَمَنْ سَارَ عَلٰى نَهْجِهٖ وَدَعَا بِدَعْوَتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّينِ وَبَعْدُ:

اس بات میں چنداں شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے جو سب سے عظیم کتاب نازل کی ہے وہ قرآنِ کریم ہے۔ اللہ نے اس کتابِ مقدس کو تمام رسولوں سے افضل ہستی پر اور اس بہترین اُمت کے لیے نازل فرمایا جسے لوگوں کی اصلاح و ہدایت کے لیے میدان میں لایا گیا ہے۔ قرآن ایسا نُور ہے کہ جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کو چاہتا ہے ہدایت سے سرفراز کرتا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَ یُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا ۞ وَّ اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۞﴾ [الإسراء: ٩، ١٠]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یقیناً یہ قرآن وہ راہ دِکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔ جو لوگ اسے مان کر نیک اعمال کرنے لگیں انہیں یہ بشارت دیتا ہے کہ ان کے لیے بڑا اجر ہے، اور جو لوگ آخرت کو نہ مانیں انہیں یہ خبر دیتا ہے کہ ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔''

جو شخص قرآن کو مانتا ہے، اس کے حقوق کی ادائیگی کرتا ہے، اس کی تعظیم بجالاتا اور اس کی قدر کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت کی خوش بختیوں سے ہم کنار ہوتا ہے اور جو اس سے اعراض کرتا ہے اور اس کی قدر و تعظیم نہیں کرتا، وہ دنیا میں بھی بدبختی کا منہ دیکھتا ہے اور آخرت میں بھی شقاوت اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔ جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَ قَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ۚ (۹۹) مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ۙ (۱۰۰) خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ؕ وَ سَآءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ۙ (۱۰۱) ﴾ [طه: ۹۹-۱۰۱]

''اسی طرح (اے نبی!) ہم آپ کو پچھلے گزرے ہوئے حالات کی خبریں سناتے ہیں، اور ہم نے خاص اپنے ہاں سے آپ کو ایک ''ذِکر'' (قرآن) عطا کیا ہے۔ جو کوئی اس سے منہ موڑے گا وہ قیامت کے روز سخت بارِ گناہ اٹھائے گا اور ایسے سب لوگ ہمیشہ اس کے وبال میں گرفتار رہیں گے، اور قیامت کے دن ان کے لیے بڑا تکلیف دہ بوجھ ہوگا۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى (۱۲۴) قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا (۱۲۵) قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى (۱۲۶) وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى (۱۲۷) ﴾

[طه: ۱۲۴-۱۲۷]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور جو میرے ''ذِکر'' سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: پروردگار! دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟ اللہ فرمائے گا: جس طرح ہماری آیات تیرے پاس آئی تھیں تو تُو نے انہیں بھلا دیا تھا؛ اسی طرح آج تجھ کو بھلایا جا رہا ہے۔ اس طرح ہم حد سے گزرنے والے اور اپنے رب کی آیات نہ ماننے والے کو بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور زیادہ دیرپا ہے۔''

اس جیسی اور بھی کئی آیات ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ جو بندہ قرآن سے ناتہ توڑ لیتا ہے وہ ضلالت و شقاوت کی سزا پاتا ہے اور جو اس کا تابع و عامل بن جاتا ہے؛ وہ نہ گمراہ ہوتا ہے اور نہ ہی بدبختی کا منہ دیکھتا ہے۔

قرآنِ کریم کی اتباع کی ایک صورت اس کی تعظیم بجا لانا اور اس کے آداب کا خیال رکھنا ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ)) [1]

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہی تھا۔''

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے احکام وفرامین کی کامل اتباع کرتے تھے اور اس میں مذکور اوامر ونواہی کے مطابق اپنا اخلاق بناتے تھے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ))

''آگاہ رہو! عنقریب فتنہ نمودار ہوگا۔''

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس سے نجات کا راستہ کیا ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] مسند أحمد: 24601۔مسند أبی یعلی: 4862۔شعب الإیمان للبیهقی: 1426

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

((كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللّٰهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِينُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ، هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يَخْلَقُ عَلٰى كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوا: ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ﴾ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدٰى إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)) ❶

”(اس فتنے سے نکلنے کا راستہ) کتاب اللہ ہے، اس لیے کہ اس میں تم سے پہلے اور تم سے بعد کے لوگوں کی خبریں ہیں، تمھارے مابین ہونے والے معاملات کے فیصلے ہیں، یہ دوٹوک ہے اور اس میں ہنسی ٹھٹھے کی باتیں نہیں ہیں۔ جو اسے کم تر سمجھ کر چھوڑے گا؛ اللہ اس کے ٹکڑے کر ڈالے گا اور جس نے اس کے علاوہ کسی اور چیز میں ہدایت ڈھونڈی؛ اللہ اس کو گمراہ کر دے گا۔ یہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے اور حکمت بھرا ذِکر ہے اور یہ بالکل سیدھا راستہ ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس میں ہوائے نفسانی کجی کا شکار نہیں کر سکتی۔ نہ تو (اس کو پڑھنے سے) زبانیں تھکتی ہیں، نہ اس سے علم والے سیر ہوتے ہیں، نہ بار بار پڑھنے سے یہ پرانی ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے عجائب ختم ہوتے ہیں۔ یہ تو ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سنا تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکے کہ ”یقیناً ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو راہِ راست

❶ [ضعیف] سنن الترمذی: 2906

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف راہنمائی کرتا ہے؛ اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے۔'' جس نے اس کے مطابق کلام کیا؛ اس نے سچ کہا، جس نے اس پر عمل کیا؛ اسے اجر و ثواب سے نوازا گیا، جس نے اس کے مطابق فیصلہ کیا؛ اس نے عدل کیا، جس نے اس کی دعوت دی؛ اس کی راہِ راست پر راہنمائی کی گئی۔''

اسی کے پیش نظر الشیخ عبدالرحمان بن عبدالعزیز الدھامی (امام وخطیب جامع الزہراء بالکبیریہ) نے یہ اوراق تحریر کیے ہیں جن میں بہت سے ایسے آداب بیان کیے ہیں کہ کتاب اللہ سے متعلق جن سے آراستہ ہونا مسلمان پر واجب ہے۔ مؤلف نے بہت سے مسلمانوں اور طالب علموں میں قرآن کی بے ادبی دیکھی تو انہیں سوءِ ادب سے بچانے اور اس کے انجام سے ڈرانے کے لیے یہ کتاب تحریر کی۔ اللہ انہیں جزائے خیر سے نوازے۔

میں سمجھتا ہوں کہ جو بھی کتاب اللہ سے تعلق رکھتا ہے اس کو یہ کتاب ضرور پڑھنی چاہیے اور تعظیم قرآن کی غرض سے اس میں بیان ہونے والے آدابِ قرآن سے ضرور متصف ہونا چاہیے، کیونکہ کتاب اللہ کی تعظیم بجا لانے پر تمام علمائے اُمت کا اتفاق ہے، یقیناً یہ خدا تعالیٰ کی تعظیم کے ہی مترادف ہے:

﴿ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝﴾ [الحج: 32]

''جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دِلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔''

میں بارگاہِ خداوندی میں دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اپنی کتاب کے آداب سے آراستہ ہونے کی اور ہمارے دِلوں کو قرآن کے خطاب کی لذت و فرحت محسوس کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وصلّى الله وسلّم على عبده ورسوله نبيّنا محمدٍ وآله وصحبه

عبدالله بن محمد الغنيمان

المدرس بالمسجد النبوی الشريف (المدينة المنورة)

٢٠/ ٦/ ١٤٣٢هـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد لله الذى أنزل القرآن ويسّره، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وفّق للقيام بالقرآن من اختاره وبصّره، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله، القائل: ((اَلمَاهِرُ بِالقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الكِرَامِ البَرَرَةِ)) صلّى الله وسلّم وبارك عليه وعلى آله وأصحابه، الذين جمعوا القرآنَ فى صدورهم السّلمية وصحفه المطهّرة، ومن تبعهم بإحسان فعمل به وتدبره وتغنى به وحبّره. ﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [يونس: 57]، ﴿قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِيَ فَعَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴾ [الأنعام: 104]، ﴿ يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴾ [النساء: 174]

یہ بات میرے لیے بڑی مسرت اور خوشی کی باعث ہے کہ میں قاریٔ قرآن کو ان آداب کا تحفہ دے رہا ہوں کہ کتاب اللہ کو پڑھتے وقت جن سے آراستہ ہونا ہر مسلمان کے لیے لازم ہے۔ میری یہ کوشش خیر خواہی کے ذہن سے ہے، کیونکہ دِین سراسر خیرخواہی ہے اور کتاب اللہ کی خیرخواہی بھی اس میں شامل ہے، جیسا کہ نبی مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((اَلدِّينُ النَّصِيحَةُ))

''دِین سراسر خیرخواہی ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کس کے لیے خیرخواہی؟ تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ)) [1]

"اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے ائمہ اور تمام مسلمانوں کے لیے۔"

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کتاب اللہ کی خیرخواہی سے مراد ہے اس کے ساتھ شدید محبت کی جائے، اس کی قدر و منزلت کی تعظیم کی جائے، کیونکہ یہ خالق کا کلام ہے، اس کو سمجھنے میں شدید رغبت رکھنا، اس میں تدبر کا خاص اہتمام کرنا، اس کی تلاوت کرتے ہوئے ان معانی کو جاننے کے لیے ٹھہرنا جن کا فہم حاصل کرنا ربِ کریم کی نظر میں پسندیدہ ہو اور پھر اس کے فہم کے بعد قیام میں اس کی تلاوت کرنا۔ اسی طرح جو دِلی طور پر قرآن کا خیرخواہ ہوتا ہے وہ اس کی وصیت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز کتاب اللہ کا خیرخواہ اس کے فہم سے مراد یہ بھی لیتا ہے کہ وہ احکامِ خداوندی کی اسی طرح پابندی کرے جیسے اللہ کی چاہت اور پسند ہو۔ پھر جو اسے سمجھ آئے وہ دوسرے بندوں تک بھی منتقل کرے، محبتِ قرآن کے بہ دولت مسلسل اس کے درس و تدریس سے منسلک رہے اور اپنے اخلاقیات و آداب کو قرآن کے تعلیم فرمودہ ادب و اخلاق سے آراستہ کرنے کی کوشش کرے۔ [2]

قرآن اُمت کا شرف اور اس کی رفعت کا سبب

قرآنِ کریم اس اُمت کے لیے سب سے عظیم شرف ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اسی قرآن کے ذریعے جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر علم و ایمان کی روشنی بخشی، دنیا کی تنگیوں سے نجات دے کر دنیا و آخرت کی فراخیوں سے ہم کنار کیا اور شرک کی ذِلت سے بچا کر اسلام کی عزت سے نوازا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَّسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخۡرِجَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوۡا

[1] صحیح مسلم: 55 [2] تعظیم قدر الصلاۃ: 2/ 693

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ﴾ [الطلاق: 11]

''ایک ایسا رسول جو تم کو اللہ کی صاف صاف ہدایت دینے والی آیات سناتا ہے تاکہ وہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔''

اور فرمایا:

﴿اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝﴾ [الزمر: 22]

''کیا وہ شخص کہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور وہ اپنے رب کی طرف سے ایک روشنی پر چل رہا ہے (اس شخص کی طرح ہوسکتا ہے جس نے قرآن سے کوئی سبق نہ حاصل کیا ہو؟) تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جن کے دِل اللہ کی نصیحت سے اور زیادہ سخت ہو گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔''

اور اللہ تعالیٰ نے اس قرآن کو مومنوں کے لیے ہدایت، شفا، رحمت اور نصیحت کا ذریعہ بنایا ہے، جیسا کہ فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ﴾ [حم السجدة: 44]

''کہہ دیجیے کہ یہ قرآن ایمان والوں کے لیے ہدایت اور شفا ہے۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝﴾ [العنکبوت: 51]

''کیا انہیں یہ کافی نہیں ہے کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل فرمائی جو ان پر تلاوت کی جاتی ہے، یقیناً اس میں ایمان والی قوم کے لیے رحمت اور نصیحت ہے۔''

جو لوگ اس قرآن کو شایانِ شان مقام دیتے ہیں؛ وہ رفعت و بلندی سے سرفراز ہوتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جیسا کہ رسولِ مکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

((اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِينَ)) ❶

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے قوموں کو بلندیاں عطا فرماتا ہے اور اسی کے باعث ہی دوسروں کو پستی میں دھکیل دیتا ہے۔''

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو لوگ قرآن کو اہمیت دیتے ہیں، اس کا علم سیکھتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں شرف و اکرام سے نوازتا ہے اور جو اس کو قابلِ اعتناء ہی نہیں سمجھتے، اس کو سیکھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے اور اس پر عمل کرنا شیوہ نہیں بناتے، اللہ تعالیٰ انہیں دنیا میں بھی ذلیل کرتا ہے اور آخرت میں بھی رُسوائی کا منہ دِکھاتا ہے۔ ❷

لٰہذا واجب ہے کہ ہمارے درمیان قرآن یوں موجود رہے کہ حسی اور معنوی طور پر اس کی تعظیم کی جائے، اسے مقدم رکھا جائے اور اسے بلند مقام دیا جائے، جیسا کہ خدائے عزوجل نے اپنی کتابِ مقدس کے اوصاف ان ہی الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:

﴿فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ﴿١٤﴾ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾﴾

[عبس: 13-15]

''یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرّم ہیں، بلند مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں، معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿٢١﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿٢٢﴾﴾ [البروج: 21، 22]

''بلکہ یہ قرآن بلند پایہ ہے، جو اس لوح میں (نقش) ہے جو محفوظ ہے۔''

جب قرآنِ کریم آسمان میں محفوظ ہے، بلند مرتبے اور پاکیزگی کا حامل ہے، اور معزز

---

❶ صحیح مسلم: 817

❷ المفهم للقرطبی: 2/ 446

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاتبوں کے ہاتھوں میں ہے تو پھر اس کا حق بنتا ہے کہ زمین میں بھی اس کی حفاظت کی جائے، اسے تکریم دی جائے، اسے بلند مقام دِیا جائے اور اسے پاکیزہ رکھا جائے۔ یہ اہلِ زمین کے لیے اللہ کی آخری کتاب ہے جو پہلی کتبِ ساویہ کی تصدیق کرتی ہے اور انہیں منسوخ کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی متفقہ تعلیمات کی نگہبان بھی ہے۔ جیسا کہ ربِ کریم کا فرمان ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ﴾ [المائدة: 48]

"اور ہم نے تمھاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق لے کر آئی ہے اور اپنے سے پہلے آنے والی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ و نگہبان بھی ہے۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ:

﴿فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍۙ۝ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ۝﴾ [الواقعة: 78، 79]

"یہ ایک محفوظ کتاب میں درج ہے جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔"

لہٰذا جب قرآن آسمانوں کے اوپر محفوظ ہے اور وہاں صرف فرشتے ہی چھوتے ہیں جو پاکیزہ ہیں، تو پھر یہاں ہمارے درمیان میں اس کا محفوظ رہنا زیادہ ضروری اور اولیٰ ہے۔ کیا آپ ملاحظہ نہیں کرتے کہ قرآن کو ناپاک شخص کے چھونے سے منع کیا گیا ہے؟ تو اس سے بھی زیادہ لازم یہ ہے کہ اس کلامِ پاک کو ایسے لوگوں کے سامنے پیش نہ کیا جائے جو بے ادبی اور غفلت کے مارے ہوں کہ وہ اس سے اس قدر بے اعتنائی برتیں کہ جب وہ اپنے گھر کی صفائی کریں تو اس پر گرد و غبار پڑتی رہے لیکن انہیں پروا ہی نہ ہو، یا اس پر دھواں پڑتا رہے، یا قرآن پر حساب و کتاب کرنے لگیں، یا گھر یا دوکان کی چابیاں اس کے اوپر رکھ دیں (یہ سب بے ادبی کی صورتیں ہیں)، البتہ اگر گھر میں قرآن کے دو نسخے موجود ہوں اور ایک کو دوسرے کے اوپر رکھ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور یہ جائز ہے۔ [1]

[1] التذكار فی أفضل الأذكار، ص: 182

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہم سے قرآن کے متعلق سوال بھی کرے گا اور ہم اس بابت جواب دہ ہوں گے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴾ [الزخرف: 44]

''اور بلاشبہ یہ آپ کے لیے اور آپ کی قوم کے لیے درسِ نصیحت ہے اور عنقریب آپ سب سے (اس کے متعلق) سوال کیا جائے گا۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کے متعلق سوال یہ ہوگا کہ تم نے اس پر کس قدر عمل کیا اور اس میں بیان ہونے والے احکام وفرامین کو کس حد تک قبول کیا؟ [1]

اسی طرح فرمایا:

﴿ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ كِتٰبًا فِیْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ [الأنبياء: 10]

''یقیناً ہم نے تم لوگوں کی طرف ایک کتاب نازل کی، جس میں تمھارا ہی ذِکر ہے، کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟''

سب سے عظیم تر کتاب جو کہ سب سے افضل فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی وساطت سے سب سے اشرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے، تاکہ یہ مسلمانوں سے تعظیم واحترام اور قدردانی حاصل کرے اور ان میں عظمت و بلندی کا مقام پائے۔ چنانچہ واجب ہے کہ قرآن کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے احترام اور قدرافزائی کا اعلیٰ درجہ اپنانا چاہیے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جس نے اس کے متعلق فرمایا ہے:

﴿ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴾ [الحشر: 21]

''اگر ہم نے یہ قرآن کسی پہاڑ پر اُتار دیا ہوتا تو آپ دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے پست ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے سامنے اس لیے بیان کرتے ہیں کہ وہ (اپنی حالت پر) غور کریں۔''

[1] تفسیر ابن کثیر: 7/ 230

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی، نقص اور زیادتی سے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝ ﴾ [حم السجدة: 41، 42]

”یقیناً یہ ایک زبردست کتاب ہے۔ باطل نہ اس پر سامنے سے آ سکتا ہے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے، یہ حکمت والی اور ستائشوں والی ذات کی نازل کردہ چیز ہے۔“

اسی طرح فرمایا:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ﴾ [الحجر: 9]

”یقیناً ہم نے ہی ذِکر (قرآن) کو نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“

سلف کا حصولِ قرآن اور خلف کا اشاعتِ قرآن

اس بات میں شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جملہ نعمتوں میں سے جلیل القدر اور شان دار نعمت یہ ہے کہ مسلمانوں کی اولاد میں کتاب اللہ سے ناتہ جوڑنے کا شوق بیدار ہو چکا ہے اور اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ ہر مملکت میں حفظِ قرآن کے بے شمار حلقات قائم ہیں اور مصاحفِ قرآنی کی مفت تقسیم کے ذریعے دنیا کے ہر گوشے میں قرآن پہنچ چکا ہے۔ اس نعمت پر بارگاہِ ایزدی میں بے پناہ شکر کا نذرانہ پیش کرنا چاہیے۔

دورِ حاضر میں قرآن کا نشر و توزیع بھی اس اُمت پر خدا کی بڑی نعمت ہے۔ اب تو ایسا ہونے لگا ہے کہ ایک مصحف مسلمان کے ساتھ عمر بھر ساتھ رہتا ہے اور پھر اس کے ورثاء کو منتقل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ادب کا اچھا انداز ہے کہ قرآن کو ایسے غلاف میں رکھا جائے جس میں وہ ظاہری طور پر بھی محفوظ رہے، حتیٰ کہ بندۂ مومن کی قیمتی شے مصحفِ قرآنی بن جائے۔

امام یحییٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے دنیا سے دو ہی چیزوں کی خواہش ہے: ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالی گھر اور دوسرا عمدہ خط والا قرآن؛ جسے میں پڑھا کروں۔ [1]

اس کتاب کی وجہ تالیف

میں ان سطور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مصحفِ قرآنی کا ادب و احترام واجب ہے، خواہ اس کے نسخے کتنے بھی زیادہ ہوں اور ان کا حصول کتنا ہی آسان ہو۔ اس موضوع پر یہ کتاب لکھنے کی وجہ بھی یہی بنی ہے کہ طلبۂ مدارس میں مصحفِ قرآنی کے ساتھ لاپروائی اور بے توجہی کا رویہ دیکھنے میں آیا ہے۔ دِل بڑا غم زدہ اور اَلم رسیدہ ہو جاتا ہے جب ایسا دیکھنے کو ملتا ہے کہ قرآن کے اوراق صرف اس بنا پر شہید ہوئے ہوتے ہیں کہ اس کا خیال نہیں رکھا گیا ہوتا اور اس کی حفاظت نہیں کی گئی ہوتی۔ ایسا اس لیے بھی ہوتا ہے کہ بعض بدنصیب لوگ قرآن کو عام کتاب کی طرح استعمال کرتے ہیں۔ اللہ ان کی اصلاح فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے سینوں کو اسی بنا پر عزت بخشی ہے کہ وہ اس کلامِ مقدس کو اپنے اندر محفوظ رکھتے ہیں، اس پر عمل بجا لاتے ہیں اور اپنے اختلافی امور میں اسی کو حکم مانتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۹﴾ [العنكبوت: 49]

”دراصل یہ واضح نشانیاں ہیں ان لوگوں کے دِلوں میں جنہیں علم بخشا گیا ہے اور ہماری آیات کا انکار صرف ظالم لوگ ہی کرتے ہیں۔“

ان لوگوں پر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم رہتا ہے جو اپنے پروردگار کی کتاب کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔

یہاں بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو مسلمان کہلانے کے باوصف قرآن کے حقوق کی ادائیگی سے محروم رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بابت خدشہ ہے کہ کہیں وہ اس فرمانِ

[1] التذكار في أفضل الأذكار، ص: 178

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندی کا مصداق نہ بن جائیں:

﴿ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۝﴾

[الفرقان: 30]

''اور رسول (ﷺ) کہیں گے: اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو پسِ پُشت ڈال دیا تھا۔''

دورِ حاضر میں جس قدر کثرت سے رسائل و جرائد شائع ہوتے ہیں، ان میں سے متعدد ایسے ہوتے ہیں جن میں آیاتِ قرآنیہ یا ان کے تراجم مرقوم ہوتے ہیں، لیکن بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ ان کا ذرا بھی خیال نہیں رکھا جاتا اور بے احتیاطی میں ان کے اوراق کو یا تو کھانے پینے کی کسی چیز کے لیے استعمال کر لیا جاتا ہے یا پھر پاؤں تلے روندے جا رہے ہوتے ہیں۔ نعوذ باللّٰہ من ذالك

مصحف قرآنی کی حفاظت اور اس کی بے حرمتی کی مذمت

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝﴾

[الواقعة: 77-79]

''بلاشبہ یہ بلند پایہ قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے، جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔''

جب قرآن کو صرف چھونے کے متعلق ہی اس قدر احتیاط کا حکم ہے تو پھر اسے نجاست میں پھینکنے، یعنی اس کی آیات لکھے ہوئے اوراق کو پاؤں تلے روندنے پر کیا وعید ہو گی؟ (نعوذ باللہ) یقیناً یہ خطرناک معاملہ ہے...... بہت ہی خطرناک!!

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب وغیرہ کا قول ہے کہ اگر کوئی مسلمان قرآن کو گندگی میں پھینکتا ہے (اللہ کی پناہ) تو پھینکنے والا کافر ہو جاتا ہے۔ [1]

[1] التبيان في آداب حملة القرآن، ص: 191

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم کا قول ہے کہ اعضائے جسمانی سے صادر ہونے والے اعمال میں سے ظاہری عمل پر بھی مرتد ہونے کا حکم لگ جاتا ہے، جیسا کہ بت کو سجدہ کرنا یا مصحفِ قرآنی کی اہانت کرنا۔ ❶

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصحف کی حفاظت اور احترام کے واجب ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ ❷

اسی لیے مشرکین کے ممالک یا علاقوں کی طرف سفر کرتے وقت قرآنِ کریم کو ساتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے، تاکہ وہ اس کی حرمت کو پامال نہ کریں۔ جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ . ❸

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن لے کر دشمن کے علاقے کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ممانعت اس خدشے کی وجہ سے ہے کہ کہیں دشمنِ اسلام قرآن کی بے حرمتی نہ کریں۔ ❹

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں قرآن لے کر کفار کے علاقے کی طرف سفر کرنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے، جس کی وجہ یہ اندیشہ ہے کہ کفار اس کی اہانت کر سکتے ہیں، لیکن اگر ایسا خطرہ نہ ہو، یعنی بندے نے کفار کے ایسے علاقے میں جانا ہو جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو تو پھر قرآن ساتھ لے جانا ممنوع نہیں ہے، کیونکہ یہاں ممانعت کی

---

❶ موسوعة الرد على المذاهب الفكرية المعاصرة: 33/ 196

❷ التبيان فى آداب حملة القرآن، ص: 191

❸ صحيح البخارى: 2990۔صحيح مسلم: 1869

❹ الموطأ: 962۔سنن أبى داود: 2610

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علت کا وجود نہیں ہے۔ یہی مؤقف صحیح ہے اور اسی کے قائل امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ، امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ کرام ہیں۔ ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں کی طرف یہ پیغام ارسال کیا تھا کہ تم قرآن کو ساتھ لے کر دشمن کے علاقوں کا سفر نہ کیا کرو، مجھے خدشہ ہے کہ کوئی کافر اس کی بے حرمتی نہ کرے۔ ❷

آخری زمانے میں قرآن کا آسمان کی طرف اُٹھنا علامتِ قیامت

جب قرآن کی تعظیم کرنا فراموش کر دیا جائے گا، جب اس کو پسِ پشت ڈال دیا جائے گا، جب اس کے مطابق فیصلے کرنا چھوڑ دیا جائے گا اور جب اس سے اعراض کیا جانے لگے گا تو اللہ تعالیٰ کو اپنے کلام کے بارے میں غیرت آئے گی کہ وہ اسے ایسے لوگوں کے درمیان رکھے جو اس کی قدر نہیں کرتے، اس کا احترام نہیں کرتے اور اس کی حدود کا پاس و لحاظ نہیں رکھتے۔ چنانچہ لوگوں کے سینوں اور سطروں سے قرآن کو اُٹھا لیا جائے گا اور یہ علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ جیسا کہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتّٰى لَا يُدْرٰى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقٰى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقٰى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا)) ❸

---

❶ شرح مسلم للنووی: 13/ 13

❷ سنن سعید بن منصور: 2467۔مصنف عبد الرزاق: 9411

❸ سنن ابن ماجه: 4049۔المستدرك للحاكم: 8508

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اسلام اس طرح محو ہو جائے گا جس طرح کپڑے کے نقوش مٹ جاتے ہیں، حتیٰ کہ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں رہے گا کہ روزے کیا ہوتے ہیں؟ نماز کیا ہوتی ہے؟ قربانی کیا ہوتی ہے؟ اور صدقہ کیا ہوتا ہے؟ اللہ کی رسّی (قرآن) کو ایک ہی رات میں اُٹھا لیا جائے گا اور زمین میں اس کی ایک آیت بھی نہیں رہے گی۔ لوگوں میں سے کچھ بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گی جو کہیں گی: ہم نے اپنے بزرگوں کو ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھتے دیکھا تھا تو ہم بھی پڑھنے لگے۔''

اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

يُسْرٰى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَيُرْفَعُ إِلَى السَّمَاءِ، فَلَا يُصْبِحُ فِي الْأَرْضِ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ. ❶

''کتاب اللہ پر ایسی رات آئے گی کہ جب اسے آسمان کی طرف اُٹھا لیا جائے گا اور صبح کو رُوئے زمین میں قرآن کی ایک بھی آیت باقی نہیں رہی ہوگی۔''

اسی معنی میں سلف کا قول ہے کہ:

مِنْهُ بَدَأَ وَإِلَيْهِ يَعُودُ. ❷

اسی سے ابتدا ہوئی ہے اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔

امام سفارینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَإِنَّ مِنْهَا آيَةَ الدُّخَانِ .... وَأَنَّهُ يُذْهَبُ بِالْقُرْآنِ

''قیامت کی ایک علامت دُخان (دھواں اُٹھنے) کی نشانی ہے اور ایک یہ علامت کہ قرآن کو (آسمان پر) لے جایا جائے گا۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَأَنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ يُوشِكُ أَنْ يُرْفَعَ.

---

❶ المستدرك للحاكم: 8544.

❷ اعتقاد اهل السنة للكلائى: 1/ 170۔شرح الطحاوية: 1/ 273

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یہ قرآن جو آج تمہارے درمیان موجود ہے؛ قریب ہے کہ اسے اُٹھا لیا جائے گا۔''

لوگوں نے کہا: قرآن کیسے اُٹھا لیا جائے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے دلوں میں اور ہم نے اسے مصاحف میں محفوظ کر رکھا ہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

يُسْرٰى عَلَيْهِ لَيْلَةً فَيَذْهَبُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَمَا فِي مَصَاحِفِكُمْ .

''اس پر ایک رات ایسی آئے گی کہ یہ تمہارے دِلوں اور تمہارے مصاحف سے مٹ جائے گا۔''

اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی:

﴿وَلَئِن شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِيٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ﴾ [الإسراء: 86]

''اور گر ہم چاہیں تو ضرور اس کو لے جائیں جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے۔'' (1)

علامہ حمود التویجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آثارِ صحابہ مرفوع احادیث کے حکم میں ہیں (یعنی ان کی حیثیت ایسی ہی ہے کہ جیسے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوں) کیونکہ ان جیسے فرامین رائے کی قبیل سے نہیں کہے جاتے بلکہ یہ توقیف (شارع کے بیان) کی رُو سے ہی کہے جاتے ہیں۔ (2)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس روایت پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آخری دور میں لوگوں کے دِلوں سے علم کو اٹھا لیا جائے گا، یہاں تک کہ ایک ایسی رات بھی آئے گی کہ قرآن کو لوگوں کے سینوں اور مصاحف سے بھلا دیا جائے گا اور لوگ لاعلمی کی حالت میں رہ جائیں گے۔ (3)

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اُمت سے قرآن کا اُٹھالیا جانا؛ دنیا کے ختم ہونے کا

(1) المستدرك للحاكم: 8538

(2) إتحاف الجماعة: 3/ 216

(3) النهاية فى الفتن والملاحم: 1/ 35

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت قریب آنے کی دلیل ہے۔ ❶

اسلاف مصحف کی تصغیر بھی پسند نہیں کرتے تھے

سلف صالحین رحمہم اللہ قرآن کا ادب بجا لانے کا خصوصی اہتمام اور التزام کیا کرتے تھے۔ ان کا یہ عمل ان کی نگاہ میں قرآن کے احترام وتوقیر کی دلیل تھا۔ ان کے ہاں ادبِ قرآن کا یہ عالم تھا کہ وہ لفظِ مصحف کو تصغیر سے پڑھنا (یعنی مصحیف پڑھنا) بھی پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ تصغیر درحقیقت تحقیر پر دلالت کرتی ہے۔

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسلاف رحمہم اللہ ناپسند کیا کرتے تھے کہ مصحف کو تصغیر سے پڑھیں۔ اور کہا جاتا تھا: کتاب اللہ کی تعظیم کیا کرو۔ ❷

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوئی بھی شخص مصیحف یا مسیجد نہ کہا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی جو بھی چیز ہے؛ وہ عظمت والی ہے، اچھی ہے اور خوبصورت ہے۔ ❸

---

❶ شرح العقيدة السفارينية: 2/ 164

❷ حلية الأولياء لأبى نعيم: 4/ 164

❸ حلية الأولياء لأبى نعيم: 2/ 173۔المصاحف، ص: 551

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا ادب کرنے کی صورتیں

اے قاریٔ قرآن! میں آپ کی خدمت میں وہ تمام آداب پیش کر رہا ہوں کہ تلاوتِ قرآن کے وقت رعایت جن کا خیال رکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اہم ترین آدابِ قرآن یہ ہیں:

قرآن کو پاکیزہ حالت میں پکڑیں

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ۝۷۸ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝۷۹ؕ ﴾ [الواقعة: 78، 79]

”یہ ایک محفوظ کتاب میں درج ہے جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔“

اہلِ علم محققین کے نزدیک اَلْمُطَهَّرُوْنَ سے مراد فرشتے ہیں، انسان نہیں۔ اس صورت میں یہ جملہ خبریہ بنے گا، یعنی ”قرآن کو صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں۔“

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح موقف یہ ہے کہ جو کتاب فرشتوں کے ہاتھوں میں ہے، اس کا تذکرہ ان آیات میں ہوا ہے:

﴿ فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۙ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۙ۝۱۴ بِاَیْدِیْ سَفَرَةٍ ۙ۝۱۵ ﴾

[عبس: 13-15]

”یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرّم ہیں، بلند مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں، معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں۔“ [1]

امام صاحب فرماتے ہیں: میں نے شیخ الاسلام امام بن تیمیہ رحمہ اللہ کو اس آیت سے یہ

[1] التبیان فی أیمان القرآن، ص: 330

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدلال کرتے سنا کہ مصحف کو بے وضو شخص نہیں چھو سکتا۔ انھوں نے فرمایا: یہ تنبیہ اور اشارہ کے باب سے ہے۔ جب وہ مصحف جو کہ آسمان میں موجود ہے؛ اسے صرف پاکیزہ لوگ چھو سکتے ہیں تو پھر یہ قرآن جو ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے؛ اس کو چھونے کے لیے تو پاکیزہ حالت کا ہونا ضروری ہے۔ [1]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کا یہ وصف بیان فرمایا ہے:

﴿ وَ اِنَّهٗ فِيْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ۝۴ ﴾ [الزخرف: 4]

''بلاشبہ یہ اُم الکتاب میں ثبت ہے، ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیتِ کریمہ میں ملاءِ اعلیٰ میں قرآن کا شرف واضح فرمایا ہے، تاکہ اہلِ زمین بھی اس کا شرف و مقام پہچانیں، اس کی تعظیم کریں اور اس کی فرماں برداری بجا لائیں۔ اُم الکتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ یہ تمام آیات قرآن کے شرف وفضل سے باخبر کرتی ہیں:

﴿ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝۷۷ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝۷۸ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝۷۹ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۸۰ ﴾ [الواقعة: 77-80]

''بلاشبہ یہ بلند پایہ قرآن ہے، ایک محفوظ کتاب میں ثبت ہے، جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہونے والی چیز ہے۔''

﴿ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝۱۱ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝۱۲ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝۱۳ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍۭ ۝۱۴ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝۱۵ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝۱۶ ﴾ [عبس: 11-16]

''ہرگز نہیں، یہ تو ایک نصیحت ہے، جس کا جی چاہے اسے قبول کرے۔ یہ ایسے صحیفوں میں درج ہے جو مکرّم ہیں، بلند مرتبہ ہیں، پاکیزہ ہیں، معزز اور نیک کاتبوں کے ہاتھوں میں رہتے ہیں۔''

[1] التبیان فی أیمان القرآن، ص: 338

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ علم نے ان دونوں آیات سے استنباط کیا ہے کہ بے وضو شخص مصحف کو نہیں چھو سکتا، اس لیے کہ فرشتے ان مصاحف کی تعظیم کرتے ہیں جو ملاءِ اعلیٰ میں قرآن پر مشتمل ہیں، لہٰذا زمین والوں کے تو زیادہ لائق ہے کہ وہ قرآن کی تعظیم اور ادب کریں، اس لیے کہ یہ ان پر نازل ہوا ہے اور اس کے مخاطبین بھی یہی لوگ ہیں، سو یہ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ اس سے تعظیم وتکریم کا تعلق رکھیں اور اس کے احکام کو قبول کرتے ہوئے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیں۔ ❶

عبداللہ بن ابی بکر بن حزم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام مراسلہ لکھا تھا، اس میں یہ بھی مندرج تھا کہ:

أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرٌ. ❷

''قرآن کو صرف پاک شخص ہی چھوئے۔''

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام یہ مراسلہ لکھا تھا۔ ❸

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ مشہور خط ہے اور اہلِ علم کے ہاں معروف ہے، اس کی شہرت اسے اسناد سے مستغنی کر دیتی ہے۔ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھے گئے اس مراسلے کی صحت کی یہی دلیل کافی ہے کہ اس کو جمہور علماء سے تلقی بالقبول حاصل ہے اور مدینہ، عراق اور شام کے فقہاء نے اس میں اختلاف نہیں کیا کہ قرآن کو صرف باوضو پاک شخص ہی چھوئے۔ یہی امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ❹

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہی مؤقف سیدنا سلمان الفارسی اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ کا ہے اور صحابہ میں سے کسی کا ان دونوں کے مخالف مؤقف بھی

❶ تفسیر ابن کثیر: 7/ 218 مختصراً

❷ الموطأ: 469

❸ مجموع الفتاوٰی: 21/ 266

❹ التمہید لابن عبد البر: 7/ 163، 164

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقول نہیں ہے۔ ❶

اسی طرح فرمایا: جہاں تک مصحف کو چھونے کا مسئلہ ہے تو اس میں درست مؤقف یہی ہے کہ اس کے لیے وضو کرنا واجب ہے، جیسا کہ جمہور کا قول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مؤقف معروف ہے۔

اور فرمایا: ربِ کریم کی کلام کی بڑی حرمت ہے، اسی لیے رکوع اور سجود کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ سو جب سجدے میں قرآن کی تلاوت ممنوع ہے تو مصحف کو سجدے کے مثل (یعنی زمین پر) رکھنا بھی جائز نہ ہوا، اور مصحف کی حرمت مسجد کی حرمت سے عظیم تر ہے، کیونکہ مسجد میں بے وضو شخص کا داخل ہونا جائز ہے بلکہ کافر بھی کسی غرض سے مسجد میں داخل ہوسکتا ہے (جبکہ قرآن کو ناپاک اور کافر نہیں چھو سکتے)۔ ❷

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم نے اس حدیث سے اس مسئلے کی دلیل پکڑی ہے کہ مصحف کو ناپاک حالت میں چھونا حرام ہے اور دیگر احادیث بھی اس کو تقویت دیتی ہیں، لہٰذا یہ حدیث جید ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور اس کے متعدد طرق بھی ہیں۔ چنانچہ یہ حدیث ناپاک حالت میں قرآن کو چھونے کی حرمت پر دلیل بنتی ہے۔

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحیح طور سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت ہے کہ ایسا کوئی بھی کلام موجود نہیں ہے جو کلامِ خداوندی سے زیادہ شرف و مقام کا حامل ہو۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کے طواف کے لیے طہارت کو واجب قرار دیا ہے تو اس کی کتاب کی تلاوت کے لیے طہارت کا ہونا تو زیادہ ضروری ہے، اس لیے کہ ہم کلام اللہ کو اپنے مونہوں سے نکالتے ہوئے پڑھتے ہیں۔ یہی قول جمہور علماء کا ہے اور ائمہ اربعہ بھی ان ہی میں شامل ہیں۔ ❸

---

❶ مجموع الفتاوٰی: 21/ 266

❷ مجموع الفتاوٰی: 21/ 288

❸ الشرح الممتع علی زاد المستقنع: 1/ 317

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ راجح اور صحیح مؤقف کے مطابق قرآنِ کریم کو چھونے اور پڑھنے کے لیے باوضو ہونا مستحب ہے، البتہ اس کو واجب قرار دینا درست نہیں ہے، کیونکہ بغیر طہارت کے بھی قرآن کو چھوا اور پڑھا جا سکتا ہے، لیکن اگر نجاستِ کبریٰ (جنابت یا حیض) ہو تو پھر قرآن کو چھونے سے اجتناب لازم ہے، البتہ زبانی تلاوت کی پھر بھی اجازت ہے، لیکن مصحف کو پکڑنے اور چھونے کے لیے طہارت ضروری ہے۔

مصحف کی جلد اور صفحہ پلٹنے کا حکم

سوال:...... کیا مصحف کی جلد؛ جو اس سے متصل ہوتی ہے، وہ بھی مصحف کے حکم میں ہو گی یا نہیں؟ کیا بے وضو شخص قلم یا لکڑی وغیرہ کے ذریعے قرآن کا صفحہ پلٹ سکتا ہے؟

جواب:...... اہلِ علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کوئی شخص ناپاکی کی حالت میں مصحف کو اس کے غلاف سے پکڑ کر یا تکیے پر رکھ کر نہ اُٹھائے اور یہ قرآن کا اکرام اور اس کی تعظیم بجا لانے کی غرض سے اس شخص کے لیے مکروہ سمجھا گیا ہے جو اسے ناپاکی کی حالت میں اُٹھائے۔ [1]

البتہ اہلِ علم کی ایک جماعت نے اس بارے میں رخصت بھی دی ہے۔ جیسا کہ الشیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بے وضو کے لیے قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے، البتہ غلاف سے یا آستین سے پکڑ کر اٹھانے کی اس کو رخصت ہے اور اسی طرح لکڑی وغیرہ کے ساتھ صفحہ پلٹنے کی بھی اجازت ہے۔ [2]

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بغیر وضو کے تختہ سیاہ پر قرآنِ کریم کی کوئی آیت لکھی جا سکتی ہے؟ اور جس تختہ سیاہ پر آیاتِ قرآنیہ لکھی ہوں؛ اسے بے وضو حالت میں پکڑنا شرعاً کیسا ہے؟

---

[1] الموطأ: 480

[2] آداب المشي إلى الصلاة، ص: 21

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے جواب دیا کہ قرآن کی کتابت بغیر وضو کے جائز ہے، البتہ اس آیت کو چھوا نہ جائے۔ رہا یہ مسئلہ کہ جس تختہ سیاہ پر آیات لکھی ہوں؛ اس کو چھونا جائز ہے یا نہیں؟ تو فقہائے حنابلہ کہتے ہیں کہ بچہ اگر اس تختی کو چھو لے جس پر کوئی آیت لکھی ہو تو جائز ہے، البتہ وہ یہ شرط عائد کرتے ہیں کہ اس کا ہاتھ آیات کے حروف کو نہ لگے۔ اب تختہ سیاہ کا مسئلہ اس سے ملتا ہے یا نہیں؟ یہ میرے نزدیک محلِ توقف ہے۔ واللہ اعلم [1]

کیا بچہ بے وضو حالت میں مصحف کو چھو سکتا ہے؟

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس دلیل کی بنا پر اس کی رخصت دی ہے کہ بچہ مکلّف نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر احکام عائد ہوتے ہیں، جب وہ حکم کی بجا آوری کا پابند ہی نہیں ہے تو وہ اسے چھو سکتا ہے، خواہ بے وضو حالت میں ہی ہو۔ لیکن یہ بیمار سی توجیہ ہے، بلکہ مردہ ہی ہے، اس لیے ہم ایسا مؤقف رکھنے والوں سے پوچھیں گے کہ کیا بچہ اگر بے وضو حالت میں نماز پڑھے تو کیا آپ یہ کہہ کر اسے اس کی اجازت دے سکتے ہیں کہ اس پر وضو کرنے کا حکم لازم نہیں آتا...... ایسا بالکل نہیں ہوسکتا۔

ہمارا مؤقف یہ ہے کہ اس پر وضو واجب ہوگا، ورنہ وہ نماز ہی نہ پڑھے۔ اسی طرح مصحف کو چھونے کے مسئلے میں بھی ہمارا یہی قول ہے کہ جب دلائل اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مصحف کو بے وضو حالت میں چھونا جائز نہیں ہے تو پھر بچے کو بھی وضو کرنا پڑے گا۔ البتہ بعض علماء نے ایک معقول رخصت دی ہے، وہ یہ ہے کہ بچہ اس شرط کے ساتھ مصحف کو چھو سکتا ہے کہ اس کے ہاتھ حروفِ قرآنی کو نہ لگیں بلکہ وہ ایک کنارے کو ہی ہاتھ لگائے (جہاں قرآنی الفاظ مرقوم نہ ہوں)، نیز اس پر یہ شرط بھی عائد ہوگی کہ وہ مکمل قرآن نہ ہو بلکہ تختی کا ٹکڑا ہو جس کو بچہ عادتاً اٹھا سکتا ہو۔ ایسی صورت میں علماء نے بچے کا مصحف کو چھونے کی اجازت دی ہے۔ البتہ جس بچے نے مصحف پر قرآن کی تلاوت کرنا ہو تو اس کے

---

[1] فتاوٰی ابن عثیمین: 11/ 214

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے وضو ضروری ہے۔

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ سے کسی معلّمہ نے ایسا ہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا: جب بچیاں سات برس کی ہوں تو انہیں وضو کی تعلیم دینی چاہیے، یہاں تک کہ وہ اچھی طرح وضو کا طریقہ جان لیں، پھر انہیں مصحف پکڑنے کی اجازت دے دینی چاہیے، لیکن جو اس سے کم عمر ہوں؛ ان کے لیے وضو صحیح نہیں ہے اور نہ ہی ان پر وضو کا حکم عائد ہوتا ہے البتہ ان کے لیے قرآن کا مطلوب حصہ تختیوں یا اوراق پر لکھ دیا جائے جس سے وہ بہ آسانی پڑھ سکیں، اور وہ مصحف کو ہاتھ نہ لگائیں۔ وہ ایسا ہی طریقہ اختیار کریں، ان کے لیے یہی کافی ہوگا (ان شاء اللہ) اور آپ کے ذِمے ان کی راہنمائی کرنا اور تعلیم دینا ہے۔ اللہ آپ کو اس کا بہتر بدلہ عنایت فرمائے۔ ❶

الشیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امورِ طلبہ کے نگرانوں پر یہ لازم آتا ہے کہ وہ انہیں بالفعل ان امور کی تعلیم دیں جو ہر عبادت کے لیے واجب ہوتے ہیں۔ ان ہی امور میں سے قرآن کی قراءت بھی ہے اور یہ طہارتِ کاملہ پر منحصر ہے۔ اسی طرح قرآن کے مدرّسین پر بھی لازم ہے کہ وہ ہر درس کے شروع میں اس پر تنبیہ کریں اور ہر بے وضو طالب علم پر لازم کر دیں کہ وہ وضو کر کے آئے۔ ہر مدرسے میں بحمداللہ پانی تو شب و روز وافر مقدار میں موجود رہتا ہے اور بچے کو وضو کا طریقہ تو تب سے ہی سکھا دیا جاتا ہے جب سے وہ مدرسے جانے لگتا ہے۔ ❷

قرآن کو تکیہ نہ بنایا جائے اور ٹیک نہ لگائی جائے

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کا قول ہے کہ قرآن کو تکیہ بنانا حرام ہے، بلکہ علم کی کسی بھی کتاب کو تکیہ بنانا درست نہیں ہے۔ ❸

❶ مجموع فتاوٰی ومقالات متنوعة: 10/ 146

❷ فتاوٰی إسلامية: 4/ 27

❸ التبيان فی آداب حملة القرآن، ص: 191

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشیخ عبداللہ بن جبرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں شبہ نہیں ہے کہ قرآن کو تکیہ بنانا حرام ہے اور بہت بڑا گناہ ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اسے استعمال کی چیز مت بنائیں بلکہ ایسی بے حرمتی سے اسے محفوظ رکھیں، جیسا کہ مساجد کو فسادِیوں سے محفوظ رکھنا لازم ہے اور جیسے مصحف کو جاہلوں اور نافرمانوں سے دُور رکھنا اور محفوظ رکھنا لازم ہے۔ ❶

ابنِ نُجیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سوتے وقت مصحف یا فقہی کتب کی طرف پاؤں پھیلا کر سونا مکروہ ہے، البتہ اگر یہ بلند جگہ پر پڑے ہوں اور اس کے پاؤں کے برابر نہ آئیں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ ❷

امام حجاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصحف کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ ہے اور اس کی طرف پیٹھ کرنا اور اس کے اوپر سے پھلانگنا بھی اسی حکم میں ہے۔ ❸

الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ مساجد میں مصاحف کو رِحل پر رکھا جاتا ہے اور بعض لوگ اس رِحل پر بیٹھ بھی جاتے ہیں اور اس کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھ بھی جاتے ہیں، اور بسااوقات ایسا ہوتا ہے کہ ان کے پاؤں اس رِحل کے بالکل آمنے سامنے، یا اس کے قریب، یا اس کے نیچے ہوتے ہیں۔ جب ایسے بیٹھنے والے شخص کی نیت مصحف کی بے حرمتی کرنا نہ ہو تو تو پھر بھی اس پر لازم ہے کہ وہ اس کی طرف پاؤں نہ پھیلائے؟ یا پھر مصحف کو اٹھا کر کسی اور جگہ رکھ دے؟ کیا جو شخص ایسا کرے اس کا یہ فعل بُرا سمجھا جائے گا؟

تو شیخ رحمہ اللہ نے جواب میں فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ کتاب اللہ کی تعظیم کمالِ ایمان کا حصہ ہے اور بندے کی طرف سے اپنے رب کی کمالِ تعظیم ہے۔ لہٰذا مصحف کی طرف یا اس رِحل کی جانب پاؤں پھیلانا جس میں مصحف رکھا جاتا ہے، یا کسی ایسی کرسی اور میز کے اوپر بیٹھنا جس پر مصحف رکھا جاتا ہو، یہ کلام اللہ کی تعظیم کے منافی ہے، اسی وجہ سے اہلِ علم کا

---

❶ فتاوٰی إسلامیة: 4/ 44

❷ البحر الرائق شرح کنز الدقائق: 2/ 59

❸ الإقناع: 1/ 62

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنا ہے کہ انسان کے لیے یہ عمل مکروہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ مصحف کی طرف پاؤں کرے، خواہ اس کی نیت ٹھیک ہی ہو، لیکن اگر اس کی نیت قرآن کی بے حرمتی کرنا ہو تو بلاشبہ یہ کفر ہے، اس لیے کہ قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور جب تم دیکھو کہ کوئی بندہ مصحف کی طرف پاؤں پھیلائے بیٹھا یا لیٹا ہوا ہے، برابر ہے کہ وہ مصحف رِحل پر پڑا ہو یا زمین پر، یا تم کسی کو دیکھو کہ وہ کسی ایسی چیز کے اوپر بیٹھا ہے کہ جس کے نیچے مصحف پڑا ہو تو مصحف کو وہاں سے اٹھا کر کسی اور جگہ رکھ دیں، یا اس سے کہیں کہ کلام اللہ کا احترام کرو اور مصحف کی طرف پاؤں نہ پھیلاؤ۔ میری اس بات کی دلیل یہ ہے کہ اس کا یہ عمل کلام اللہ کی تعظیم کے منافی ہے، کیونکہ جب کوئی قابلِ احترام شخصیت آپ کے سامنے بیٹھی ہو تو آپ اس کی تعظیم میں اس کی طرف پاؤں پھیلانے سے گریز کرتے ہیں، تو کتاب اللہ کا زیادہ حق بنتا ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے۔

یہ فتویٰ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کے فتاوی میں سے ہے، جو "الاسلام سؤال و جواب" ویب سائٹ سے نقل کیا گیا ہے، جو کہ الشیخ محمد بن صالح المنجد کی سرپرستی میں قائم ہے۔

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرآن کی طرف پیٹھ کرنا، اس کی طرف پاؤں پھیلانا یا اس جیسا کوئی بھی نازیبا کام کرنا، قرآن کی تعظیم نہ کرنے کے مترادف ہے۔ [1]

اسی طرح فرمایا: مصحف کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہ قرار دیا گیا ہے۔ [2]

امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصحف کو اور دیگر علمی کتب کو تکیہ بنانا حرام ہے، اس لیے کہ اس میں قرآن کی بے حرمتی اور بے وقعتی کا عنصر شامل ہوتا ہے، اسی طرح قرآن یا کسی علمی کتاب کی طرف پاؤں پھیلانا بھی حرام ہے۔ [3]

---

[1] آداب المشي إلى الصلاة، ص: 21

[2] كشاف القناع: 1/ 126

[3] البرهان فی علوم القرآن: 1/ 478

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے اوپر کوئی چیز نہ رکھی جائے

قرآن کے اوپر کوئی کتاب نہ رکھی جائے اور اگر کتاب کے علاوہ کوئی اور چیز ہے تو وہ بالاولیٰ نہیں رکھنی چاہیے، حتیٰ کہ قرآن کو ہمیشہ تمام کتب سے بلند اور بالا رکھا جائے، خواہ وہ علمی کتب ہوں یا غیر علمی۔

علامہ سبکی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

﴿وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾﴾ [الزخرف: 4]

"بلاشبہ یہ اُم الکتاب میں ثبت ہے، ہمارے ہاں بڑی بلند مرتبہ اور حکمت سے لبریز کتاب ہے۔"

کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس کتاب کو ملاءِ اعلیٰ میں اعلیٰ اور بلند مراتب پر رکھا گیا ہے اور یہ اپنی قدر و منزلت اور محل (رکھنے کی جگہ) کے اعتبار سے بھی بڑی بلند ہے۔ [1]

مصحف پکڑانے کے لیے پھینکا نہ جائے

اگر کسی کو مصحف پکڑانا ہو تو اسے اس کی طرف پھینکنا نہیں چاہیے بلکہ ایسے انداز سے اس کے ہاتھوں میں دینا چاہیے کہ جس سے قرآن کی شان و عظمت اور اس کی تعظیم ظاہر ہوتی ہو۔

دائیں ہاتھ سے مصحف دینا اور لینا چاہیے

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ کسی کو مصحف پکڑاتے وقت یا کسی سے پکڑتے وقت بائیں ہاتھ کا استعمال قرآن کی تعظیم کے منافی ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ، وَتَرَجُّلِهِ، وَطُهُورِهِ، وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ. [2]

---

[1] تیسیر الکریم الرحمٰن: 4/ 1603

[2] صحیح البخاری: 268

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”نبی ﷺ کو جوتا پہننے، کنگھی کرنے، وضو کرنے اور اپنے ہر کام میں دائیں جانب (سے ابتداء کرنا) پسند ہوا کرتا تھا۔“

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقم کرتے ہیں کہ امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا: شرعی قاعدہ یہ ہے کہ تکریم اور تزئین والے سبھی کاموں میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا مستحب ہے اور اس کے برعکس کاموں (یعنی جو تعظیم و تزئین سے متعلقہ نہ ہوں) میں بائیں جانب سے ابتدا کو مستحب قرار دیا گیا ہے۔ ❶

مصحف کو ناگزیر صورت کے بغیر زمین پر نہ رکھا جائے

الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ اس مسئلے میں فرماتے ہیں کہ مصحف کو اونچی جگہ پر رکھنا افضل ہے، مثلاً کرسی، رَف (یعنی وہ تختہ جو چیزیں رکھنے کے لیے دِیوار کے ساتھ لگا ہوتا ہے) اور دِیوار وغیرہ پر رکھنا، جس سے وہ زمین سے بلند ہو جائے۔

اگر کسی ضرورت کے پیشِ نظر ناگزیر صورت میں زمین پر رکھنا پڑ جائے، جس میں بے حرمتی کا پہلو نہ ہو، تو پھر بھی یہ اہتمام ہونا چاہیے کہ جس جگہ پر رکھا جائے وہ ایسی پاک و صاف ہونی چاہیے کہ وہاں پر نماز پڑھی جا سکتی ہو اور اس کے نزدیک کوئی بلند جگہ بھی موجود نہ ہو (ورنہ بلند جگہ پر ہی رکھا جائے گا) یا سجدۂ تلاوت کرنے کے لیے تھوڑی دیر کے واسطے زمین پر رکھ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے اور میں اس میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتا۔ لیکن اگر کرسی، تکیے یا رَف وغیرہ جیسی چیز پر رکھ دیا جائے تو یہ زیادہ محتاط ہے۔

نبی مکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ جب یہودیوں نے آیتِ رجم کا انکار کیا تو آپ ﷺ نے تورات منگوائی، تاکہ اس میں زنا کی سزا دیکھیں تو آپ نے ایک کرسی منگوا کر اس پر تورات رکھی اور پھر تورات کی مراجعت کا حکم فرمایا، حتیٰ کہ رجم کی آیت مل گئی اور یہود

❶ فتح الباری: 1/ 354۔ امام نووی رحمہ اللہ کا مفصل کلام ملاحظہ کیجیے: شرح المسلم للنووی: 3/ 160

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جھوٹ پکڑا گیا۔ چنانچہ جب تورات کو کرسی پر رکھنا مشروع ہے کہ اس میں کلامِ خداوندی مذکور ہے تو قرآن کو تو بالاولیٰ کرسی پر رکھا جانا چاہیے، کیونکہ یہ تورات سے افضل ہے۔

خلاصۂ بحث یہ ہے کہ قرآن کو کسی اونچی جگہ پر رکھنا چاہیے، جیسے کرسی، دِیوار میں لگا ہوا سٹینڈ، یا دِیوار میں بنے ہوئے طاق وغیرہ زیادہ مناسب ہیں۔ اس میں قرآن کی رفعت و تعظیم بھی برقرار رہتی ہے اور کلام اللہ کا احترام بھی ہو جاتا ہے۔ اور بہ وقتِ ضرورت قرآن کو پاک زمین پر رکھنے سے منع کی کوئی دلیل میرے علم میں نہیں ہے۔ ❶

مصحف کو بیت الخلا میں نہیں لے جانا چاہیے

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ کسی حاجت وضرورت کے بغیر مصحف کو لے کر بیت الخلا میں جانا قطعی طور پر حرام ہے۔ ❷

مصحف کو صرف برکت کی غرض سے نہ رکھ چھوڑیں

مصحف کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کو صرف برکت کی غرض سے کسی جگہ نہ رکھا جائے، جیسا کہ گھر، گاڑی یا دکان میں اس نیت سے رکھ دیا جاتا ہے کہ اس سے حوادث پیش نہیں آئیں گے، شیطان دُور رہے گا، نظر نہیں لگے گی یا رِزق کی فراوانی ہوگی۔ یقیناً ایسا کرنا بدعت ہے اور شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ اس مسئلے کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اگر تو اس سے مقصود جنات و شیاطین سے حفاظت ہو تو میرے علم میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور اسی طرح تبرّک کی غرض سے گاڑی میں قرآن رکھنے کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی یہ مشروع ہے۔ البتہ اگر گاڑی میں اس نیت سے قرآن رکھا جائے کہ فرصت میں اس کی تلاوت کر لی جائے گی یا گاڑی میں بیٹھنے والا کوئی شخص اسے پکڑ کر پڑھنے لگے گا، تو یہ اچھی بات ہے اور ایسا کرنے

---

❶ مجموع فتاوٰی و مقالات متنوعة: 9/ 288، 289

❷ الإنصاف: 1/ 190

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ❶

مصحف سے فال نہ لی جائے

مصحف سے فال پکڑنے کی غرض سے اس کو کھولنا بدعت ہے۔ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگ فال لینے کے لیے مصحف کو کھولتے ہیں۔ چنانچہ اگر ان کی نظر جہنم کے تذکرے والی آیت پر پڑ جائے تو وہ اس سے برا شگون مراد لیتے ہیں اور اگر ان کی نگاہ جنت کے بیان والی آیت پر پڑ جائے تو وہ اسے اچھا شگون سمجھتے ہیں۔ یہ دورِ جاہلیت کا سا عمل ہے کہ وہ لوگ بھی تیر اور پانسوں سے قسمت آزمائی کیا کرتے تھے۔ ❷

ایک حکایت منقول ہے کہ ولید بن یزید بن عبدالملک نے ایک روز قرآن سے فال لی تو اس کے سامنے یہ آیت نکلی:

﴿وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ﴾ [ابراھیم: 15]

''انہوں نے فیصلہ چاہا تو ہر سرکش ضدی شخص ناکام و نامراد ہو گیا۔''

ولید نے جب یہ آیت دیکھی تو آپے سے باہر ہو گیا اور مصحف کو پھاڑ دیا، اور کہنے لگا:

أَتُوعِدُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ...... فَهَا أَنَا ذَاكَ جَبَّارٌ عَنِيدُ
إِذَا مَا جِئْتَ رَبَّكَ يَوْمَ حَشْرٍ ...... فَقُلْ يَا رَبِّ مَزَّقَنِي الْوَلِيدُ

''کیا تو ہر سرکش اور ضدی شخص کو وعید سنائے گا؟ یہ دیکھ میں ہوں سرکش اور ضدی شخص۔ جب تو حشر کے روز اپنے رب کے پاس آئے تو کہہ دینا کہ اے میرے رب! مجھے ولید نے پھاڑ دیا تھا۔''

اس گستاخی کے چند ہی روز بعد ولید کو بدترین طریقے سے قتل کر دیا گیا اور اس کے محل میں ہی اس کو سُولی دی گئی اور پھر شہر کی دِیوار پر لٹکا دیا گیا۔ ❶

❶ فتاوی إسلامية: 4/ 29

❷ القول المفيد على كتاب التوحيد: 2/ 86

❶ أدب الدنيا والدين، ص: 324، 325۔ الكامل فى التاريخ: 4/ 486

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تری یا غلاظت والی انگلیوں کے ساتھ ورق نہ پلٹیں

اہلِ علم نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے کہ ایسی انگلیوں سے قرآن کے اوراق پلٹے جائیں کہ جن کو تری یا گندگی وغیرہ لگی ہو، کیونکہ ایک تو یہ جائے خود یہ تعظیم کے منافی ہے اور دوسرا یہ خدشہ بھی ہوتا ہے کہ اس تَری یا گندگی کی بُو سونگھ کر کوئی ایسے حشرات، مکوڑے یا جانور نہ آ جائیں جو قرآن کے پاس گندگی پھیلائیں۔

قرآن دیکھ کر پڑھنے میں ناغہ نہ کیا جائے

روزانہ قرآن پر دیکھ کر لازمی پڑھنا چاہیے، خواہ کوئی اس کا حافظ ہی ہو۔ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن کی حرمت میں سے یہ بھی ہے کہ بندے کا کوئی دِن خالی نہیں جانا چاہیے کہ جس دِن وہ ایک یا دو مرتبہ قرآن کو دیکھ کر نہ پڑھے۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں روزانہ ایک مرتبہ اپنے پروردگار کے عہد (یعنی قرآن) کو نہ دیکھوں تو میں شرم محسوس کرنے لگتا ہوں۔ ❶

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والدگرامی (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) ہر سات دِنوں میں ایک مرتبہ قرآن مکمل کیا کرتے تھے، آپ روزانہ قرآن کا ساتواں حصہ پڑھتے اور مصحف پر دیکھ کر پڑھنا چھوڑتے نہیں تھے۔ ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب گھر میں داخل ہوتے تو مصحف کھول کر قرآن پڑھنے لگتے۔ ❸

بعض اہلِ علم کا کہنا ہے کہ جس کے پاس مصحف ہو اس پر لازم ہے کہ وہ روزانہ جس قدر آسانی سے ہو سکے آیاتِ قرآنیہ پڑھا کرے اور قرآن سے لاتعلق نہ ہو جائے۔ ❹

---

❶ التذكار في أفضل الأذكار، ص: 184

❷ المغني لابن قدامة: 2/ 611۔البرهان في علوم القرآن، ص: 462

❸ فضائل القرآن: 1/ 105۔التذكار في أفضل الأذكار، ص: 184

❹ البرهان في علوم القرآن، ص: 463

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مصری فقیہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس مسجد میں آئے اور آپ کے سامنے مصحف پڑا ہوا تھا، سو آپ فرمانے لگے: تم قرآن کو چھوڑ کر فقہی بحثوں میں مشغول رہتے ہو، میں عشاء کی نماز پڑھتا ہوں اور اپنے سامنے مصحف رکھ لیتا ہوں، پھر صبح ہونے تک اس کو بند نہیں کرتا۔ ❶

قرآن پڑھنے کے بعد اسے کھلا مت چھوڑیں

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بھی قرآن کا ادب ہے کہ جب مصحف پر قراءت کر لی جائے تو پھر اسے کھلا ہی نہ چھوڑ دیا جائے۔ ❷

قرآن کے تلف ہونے کا ذریعہ پیدا نہ کریں

قرآن کا ایک ادب یہ ہے کہ قرآن کے تلف ہونے کا ذریعہ نہ پیدا کیا جائے، یعنی اس کو کسی ایسی جگہ پر رکھ کر اُٹھانا بھول جانا، یا غفلت کے باعث محفوظ جگہ پر نہ رکھنا، یا سورج کی حرارت میں رکھنا؛ جس سے اس کے الفاظ مٹ جانے یا جلد خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اسی طرح ایسی جگہ پر رکھنا جہاں اس پر پانی پڑنے کا اندیشہ ہو، یا گاڑی وغیرہ میں قرآن رکھ کر بھول جانا۔ ان تمام امور سے احتراز کرنا چاہیے اور احتیاط برتنی چاہیے کہ جس سے قرآنی نسخے کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو۔

قرآن کا حجم بڑا اور خط واضح ہونا چاہیے

یہ بھی قرآن کی تعظیم وتکریم کا حصہ ہے کہ قرآن کے نسخے کا حجم بڑا رکھا جائے اور اس کا خط واضح اور موٹا ہو، تاکہ پڑھنے میں دُشواری نہ ہو۔ نیز بڑا حجم ہونے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اس کے ضیاع کا خدشہ بہت کم ہوتا ہے۔ ❸

اہلِ علم فرماتے ہیں کہ یہ لا پروائی اور عدمِ اہتمام کی علامت ہے کہ قرآن کو اتنے

---

❶ البرھان فی علوم القرآن، ص: 462

❷ التذکار فی أفضل الأذکار، ص: 182

❸ التذکار فی أفضل الأذکار، ص: 189

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوٹے سائز میں بنایا جائے کہ وہ خطا کاروں کے ہاتھوں میں پامال ہوتا پھرے۔ ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ وہ ناپسند کیا کرتے تھے کہ قرآن کو کسی چھوٹی چیز پر لکھا جائے۔ ❷

❶ التذکار فی أفضل الأذکار، ص: 191

❷ المصاحف لأبی داود، ص: 508۔فضائل القرآن للقاسم بن سلام، ص: 120

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصحف سے متعلقہ احکام ومسائل

مصحف پر دیکھ کر پڑھنے اور زبانی پڑھنے میں تفاضل

امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں تین اقوال ہیں:

1:...... مصحف پر دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیونکہ اس میں دیکھنا بھی عبادت ہے، اس سے قراءت اور دیکھنا؛ دونوں جمع ہو جاتے ہیں۔ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مصحف پر دیکھ کر پڑھا کرتے تھے اور انہیں ناپسند ہوتا تھا کہ کوئی دِن ایسا گزرے جس دِن وہ قرآن کو دیکھ نہ سکیں۔

2:...... زبانی قرآن پڑھنا افضل ہے۔ اس مؤقف کو امام ابو محمد بن عبدالسلام رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور انہوں نے کہا: ایک قول کے مطابق مصحف پر دیکھ کر پڑھنا افضل ہے، اس لیے کہ اس میں دو اعضاء کا عمل جمع ہو جاتا ہے، ایک زبان کا اور دوسرا آنکھوں کا۔ اور اجر و ثواب مشقت کی مقدار پر ہی مرتب ہوتا ہے (یعنی عمل کرنے میں جتنی زیادہ مشقت ہوگی اتنا ہی زیادہ اجر ملے گا) لیکن یہ قول باطل ہے، کیونکہ قراءت سے مقصود تدبر ہوتا ہے، جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ ﴾ [ص: 29]

''انہیں قرآن کی آیات میں تدبر کرنا چاہیے۔''

اور عادت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مصحف پر دیکھ کر پڑھنے سے یہ مقصود حاصل نہیں ہوتا۔

3:...... تیسرے قول کو امام نووی رحمہ اللہ نے ''الأذکار'' میں اختیار کیا ہے کہ اگر قاری کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصحف پر دیکھ کر پڑھنے کی بہ نسبت زبانی پڑھنے سے تفکر و تدبر کا مقصد زیادہ اچھے طریقے سے حاصل ہوتا ہو تو پھر زبانی پڑھنا ہی افضل ہے، اور اگر دونوں صورتیں برابر ہوں تو پھر مصحف پر دیکھ کر پڑھنا افضل ہے۔ یہی سلف کی مراد ہے۔ ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بہت سے اہلِ علم نے یہ صراحت کی ہے کہ مصحف پر دیکھ کر قرآن پڑھنا افضل ہے کیونکہ اس سے تلاوت کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور قرآن پر دیکھنا عبادت بھی ہے، جیسا کہ متعدد سلف صالحین نے صراحت فرمائی ہے، لہٰذا یہ عبادت کا فائدہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اہلِ علم نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے کہ آدمی کا کوئی دِن ایسا گزرے کہ جس میں اس نے قرآن کو دیکھا نہ ہو۔ ❷

اس کے بعد امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جملہ آثار رقم کیے ہیں اور ان ہی میں سے ایک یہ ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَدِيمُوا النَّظْرَ فِي الْمُصْحَفِ . ❸

''باقاعدگی سے قرآن کو دیکھ کر تلاوت کیا کرو۔''

اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ہی مروی ہے کہ جب آپ کے پاس دوست واحباب اکٹھے ہوتے تو وہ مصحف کھول کر پڑھنے لگتے اور آپ انہیں تفسیر بیان کرتے۔ ❹

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے تو مصحف کھول کر پڑھنے لگتے۔ ❺

---

❶ البرهان فی علوم القرآن: 1/ 461-463

❷ فضائل القرآن لابن كثير، ص: 209

❸ المعجم الكبير للطبرانی: 8687-مصنف ابن أبی شيبة: 8637- مصنف عبد الرزاق: 5979

❹ فضائل القرآن لأبی عبيد، ص: 105

❺ فضائل القرآن لأبی عبيد، ص: 105-تعظيم قدر الصلاة: 578

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خیثمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مصحف کھول کر پڑھ رہے تھے، اور انہوں نے فرمایا: یہ میرا تلاوت کا وہ حصہ تھا جو میں رات کو کرتا ہوتا ہوں۔ ❶

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آثار اس پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ امر مطلوب ہے تاکہ مصحف کو چھوڑ ہی نہ دیا جائے اور اس پر دیکھ کر پڑھا ہی نہ جائے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کسی کے حافظے میں کمزوری ہو تو وہ زبانی پڑھنے میں کسی بھول یا غلطی کا شکار ہو جائے یا کوئی آیت یا کلمے میں تحریف ہو جائے، یا کوئی لفظ آگے پیچھے پڑھ دے۔ تو ان تمام امکانات کے پیشِ نظر زبانی پڑھنے سے بہتر یہی ہے کہ قرآن پر دیکھ کر پڑھا جائے۔

بعض اہلِ علم کا کہنا ہے کہ اس مسئلے میں سارا انحصار خشوع پر ہے، یعنی اگر تو زبانی پڑھنے میں خشوع کی کیفیت زیادہ طاری ہوتی ہو تو پھر یہی افضل ہے لیکن اگر دونوں صورتیں (زبانی اور مصحف پر دیکھ کر پڑھنا) برابر ہوں تو پھر مصحف پر دیکھ کر پڑھنا زیادہ مناسب ہے، اس لیے کہ اس میں غلطی کا امکان کم ہوتا ہے اور مصحف پر دیکھنے کا ثواب الگ سے ملتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ سلف کی گفتگو اور ان کا فعل اسی تفصیل پر محمول ہے۔ ❷

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کا مؤقف ہے کہ زبانی پڑھنے سے قوتِ حفظ اور یاد کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے اور قرآن میں غور وفکر کے لیے بھی یہی صورت زیادہ مناسب ہے۔ البتہ مصحف پر دیکھ کر پڑھنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ قرآنی الفاظ وکلمات درست پڑھے جاتے ہیں، یعنی حروف کی کمی بیشی، یا کوئی لفظ چھوٹ جانے، یا کسی آیت کی تقدیم و تاخیر سے بندہ محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح آنکھوں کو بھی ان کا حصہ مل جاتا ہے۔ آنکھ نفس تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیتی ہے، نفس اور سینے کے درمیان ایک حجاب ہوتا ہے اور قرآن سینے

❶ فضائل القرآن لأبی عبید، ص: 105

❷ فضائل القرآن لابن کثیر، ص: 211، 212۔التبیان، ص: 98

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوتا ہے۔ سو جب آدمی زبانی قراءت کرتا ہے تو کان اسے سن کر نفس تک پہنچاتے ہیں اور جب وہ مصحف پر دیکھ کر پڑھتا ہے تو آنکھ اور کان دونوں ادائیگی میں شریک ہو جاتے ہیں اور یہی زیادہ بہتر اور مناسب ہے۔ آنکھ؛ کان کی طرح اپنا حصہ وصول کر لیتی ہے اور پھر مصحف کا حق ادا کرتی ہے، اس لیے کہ مصحف ایسی چیز تو نہیں ہے کہ جس کی بذاتِ خود کوئی حیثیت نہ ہو بلکہ مصحف کے تو الگ سے حقوق ہیں، جیسا کہ بغیر طہارت کے اس کو پڑھا نہیں جا سکتا اور بے وضو شخص کے لیے اس کو چھونے کی ممانعت ہے۔ اس لحاظ سے مصحف پر دیکھ کر پڑھنا اولیٰ و افضل ہے۔ ❶

قرآنِ کریم کے بوسیدہ اور شہید اوراق

ہم مساجد میں اکثر دیکھتے ہیں کہ قرآنِ کریم کے اوراق شہید ہوئے یا بوسیدہ ہوئے پڑے ہوتے ہیں اور مدارس میں پڑھنے والے ہمارے بچوں کا بھی جب تعلیمی سال مکمل ہوتا ہے تو ان کے مصاحف کے بعض اوراق بھی کثرتِ استعمال کی وجہ سے بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے اوراق کے ساتھ کیا کیا جائے؟

بعض لوگ ان اوراق کو دِیواروں کے شگافوں میں رکھ دیتے ہیں، بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے۔ امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایسے اوراق کو محفوظ رکھنے کے لیے کسی دیوار کے شگاف وغیرہ میں رکھنا جائز نہیں ہے، اس لیے کہ وہ وہاں سے گر جاتے ہیں اور پھر لوگوں کے قدموں تلے روندے جاتے ہیں۔ ❷

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو مصحف شہید ہو جاتا ہے اور اس کی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ اس پر پڑھنے کا فائدہ اٹھانا ممکن نہ رہے تو اس کو ایسی جگہ میں دفن کر دیا جائے جہاں وہ محفوظ رہے، جیسا کہ مومن کے جسد خاکی کو تکریم دی جاتی ہے اور اسے

---

❶ التذكار في أفضل الأذكار، ص: 187

❷ البرهان في علوم القرآن: 1/ 477

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی جگہ دفن کیا جاتا ہے جہاں وہ محفوظ رہتا ہے۔ ❶

امام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مصحف بوسیدہ ہو جائے یا اس کے حروف مٹ جائیں تو اسے دفن کر دیا جائے، اس لیے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قبر اور منبر کے درمیانی جگہ میں مصاحف کو دفن کیا تھا۔ ❷

لیکن ایسا تب ہی کیا جائے جب آندھی وغیرہ کے ذریعے ان اوراق کا زمین سے باہر آنے کا خطرہ نہ ہو اور اگر ایسا اندیشہ ہو تو پھر ان اوراق کو جلا دینا زیادہ مناسب ہے۔ اس میں قرآن کی بے حرمتی نہیں ہے بلکہ اس کو تکریم کے ساتھ محفوظ کرنے کا ایک ذریعہ ہے، کیونکہ اگر وہ ویسے کہیں رکھے جائیں گے یا کسی ایسی جگہ دفن کیے جائیں گے کہ جہاں سے آندھی انہیں باہر نکال دے تو ان کی بے حرمتی کا خطرہ ہے کہ کہیں لوگوں کے قدموں تلے نہ آ جائیں اور لوگ بے خیال میں انہیں روندتے پھریں۔ خلیفۂ راشد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کچھ مصاحف جلانے کا حکم دیا تھا جن میں منسوخ آیات اور قراءات تھیں اور آپ کے اس عمل کو کسی نے بھی غلط نہیں کہا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں مذکور ہے:

وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُحْرَقَ. ❸

''سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی سلطنت کے ہر علاقے میں نقل شدہ مصحف کا ایک ایک نسخہ بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ اگر کوئی چیز قرآن کی طرف منسوب کی جاتی ہے، خواہ وہ کسی صحیفے میں ہو یا مصحف میں، اسے جلا دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے کئی ایسے غیور لوگوں کو توفیق بخشی ہوئی ہے جنہوں نے اس کام کے لیے باقاعدہ تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں کہ وہ ایسے مصاحف کی اصلاح اور درستگی کرتے ہیں جن نسخوں

---

❶ مجموع الفتاوٰی: 12/ 599

❷ آداب المشي الى الصلاة، ص: 21

❸ صحيح البخارى: 4987

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اوراق شہید ہو جاتے ہیں یا جلد وغیرہ پھٹ جاتی ہے۔ وہ اس کو دوبارہ ویسا ہی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی درست ہونے کے قابل نہ ہو تو اسے نہایت توقیر و تعظیم کے ساتھ دفن کرنے کا اہتمام کرتے ہیں۔

مصحفِ قرآنی کو چومنے کا حکم

اس بارے میں نبی ﷺ سے تو کچھ بھی منقول نہیں ہے البتہ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ جو مصحف کو پکڑتے تو اسے اپنے چہرے پر رکھ کر رونے لگتے اور فرماتے:

كَلَامُ رَبِّي ، كَلَامُ رَبِّي . ❶

''میرے رب کا کلام، میرے رب کا کلام۔''

مصحفِ قرآنی کو چومنے کے مسئلے میں اہلِ علم کا اختلاف ہے۔ امام زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مصحف کو چومنا مستحب ہے۔ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے تین روایات منقول ہیں: جواز کی، استحباب کی اور توقّف کی۔ ❷

الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مصحف کو چومنے کے متعلق کوئی شرعی دلیل ہمارے علم میں نہیں ہے البتہ اگر کوئی شخص اسے چومتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لیے کہ سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ مصحف کو بوسہ دیا کرتے تھے اور فرماتے: یہ میرے رب کا کلام ہے۔ لہٰذا چومنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے البتہ اسے شرعی حکم نہ سمجھا جائے، کیونکہ اس پر کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کے ہاتھ سے یا کسی اونچی جگہ سے مصحف نیچے گر جاتا ہے اور وہ اس کی تعظیم اور احترام میں اسے اٹھا کر چوم لیتا ہے تو اس میں کوئی گناہ اور حرج کی بات نہیں ہے۔ ان شاء اللہ ❸

❶ المستدرك للحاكم: 5110-شعب الإيمان للبيهقي: 2037

❷ البرهان في علوم القرآن: 1/ 478

❸ مجموع فتاوٰى و مقالات متنوعة: 9/ 289، 290

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تراویح میں مصحف پر دیکھ کر پڑھنا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کی صورت یہ ہو کہ آدمی مصحف پکڑ کر تراویح کی امامت کروائے اور اس پر دیکھ کر قراءت کرے تو یہ مجھے مناسب معلوم نہیں ہوتا، البتہ اگر لوگ (حافظِ قرآن کی عدمِ دستیابی کی وجہ سے) ایسا کرنے پر مجبور ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ امام اسحاق رحمہ اللہ کا بھی یہی مؤقف ہے۔ ❶

امام کی اقتدا میں مصحف پکڑ کر کھڑے ہونا

اللجنة الدائمة للإفتاء کا اس سلسلے میں فتویٰ ہے کہ مقتدی پر واجب ہے کہ وہ خاموش ہو کر امام کی قراءت سنے اور اللہ کا کلام سن کر اس میں غور وفکر کرے اور کسی اور کام میں مشغول نہ ہو، کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾

[الأعراف: 204]

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم کامل توجہ سے سنو اور خاموش رہو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ علم کا اجماع ہے کہ یہ حکم دورانِ نماز کے متعلق ہے اور امام کی اقتدا میں امام کی قراءت کے دوران مصحف پکڑ کر کھڑے ہونا کثرتِ حرکت کا سبب بنتا ہے اور ساتھ کھڑے لوگ بھی اس سے تنگ ہوتے ہیں، کیونکہ اس سے ان کا خشوع وخضوع بھی متاثر ہوتا ہے، لہٰذا مصحف نہ پکڑنا ہی مشروع ہے۔

فتاوى اللجنة الدائمة (المجموعة الثانية): 5/ 383، 384

وبالله التوفيق وصلّى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلّم

❶ مسائل الإمام أحمد بن حنبل و إسحاق بن راهويه: 2/ 759، 760

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ